فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱۔	حمد	۲
۲۔	نعت	۳
۳۔	حضور اکرم ﷺ کے اخلاق	۵
۴۔	ہمارا پرچم	۷
۵۔	جگنو ستارہ ''ارفع کریم''	۹
۶۔	گفتگو (نظم)	۱۱
۷۔	خدمتِ خلق	۱۳
۸۔	اسکول کا پہلا دن	۱۵
۹۔	اسلامی تہوار	۱۷
۱۰۔	کمپیوٹر کا تعارف	۱۸
۱۱۔	میں گر پرندہ ہوتا (نظم)	۲۰
۱۲۔	ایفائے عہد	۲۲
۱۳۔	ایم۔ایم۔عالم	۲۴
۱۴۔	پرندے ہمارے دوست	۲۵
۱۵۔	تن درستی (نظم)	۲۷
۱۶۔	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۹
۱۷۔	کاغذ کی کہانی	۳۱
۱۸۔	مارخور (قومی جانور)	۳۳
۱۹۔	نشانِ حیدر	۳۵
۲۰۔	صبح کی آمد (نظم)	۳۸
۲۱۔	بلند ترین وادی شوگران	۴۰
۲۲۔	ہمارے رہنما	۴۲
۲۳۔	شور بہت ہے	۴۴
۲۴۔	ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی (نظم)	۴۵
۲۵۔	میں ہوں کوڑے دان	۴۷
۲۶۔	بادشاہی مسجد	۴۹
۲۷۔	درخت (نظم)	۵۰
۲۸۔	شیخ سعدی کی حکایتیں	۵۲

سبق نمبر۱: حمد

مقاصد: اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے بخوبی واقفیت حاصل کریں۔ ☆ کائنات کے ذرے ذرے پر جھلکتے اللہ تعالیٰ کے نور سے واقف ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے لافانی اور لاثانی ہونے کا یقین کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

چند اشارات تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے مثلاً رازق۔ خالق۔ مالک۔ حاکم۔ واحد ۔طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کس ہستی کو ان ناموں سے پکارا جاتا ہے؟ طلبہ سمجھ جائیں گے کیونکہ وہ پہلے پڑھ چکے ہوں گے اس کے بعد طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے پوچھا جائے گا کہ اللہ کی صفات بتائیے۔☆ تمام طلبہ سے باری باری ان کی رائے لی جائے گی اور ممکن ہوا تو اسے تختہ سفید پر بھی لکھا جا سکتا ہے۔

☆ جب تمام طلبہ اپنی رائے کا اظہار کر چکیں گے تو معلّمہ ان کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کریں گی اور موضوع کی طرف آتے ہوئے بتائیں گی کہ آج ہم جو نظم پڑھیں گے اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات (خوبیاں) بیان کی گئی ہیں اور ایسی نظم کو ''حمد'' کہتے ہیں۔ (طلبہ خود بھی بتا سکتے ہیں کہ وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کی گئی ہوں ایسی نظم کو حمد کہتے ہیں)

ساتھ ہی معلّمہ طلبہ کو نظم کے حوالے سے بتائیں گی کہ اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی صفات بتائی ہیں کہ یہ پوری کائنات اللہ کی قدرت کا شاہکار ہے اور اس کائنات کی ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور ہر شے پر اسی کا نور پھیلا ہوا ہے۔ اللہ ہی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ بے مثال ہے اس کے جیسا کوئی نہیں۔

☆ اس کے ساتھ ہی معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ نظم کی ایک لائن مصرعہ کہلاتی ہے اور دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں۔ لہٰذا یہ نظم پانچ اشعار پر مشتمل ہے۔

<u>**پڑھائی:**</u>

☆ جماعت کو چھ گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ چار یا پانچ طلبہ پر مشتمل ہوگا۔ ہر گروپ کو نظم کا ایک ایک شعر دیا جائے گا۔

طلبہ آپس میں اس شعر پر تبادلہ خیال کریں گے اور شعر کا مطلب سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اس عمل کے دوران معلّمہ کی معاونت درکار رہے گی۔

☆ پانچ سے دس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ شعر کا مطلب یعنی تشریح بتائے گا۔ ضرورت پڑنے پر معلّمہ رہنمائی کریں گی اور بچے کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے شعر کا مطلب واضح کریں گی۔ اس طرح ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ تمام اشعار کا مطلب واضح کریں گی اور ساتھ ہی نئے الفاظ (مشکل الفاظ) کو تختہ سیاہ پر لکھ کر ان کا مطلب بھی واضح کریں گی۔ی یا

☆ نظم کی بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے معلّمہ چند طلبہ سے ایک ایک شعر پڑھوا کر ساتھ ہی اس کا مطلب سمجھائیں گی۔ طلبہ کی رائے بھی لی جا سکتی ہے۔ جو بچہ بتانا چاہے اس سے بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ معلّمہ کی معاونت درکار رہے گی۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے گی۔ ہر گروپ کو پرچے دیئے جا سکتے ہیں۔ دس منت کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے لکھے ہوئے الفاظ جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

<u>**لکھائی:**</u>

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

<u>**گھر کا کام:**</u>

☆ نظم ''حمد'' کو پڑھ کر بتائیے کہ شاعر نے اللہ کی کون سی صفات بیان کی ہیں؟ کوئی دو صفات لکھیے:

<u>**نظر ثانی (اعادہ):**</u>

☆ طلبہ سے مرکزی خیال کے حوالے سے پوچھا جا سکتا ہے اس کے علاوہ چند سوالات کئے جا سکتے ہیں مثلاً:

۱۔ اس نظم میں کیا بتایا گیا ہے؟ ۲۔ اس نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟

۳۔ جو انسان اپنا ہر کام اپنے اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے یا صرف اللہ کو راضی رکھتا ہے وہ کیسی زندگی گزارتا ہے؟ ۴۔ ہمیں ہر چیز کس سے مانگنی چاہیے؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات بیان کی ہیں کہ اللہ ہی اس تمام کائنات کا خالق و مالک ہے اور کائنات کے ذرے ذرے پر اللہ ہی کا نور جھلکتا ہے۔

خلاصہ:

اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی گئی ہے اس نظم کے شاعر نظیر اکبر آبادی ہیں۔ اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں اے اللہ تو بری شان والا ہے اور اعلیٰ مقام والا ہے۔ دونوں عالم میں بس تیری ہی حکمرانی ہے۔ دنیا کی ہر شے تیرے ہونے کی گواہی دیتی ہے۔ یہ پھول کا کھلنا، یہ بیج سے پودا نکلنا یہ سب تیری قدرت کے کرشمے ہیں۔ دنیا میں ہر کام تیری ہی مرضی سے ہوتا ہے سب تیرے حکم کے تابع ہیں تو ہی سب کو رزق دیتا ہے سب تجھ ہی سے مانگتے ہیں اور تیرے ہی محتاج ہیں تو ہی دینے والا ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے میں تیرا نور جھلکتا ہے اور ہر شے تیرے ہونے کی گواہی دیتی ہے۔ تو بے مچال ہے تیرا کوئی ثانی نہیں تو واحد اور یکتا ہے کوئی تیری برابری نہیں کرسکتا۔ جو تیرے حکم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور تجھے راضی رکھتا ہے وہ دین و دنیا دونوں میں کامیابی حاصل کرتا ہے اور ایک پرسکون زندگی گزارتا ہے۔ آخر میں شاعر یہی کہتے ہیں کہ دونوں عالم میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ثانی نہیں اور اس کا مقام سب سے اعلیٰ ہے۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ گروپ میں تبادلہ خیال کے دوران اور بند کا مطلب بتانے کے دوران ☆ تحریری کام کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہونا۔ (زمین، آسمان، درخت، پرندے سب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں) ☆ کائنات کے ذرے ذرے سے اللہ تعالیٰ کا نور جھلکتا ہے۔

☆ اللہ کے لافانی اور لاثانی ہونے کا یقین کرنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: اللہ ہی کائنات کا خالق ہے۔ اللہ ہی ہمیں رزق دیتا ہے۔ کائنات کے ذرے ذرے میں اللہ کا نور نظر آتا ہے۔

اللہ ہی ہماری ہر پریشانی کو دور کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی برابری کوئی نہیں کرسکتا وہ لاثانی ہے۔

۲: اگر اللہ ہم پر سے اپنی رحمت کی نظر ہٹا دے تو ہم دنیا میں ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔ ہماری زندگی میں غم اور پریشانیاں ہوں گی اور ہم ایک ناکام زندگی گزاریں گے۔

۳: اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے ہر وہ کام کرنے چاہییں جس سے اللہ خوش ہوتا ہے مثلاً نماز، روزہ اور تمام عبادات۔ اس کے علاوہ اچھے اور نیک کام۔

۴: اللہ کا جلوہ دنیا کی ہر شے میں موجود ہے مثلاً دن اور رات کا آنا جانا، سورج کا مشرق سے نکلنا اور مغرب میں غروب ہونا، پھول پودوں کا کھلنا، اناج کا اُگنا، ہوا کا چلنا، زندگی اور موت، بارش برسنا، پرندوں کا چہچہانا، چاند کا گھٹنا اور بڑھنا، پھلوں کا درختوں پر اُگنا۔

مشق ۲: عالم: دونوں عالم کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ شان: اللہ تعالیٰ کی شان ہی نرالی ہے۔ ان داتا: اللہ ہی ہمارا ان داتا ہے۔

سوالی: ہم سوالی ہیں اور اللہ ہی ہماری مرادیں پوری کرنے والا۔ ڈالی: ڈالی پر کوئل بیٹھی اپنی سریلی آواز میں کوکتی ہے۔

مشق ۳: عالی ۔ والی ۔ سوالی ۔ بے مثالی ۔ نرالی

سبق نمبر ۲: نعت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پیارے نبی ﷺ کی صفات سے بخوبی واقف ہو سکیں۔ ☆ رسول ﷺ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرسکیں۔

☆ رسول ﷺ کی دی ہوئی تعلیمات سے واقفیت حاصل کرسکیں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔ ☆ ہم آواز الفاظ بنا کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنا سکیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ کو سب سے پہلے کسی مشہور نعت خواں کی نعت سنوائی جا سکتی ہے یا کسی بچے سے بھی سنی جا سکتی ہے۔ بچے بڑے ہیں اس لیے ان سے سننا زیادہ مناسب ہے۔ نعت ایسی ہو جو مشہور ہو تا کہ سننے میں مزا آئے۔

☆ اس کے بعد طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے اور موضوع کے حوالے سے ان کی سابقہ معلومات جانچی جائیں گی۔ مثلاً ١۔ ہمارے پیارے نبیؐ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ ٢۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی چند صفات بتائیے: ٣۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں کیا سکھایا ہے یا کیا تعلیم دی؟ ٤۔ ہم کس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں یا کس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتے ہیں؟ ٥۔ تمام نبیوں کے سردار کن کو کہا جاتا ہے؟ آپؐ کو کیا فضیلت حاصل ہے؟ (امام الانبیاء کہا جاتا ہے)

☆ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیتے ہوئے معلّمہ موضوع کی طرف آئیں گی اور نظم میں موجود محمد ﷺ کی صفات سے طلبہ کو آگاہ کریں گی اور ایک کل جماعتی گفتگو میں نظم کا تعارف کروایا جائے گا کہ آج جو نظم پڑھیں گے اس میں ہمارے پیارے نبیؐ کی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسی نظم جس میں نبیؐ کی تعریف کی جائے اسے نعت کہتے ہیں۔ اس نظم میں شاعر نے آپؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر وقت ان کے لبوں پر محمدؐ کا نام رہتا ہے آپؐ نے ہمیں دین سکھایا اور ہمیں یہ پیغام دیا کہ اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو آپؐ نے سیدھی اور سچی راہ دکھائی اور دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا راستہ دکھایا۔ شاعر کہتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ صبح و شام محمدؐ پر درود و سلام بھیجتے رہیں اور ان کی صرف اتنی خواہش ہے کہ وہ مدینے کی گلیوں میں پڑے رہیں اور ہر وقت ان کی آنکھوں کے سامنے روزہ رسول ہو۔

پڑھائی:

معلّمہ سب سے پہلے نظم پڑھیں گی (نظم پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں گے۔ اور ان کے مطالب سمجھائے جائیں گے۔

☆ طلبہ کو کچھ وقت دیا جائے گا (٥ سے ١٠ منٹ) اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ اس نظم کو پڑھ کر اشعار سمجھنے کی کوشش کریں۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆ کچھ دیر بعد معلّمہ طلبہ سے اشعار کے مطالب پوچھیں گی۔ جو طلبہ بتانا چاہیں ان سے پوچھا جائے گا اور طلبہ کی رائے لیتے ہوئے ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ اس نظم کو سمجھائیں گی۔ اور نظم کا خلاصہ ایک بار پھر دہرائیں گی۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک سوال دیا جائے گا۔

سوال: ☆ نظم کو پڑھیے اور بتائیے کہ آپؐ نے ہمیں کیا تعلیمات دی ہیں؟ کوئی دو تعلیمات بتائیے:

طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں گے اور دس منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی پیشکش کو جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ نظم کی مشق نمبر ٥ کاپی میں کر کے لائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

١۔ عرب کی سرزمین کو کیا فضیلت حاصل ہے؟ ٢۔ آپؐ کو اس دنیا میں کیوں بھیجا گیا؟ ٣۔ آپؐ نے ہمیں کیا پیغام دیا ہے؟

٤۔ شاعر صبح و شام کیا کرنا چاہتے ہیں؟ ٥۔ شاعر کی کیا خواہش ہے؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے محمدؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور آپؐ کی صفات بیان کی ہیں اور بتایا ہے کہ آپؐ نے جو ہمیں سیدھی راہ دکھائی ہے اس پر ہمیں چلنا ہے تا کہ ہماری دنیا اور آخرت بہتر بن جائے۔

خلاصہ:

شاعر محمدؐ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر وقت میری زبان پر محمدؐ کا نام ہی رہتا ہے اور مرتے دم تک یہ نام میرے ہونٹوں پر رہے گا۔ جس طرح عرب کی سرزمین پر آپؐ کے ظہور سے چمکی ہے اور اس سرزمین پر ہر طرف آپؐ کا چرچا ہے ہر کسی کی زبان پر آپؐ کا نام ہے اسی طرح میرے لبوں پر بھی ہر وقت محمدؐ کا نام رہتا ہے

آپؐ نے ہمیں دین سکھایا اور ہمیں یہ پیغام دیا کہ اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو آپؐ نے سیدھی اور سچی راہ دکھائی اور دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا راستہ دکھایا۔ شاعر کہتے ہیں کہ مجھے اس دنیا سے کوئی لینا دینا نہیں بس میرا دل چاہتا ہے کہ میں صبح و شام محمدؐ پر درود وسلام بھیجتا رہوں اور میری اتنی خواہش ہے کہ بس مدینے کی گلیوں میں پڑا رہوں اور مسجد نبوی میں میرا بسیرا ہو اور ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے روزہ رسولؐ ہو۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ آڈیو یا موبائل۔ نعت

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆اشعار کا مطلب سمجھنے کے دوران۔

☆تحریری کام کے دوران۔ ☆ہم آواز الفاظ بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا۔ ☆ہمارے پیارے نبیؐ کی صفات اور آپؐ کی دی ہوئی تعلیمات سے آگاہی۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ہم آواز الفاظ بنانا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ☆مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب سے مدد لیجیے)

مشق ۲: گام - پیغام - عام - شام

مشق ۳: پیغام: لاہور سے چچا کا پیغام آیا کہ وہ اگلے ہفتے کراچی آ رہے ہیں۔ سرزمیں: ہماری سرزمین ہمیں اپنی جان سے بھی پیاری ہے۔

رسّی: اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر زندگی گزارنی چاہیے۔ ذکر: ہمارے زبان پر ہر وقت ذکرِ الٰہی رہتا ہے۔ تمنا: میری تمنا ہے کہ میں اس سال حج پر جاؤں۔

مشق ۴: شاعر نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ بس مدینے میں ہی ان کا قیام ہو اور وہ ہر وقت مسجد نبوی میں موجود رہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے روزہ رسول ہو۔ وہ مدینے جا کر واپس نہیں آنا چاہتے۔

سبق نمبر ۳: حضور اکرم ﷺ کے اخلاق

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆پیارے نبی ﷺ کی حیات پاک سے واقفیت حاصل کریں۔ ☆آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت عرب کے حالات سے واقفیت حاصل کریں۔

☆رسول ﷺ کی اخلاقی صفات کے متعلق آگاہی حاصل کرتے ہوئے عملی زندگی میں ان صفات کو اپنائیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆حروف اضافت کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کریں ☆شکی جملوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً اسوہ حسنہ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ کی زندگی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ ہمیں کس کی سیرت پاک پر عمل کرنا چاہیے؟ آپؐ کا اخلاق کیسا تھا؟ کوئی مثال اگر یاد ہو؟ آپؐ کے کردار کی کوئی ایک خوبی بتایئے؟ آخر میں معلّمہ ان تمام نکات کو سامنے رکھتے ہوئے طلبہ کو موضوع کی طرف لائیں گی اور بتائیں گی کہ آج کا سبق ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اخلاق سے متعلق ہے۔ اس میں بتایا ہے کہ آپؐ کس طرح زندگی گزارتے تھے اور لوگوں کا کتنا خیال رکھتے تھے۔ آپؐ اخلاق کے اعلیٰ نمونے پر فائز ہیں۔

پڑھائی:

طلبہ کو جوڑی میں بٹھایا جائے گا۔ طلبہ سے جوڑی میں پڑھائی کروائی جائے۔ یعنی سبق کا ایک صفحہ پہلا بچہ پڑھے گا اور دوسرا سنے گا جبکہ دوسرا صفحہ دوسرا بچہ پڑھے گا اور پہلا سنے گا۔ اس طرح جماعت کی تمام جوڑیاں سبق کی پڑھائی کریں گی۔ اور آپس میں تبادلہ خیال کریں گی۔ طلبہ کو مشکل پیش آنے کی صورت میں معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ پڑھائی مکمل ہونے کی صورت معلّمہ سبق کے متعلق طلبہ سے رائے لیں گی اور اہم نکات طلبہ کو بتائیں گی۔

سرگرمی: حضرت محمدؐ کی اسوہ حسنہ پر ایک چارٹ بنوایا جا سکتا ہے (گروپ میں) یا

☆ طلبہ کو ایک ایک پرچہ دیا جائے اور ان سے اس سوال کا جواب بھی لکھوایا جا سکتا ہے:
سوال: اگر ہم آپ کی سیرت پاک پر عمل کریں تو ہمارے اندر کیا تبدیلیاں ہوں گی؟

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ سبق میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ آپؐ کے والد کا کیا نام تھا؟ ۲۔ مکے کے لوگ بد تہذیب کیوں تھے؟ ۳۔ ہمارے نبیؐ بچپن سے ہی کس طرح کا مزاج رکھتے تھے؟
۴۔ آپؐ سب بچوں سے مختلف کیوں نظر آتے تھے؟ ۵۔ ایک اچھا انسان بننے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
۶۔ سبق میں موجود آپؐ کے اخلاق کی مثالوں کے علاوہ کوئی اور مثال اگر یاد ہو تو بتائیں؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ سادہ پرچے یا کمپیوٹر پیپر۔ مارکر یا رنگین پینسلیں۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران ☆ شکی جملے بنانے کے دوران
☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران ☆ حروف اضافت کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ ہمارے پیارے نبیؐ کی اخلاقی صفات سے آگاہی ☆ آپ کی حیات پاک سے واقفیت ☆ حروفِ اضافت کا استعمال
☆ آپؐ کی سیرت پاک کی خوبیوں پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا ☆ شکی جملے بنانا

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱: رسول اکرمؐ کی پیدائش کے وقت عرب کے لوگ تمام برائیوں کا شکار تھے۔
۲: اللہ تعالیٰ نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے راستے پر لانے کے لیے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو پیدا کیا۔
۳: آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام "محمد" رکھا جس کا مطلب ہے "جس کی سب سے زیادہ تعریف کی جائے"۔
۴: آپ ﷺ کی عادتیں نہایت شریفانہ تھیں۔ آپؐ انتہائی خوش اخلاق تھے۔ آپ ﷺ کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی تھی۔ آپ ﷺ صاف ستھرے کپڑے پہنتے تھے اور خود بھی صاف رہتے تھے۔ آپ ﷺ پاکیزہ خیالات کے مالک تھے اور اپنی اچھی عادتوں کی وجہ سے سب بچوں سے مختلف نظر آتے تھے۔
۵: حضرت انسؓ بچپن سے ہی حضور ﷺ کے گھر کا سودا لایا کرتے تھے۔ وہ جب بھی سودا لینے جاتے تو راستے میں کھیل میں لگ جاتے ان کو واپس آنے میں دیر ہو جاتی۔
۶۔ آپ ﷺ کی پاکیزہ سیرت پر عمل کر کے ہی ہم دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق ۲: خوش اخلاق: میرا دوست خوش اخلاق ہے اس لیے سب اس سے دوستی کرنا چاہتے ہیں۔ شکایت: شکوہ شکایت کرنے والے لوگوں کو کوئی پسند نہیں کرتا۔
مسکراہٹ: چھوٹے بچوں کی شرارتیں دیکھ بے اختیار چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔ مطمئن: اگر ہم اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین رکھیں تو ایک مطمئن زندگی گزاریں گے۔
پاکیزہ: آپ ﷺ پاکیزہ خیالات کے مالک تھے۔

مشق ۳: ۱۔ یتیم ۲۔ حضرت عبداللہ ۳۔ تعریف ۴۔ شریر ۵۔ سلام

مشق ۴: تمہیدی گفتگو + سرگرمی:

سب سے پہلے معلّمہ کسی بھی ایک بچے سے کوئی چیز لیں گی مثلاً پنسل وغیرہ اور طلبہ سے پوچھیں گی یہ کیا ہے؟ طلبہ بتائیں گے۔ پھر اس کے بعد پوچھیں گی کہ یہ کس کی ہے؟ طلبہ

بتائیں گے کہ یہ اس بچے کی پنسل ہے۔معلّمہ اس جملے کو تختہ تحریر پر لکھیں گی۔اس کے بعد طلبہ سے پوچھیں گی کہ اگر میں ''کی'' کا حرف نہ لکھوں؟ طلبہ بتائیں گے کہ اگر نہ لکھیں تو جملہ سمجھ نہیں آئے گا۔معلّمہ طلبہ کو مزید بتائیں گی کہ کا۔کی۔کے حروف کہلاتے ہین اور جب یہ کسی سے تعلق ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں تو حروف اضافت کہلاتے ہیں۔مثالیں دی جائیں گی کہ کس طرح تعلق ظاہر کرتے ہیں۔(کا۔کی۔کے لگاتے وقت خالی جگہ کے بعد والا لفظ دیکھتے ہیں کہ مذکر ہے یا مونث)

☆مندرجہ ذیل جملوں کو حروف اضافت کی مدد سے مکمل کیجئے: ا۔کی ۲۔ کا ۳۔ کے ۴۔ کے ۵۔ کی ۶۔ کا

مشق نمبر۴: تمہیدی گفتگو: معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ کیا کبھی آپ کے ساتھ ایسا ہوتا ہے کہ آپ کوئی کام کرنے کا ارادہ کریں اور آپ کو یقین نہ ہو کہ وہ کام ہوگا یا نہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔معلّمہ ساتھ میں مثال دیں گی جیسے میں گھر جاؤں گی تو کھانا تیار ہوگیا ہوگا۔یا میرے کمرے کی صفائی ہوگئی ہوگی وغیرہ وغیرہ ۔معلّمہ طلبہ کو مزید سمجھائیں گی کہ ایسے جملےجن میں اندازہ لگایا جائے یا شک ظاہر کیا جائے انہیں ''شکی جملے'' کہتے ہیں۔طلبہ سے چند مثالیں پوچھ کر تختہ تحریر پر لکھی جائیں گی۔

☆ نیچے دیئے گئے جملوں کو مناسب تبدیلی کے ساتھ شکی جملون میں تبدیل کیجئے:

ا۔انہوں نے دکان بند کردی ہوگی۔ ۲۔سبزی پک رہی ہوگی۔۳۔تم نے نیند پوری کر لی ہوگی۔۴۔ناصر نے سبق یاد کرلیا ہوگا۔

۵۔بچے میدان میں کھیل رہے ہوں گے۔۶۔ابو نے اخبار پڑھ لیا ہوگا۔

سبق نمبر۴: یہ دیس ہمارا ہے

مقاصد(ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆اپنے ملک کے پرچم کی اہمیت جانیں۔ ☆اپنے ملک کے پرچم کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

☆اپنے پرچم کی عزت کریں اور اس کے آداب کا خیال رکھیں۔ ☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆املا کی غلطیوں کو پہچان کر اس کو درست کریں۔ ☆اسم عام اور اسم خاص کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔

☆علامت تعجب سے واقفیت حاصل کریں اور جملے میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے طلبہ کو مختلف ممالک کے جھنڈے دکھائے جائیں گے اور طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ یہ کن ممالک کے جھنڈے ہیں؟ یہ جھنڈے کمپیوٹر یا تصاویر کے ذریعے دکھائے جا سکتے ہیں۔اگر طلبہ کو بتانے مین مشکل پیش ااۓ تو معلّمہ خود ان ممالک کے نام بتائیں گی۔اس کے بعد معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ کوئی بھی ملک کن چیزوں سے پہچانا جاتا ہے؟یعنی کسی بھی ملک کو جاننے اور پہچاننے کا کیا ذریعہ ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً مقامات۔لباس۔۔خوراک۔جھنڈا وغیرہ ۔معلّمہ گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے بتائیں گی کہ دنیا کے کسی بھی ملک کی شناخت اس کے قومی پرچم سے ہوتی ہے۔یہ پرچم ملک وقوم کی آزادی،اس کی عزت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔پرچم ظاہر کرتا ہے کہ ہم ایک قوم ایک برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ہمارے ملک کا پرچم آپ سب نے دیکھا ہوگا آج ہم اپنے پرچم کے بارے میں پڑھیں گے کہ اس میں ہرا اور سفید رنگ کیوں استعمال ہوا اور چاند تارہ کی علامت میں کیا مقصد پوشیدہ ہے۔

<u>پڑھائی:</u>

☆سبق کے تقریباًپانچ پیراگراف ہیں۔لہٰذا طلبہ کے پانچ پانچ کے گروپ بنوائے جائیں گے۔

☆جب طلبہ پانچ پانچ کے گروپ بنالیں گے تو یہ ان کا ہوم گروپ کہلائے گا۔گروپ کے ہر طالب علم کو نمبر دیے جائیں گے جیسے ا۔۲۔۳۔۴۔۵۔☆اس کے بعد گروپ کے ہر طالب علم کو ایک ایک الگ پیراگراف پڑھنے کے لیے دیا جائے گا۔مثلاً تمام نمبر ا کو پہلا پیراگراف،نمبر۲ کو دوسرا پیراگرف۔نمبر۳ کو تیسرا پیراگراف،نمبر۴ کو چوتھا پیراگراف اور نمبر ۵ کو پانچواں۔اسی طرح ہر گروپ کو کیا جائے گا۔

☆جب تمام بچے اپنے اپنے دیے گئے پیراگراف پڑھ لیں گے تو نمبر ا جن بچوں کو دیا گیا تھا وہ سب ایک جگہ جمع ہوں گے اور چونکہ وہ ایک ہی پیراگراف پڑھ کے آئے ہیں لہٰذا وہ پیراگراف کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کریں گے۔اسی طرح سارے گروپ اپنے اپنے نمبر کے مطابق گروپ میں بیٹھیں گے اور اپنے پڑھے گئے پیراگراف پر تبادلہ خیال کریں گے۔یہ گروپ ایکسپرٹ گروپ کہلائے گا۔

پانچ منٹ بعد طلبہ اپنے ہوم گروپ میں واپس آئیں گے اور اپنے اپنے نکات گروپ کے دوسرے بچوں کو بتائیں گے۔اس طرح تبادلہ خیال کے ذریعے یہ پڑھائی عمل میں لائی

جائے گی۔(jig.saw reading)اس تمام کارروائی میں معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔
آخر میں معلّمہ سبق کے متعلق طلبہ کی رائے لیں گی اور اہم نکات واضح کریں گی۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:
۱۔دنیا کی ہر آزاد قوم اور ملک کی شناخت کس سے ہوتی ہے؟ ۲۔چاند کو عام طور پر کس کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے؟
۳۔پاکستان کا پرچم کس رنگ کا ہے؟ ۴۔پرچم کے کوئی دو آداب بتائیے۔
☆وقت ہوا تو کسی بھی ایک بچے سے ملی نغمہ سنا جاسکتا ہے (پرچم کے حوالے سے)

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ جھنڈوں کی تصاویر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔
☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆اسم معرفہ اور اسم نکرہ لکھنے کے دوران۔
☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دورا☆علامت تعجب کے استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆اپنے ملک کے پرچم کی ضرورت و اہمیت سے واقفیت۔ ☆اپنے پرچم کی عزت کرنا اور اس کے آداب کا خیال رکھنا۔ ☆املا کی اغلاط درست کرنا۔
☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆اسم عام اور اسم خاص کا فرق سمجھنا ☆جملوں میں علامت تعجب کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔پرچم ملک و قوم کی آزادی اور اس کی عزت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ۲۔پاکستانی پرچم میں چاند اور ستارے کی علامات استعمال ہوئی ہیں۔
۳۔سبز رنگ مسلم اکثریت کو ظاہر کرتا ہے۔یہ اسلام کی نمائندگی کرتا ہے۔ ۴۔پاکستان کے پہلے وزیرِاعظم لیاقت علی خان ہیں۔
مشق۲: علامت: پرچم ملک و قوم کی آزادی اس کی عزت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ شناخت: کسی بھی ملک کی شناخت اس کے قومی پرچم سے ہوتی ہے۔
اکثریت: پاکستان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ نمائندگی: ہم دنیا کے جس کونے میں بھی ہوں ہم اپنے ملک کی نمائندگی کرتے ہیں۔
سورج: سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ استعمال: میں سستی چیزیں استعمال نہیں کرتی کیونکہ وہ پائیدار نہیں ہوتیں۔
مشق۳: ۱۔ سورج ۲۔ستارہ اور دھاریاں ۳۔سرکاری ۴۔ایمان ۵۔چاند تارہ
مشق۴: شناخت دھاریاں اتحاد محفوظ مخصوص سفید تہوار علامت اکثریت حصّے
مشق۵: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلّمہ دو جملے تختہ تحریر پر لکھیں گی:
۱۔پاکستان ایک خوبصورت ملک ہے۔ ۲۔ احمد ایک اچھا لڑکا ہے۔
معلّمہ طلبہ کو سمجھاتے ہوئے بتائیں گی کہ اگر میں صرف ملک لکھوں تو آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ کون سا ملک ہے لیکن جب پاکستان لکھا تو اس سے معلوم ہوا کہ پاکستان کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔بس جب کسی خاص نام کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو وہ اسم خاص یعنی اسم معرفہ کہلاتا ہے اور جب کوئی خاص نام نہ ہو اور کسی مخصوص نام کی طرف اشارہ نہ کرے تو وہ اسم عام یعنی اسم نکرہ کہلاتا ہے۔
☆ معلّمہ اسم معرفہ اور اسم نکرہ پرچیوں پر لکھ کر طلبہ میں تقسیم کریں گی۔بورڈ پر ایک چارٹ لگائیں گی جس پر دو کالم بنے ہوں گے اسم معرفہ اور اسم نکرہ۔طلبہ اپنی پرچی پر دیکھیں گے

اگر اسم معرفہ ہوا تو اسم معرفہ والے کالم میں لگائیں گے اگر اسم نکرہ ہوا تو اسم نکرہ والے کالم میں لکھیں گے۔

☆ سبق ''ہمارا پرچم'' سے پانچ پانچ اسم خاص اور اسم عام تلاش کر کے لکھیے:

اسم خاص: پاکستان۔ جاپان ۔ ارجنٹائن ۔ ترکی ۔ سنگاپور

اسم عام: قوم ۔ ملک ۔ رنگ ۔ وزیراعظم ۔ پرچم

مشق ۶: اسم معرفہ: احمد فٹ بال وسیم لاہور فاطمہ مانو بھورا سفید۔ بادل علامہ اقبال۔ اردو

اسم نکرہ: گاڑی لڑکے پستول طوطا بلّی رنگ کرسی لکڑی شاعر

مشق ۷: تمہیدی گفتگو: معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ جب ہم زبانی کوئی بات کرتے ہیں تو ہمارے لہجے اور انداز سے پتہ چلتا ہے کہ ہم خوش ہیں، دکھی ہیں یا خوفزدہ ہیں یا پھر حیران ہیں۔ لیکن جب ہم لکھی ہوئی کوئی تحریر پڑھتے ہیں تو کس طرح اندازہ لگاتے ہیں کہ جملے میں سوال پوچھا جا رہا ہے یا اس جملے میں خوشی کا اظہار ہو رہا ہے یا حیرانی کا اظہار ہو رہا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔ پھر معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ تحریر میں علامتوں کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔ علامتوں سے پتہ چلتا ہے کہ کہاں رکنا ہے؟ کہاں سوال پوچھا جا رہا ہے؟ کہاں خوشی کا اظہار ہو رہا ہے وغیرہ۔ اس کے بعد طلبہ کو علامت تعجب کے بارے بتایا جائے گا اور چند مثالیں دی جائیں گی۔

☆ اسی طرح خوشی، غم اور حیرت والے تین جملے لکھیے اور علامت تعجب (!) لگائیے:

ا۔ خوشی: آہا! میں جماعت میں اول آ گیا۔ ۲۔ غم: آہ! میرے ساتھ دھوکہ ہو گیا۔

۳۔ ہائے! میری نانی کا انتقال ہو گیا۔ ۴۔ ارے! تمہارے چوٹ کیسے لگی؟

سبق نمبر ۵: جگنوستارہ ''ارفع کریم''

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ فخرِ پاکستان ارفع کریم کی شخصیت سے واقفیت حاصل کریں۔ ☆ ارفع کریم کی ذہانت اور ان کے کارناموں کے حوالے سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ ملک کے لیے کی گئیں ارفع کریم کی خدمات کے بارے میں جانیں۔ ☆ حروف عطف کے بارے میں جانیں اور تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆ سوالیہ اور انکاریہ جملے بنائیں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

☆ سب سے پہلے معلّمہ ایک پیشکش طلبہ کو دکھائیں گی۔ (یہ پیشکش وہ پہلے سے تیار کریں گی انٹرنیٹ کی مدد سے۔ انٹرنیٹ پر تمام معلومات درج ہیں) اس پیشکش میں پاکستان کی ان خواتین کی تصاویر اور ان کے بارے میں تھوڑی سی معلومات درج ہوں گی جنہوں نے پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن کیا اور جن پر پاکستان فخر کرتا ہے۔ مثلاً مریم مختیار جو پہلی پاکستانی خاتون پائلٹ تھیں۔ شرمین عبید چنائے۔ منہال سہیل جو اولمپکس میں پاکستان کی پہلی شوٹر ہیں۔ ملالہ یوسف زئی۔ ثمینہ بیگ جنہوں نے ماؤنٹ ایورسٹ پر پاکستان کا جھنڈا لگایا۔ یہ پیشکش ملٹی میڈیا پر دکھائی جا سکتی ہے۔ اس کا دورانیہ دس سے پندرہ منٹ ہو۔ طلبہ کو چند خواتین کے بارے میں بتا کر ان کی رائے لی جائے گی۔ اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے گا ان کے علاوہ کوئی نام اگر آپ کو یاد ہو جنہوں نے پاکستان کا نام پوری دنیا میں اونچا کیا ہو اور وہ پاکستان کا سرمایہ ہوں۔ طلبہ کو اگر کوئی نام یاد ہو گا تو وہ اپنی رائے دیں گے اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے گا کہ آج ہم ایک ایسی بچی کے بارے میں پڑھیں گے جس نے بہت چھوٹی عمر میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں کمال کر دیا۔ طلبہ کو اگر نام یاد ہو گا تو بتائیں گے ورنہ معلّمہ بتائیں گی کہ آج ہم ارفع کریم کے بارے میں پڑھیں گے کہ انہوں چھوٹی سی عمر میں کیا کیا کمالات دکھائے۔

پڑھائی: سبق کی انفرادی پڑھائی کروائی جائے گی۔ طلبہ انفرادی طور پر خود پڑھنے کی کوشش کریں گے اور اگر بچوں کو مشکل پیش آئے تو معلّمہ ان کی رہنمائی کریں گی۔ (بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے)

سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے گی اور اہم نکات پوچھے جائیں گے۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ طلبہ کو سبق کے اہم نکات سے آگاہ کریں گی۔ تختہ تحریر پر ارفع کریم کی شخصیت کے حوالے سے ایک چارٹ بھی بنایا جا سکتا ہے۔

<u>سرگرمی:</u>

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے گی۔ ہر گروپ سوچ کر کمپیوٹر کے خاص خاص پرزوں کے نام لکھے گا۔ چند منٹ بعد ہر گروپ سے

ایک بچہ اپنے لکھے ہوئے پرزوں کے نام جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ ارفع کریم کی شخصیت کا خاکہ بنائیے یعنی اہم نکات لکھیے۔

نظرِ ثانی(اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ارفع کریم نے کتنے سال کی عمر میں کمپیوٹر استعمال کرنا شروع کیا؟ ۲۔مائیکروسوفٹ کے بانی کون ہیں؟

۳۔دس سال کی عمر میں ارفع کریم نے دبئی میں کیا کیا؟ ۴۔ارفع کریم کا انتقال کس وجہ سے ہوا؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ایک پیشکش(عظیم خواتین کے حوالے سے)۔کمپیوٹر۔ملٹی میڈیا

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆فخرِ پاکستان ارفع کریم کے بارے میں جاننے کے دوران ☆ارفع کریم کی خدمات اوران کے کارناموں کے بارے میں جاننے کے دوران

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆سوالیہ اور انکاریہ جملے بنانے کے دوران ☆حروف عطف کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆فخرِ پاکستان ارفع کریم کی شخصیت سے واقفیت۔ ☆ارفع کریم کی ذہانت اوران کے کارناموں کے حوالے سے آگاہی۔

☆ ملک کے لیے کی گئیں ارفع کریم کی خدمات اوران کے کارناموں کے بارے میں آگاہی۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆سوالیہ اور انکاریہ جملے بنانا۔ ☆تحریر میں حروف عطف کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔ارفع کریم فیصل آباد کے نزدیکی گاؤں "رام دیوالی" میں ۲فروری ۱۹۹۵ کو پیدا ہوئی۔ ۲۔ارفع کریم کو کمپیوٹر میں مہارت حاصل تھی۔

۳۔ارفع کریم کو ۲۰۰۵ میں سائنس اور ٹیکنالوجی میں بہترین کارکردگی پر فاطمہ جناح میڈل دیا گیا۔بعد میں پاکستانی حکومت کی طرف سے صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی سے بھی نوازا گیا اس کے علاوہ بھی ارفع کو کئی بین الاقوامی ایوارڈ بھی ملے۔ ۴۔نو برس کی عمر میں مائکروسوفٹ کی سند حاصل کر کے دنیا بھر میں دھوم مچادی۔

۵۔اس کی "بل گیٹس" اور "سفید گلاب" نام کی نظمیں بہت ہی عمدہ ہیں۔ ۶۔وہ پاکستان میں ایسا آئی ٹی کا شہر آباد کرنا چاہتی تھی جہاں بچوں کو کمپیوٹر کی مفت تعلیم دی جائے۔اس کے علاوہ وہ چاہتی تھی کہ ملک کے تمام اسکولوں اور کالجوں میں کمپیوٹر لیب بنائی جائیں اور ہر بچے کو کمپیوٹر تک رسائی دی جائے"۔ ۷۔ارفع کریم ۲۴ دن کومے میں رہی۔

مشق۲: ۱۔بارسلونا ۲۔رام دیوالی ۳۔نو برس ۴۔بل گیٹس ۵۔فاطمہ جناح میڈل

مشق۳: مہارت:اسے ہر کام میں مہارت حاصل ہے۔ ملاقات:کل میری ملاقات ایک بہت اچھے انسان سے ہوئی۔

ٹیکنالوجی:آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ جہاز:ہم جہاز میں بیٹھ کر سعودی عرب روانہ ہوئے۔

خدمت:بےلوث خدمت کا جذبہ بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ آئی ٹی: ارفع کریم نے بہت چھوٹی عمر میں آئی ٹی میں مہارت حاصل کی۔

مشق۴: ۱۔صحیح ۲۔غلط ۳۔صحیح ۴۔صحیح ۵۔صحیح ۶۔غلط

مشق۵: تمہیدی گفتگو+ سرگرمی:

سب سے پہلے معلّمہ بچوں سے سوال کریں گی کہ کیا آپ جھوٹ بولتے ہیں؟

سب بچے کہیں گے نہیں ہم جھوٹ نہیں بولتے۔بس طلبہ کے جواب کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں سمجھایا جائے گا کہ جو میں نے آپ سے کہا وہ میں نے سوال پوچھا تھا اور جس میں

سوال پوچھا جائے وہ جملے سوالیہ جملے کہلاتے ہیں اور آپ نے جواب دیا کہ آپ جھوٹ نہیں بولتے تو یہ انکاریہ جملے کہلاتے ہیں جن میں نہ یا نہیں کا استعمال ہوتا ہے۔تختہ سیاہ پر مزید چند مثالوں سے واضح کیا جائے گا۔طلبہ سے مثالین پوچھی جائیں گی۔

۱۔کیا چپڑاسی گھنٹی بجا رہا ہے؟ ۲۔کیا یہ سڑک لاہور جاتی ہے؟ ۳۔کیا میں چائے پیتی ہوں؟ ۴۔کیا اسلم شرارتیں کرتا ہے؟

۵۔کیا رفعت خط لکھتی ہے؟ ۶۔کیا بچے سائیکل چلاتے ہیں؟ ۷۔کیا وہ اپنا فرض دیانت داری سے ادا کر رہے ہیں؟ ۸۔کیا تم اپنے استاد کا ادب کرتے ہو؟

مشق ۶: انکاریہ جملے: ۱۔تم صبح سویرے ورزش نہیں کرتے ہو۔۲۔انہوں نے آم نہیں خریدے۔۳۔پرندے نہیں اڑ رہے ہیں۔۴۔امی نے اپنے کپڑے نہیں خریدے۔

سوالیہ جملے: ۱۔کیا میں صبح سے یہ نظم یاد کر رہی ہوں؟ ۲۔تم روز دیر سے کیوں آتے ہو؟ ۳۔کیا ہم ایک گھنٹے سے کھیل رہے ہیں؟

۴۔کیا جھیل میں پانی جم چکا ہے؟ ۵۔کیا برسات کا موسم شروع ہونے والا ہے؟ ۶۔کیا کل امتحان ہوگا؟

مشق ۷: ☆تمہیدی گفتگو + سرگرمی:

معلّمہ تختہ سیاہ پر چھوٹی سی عبارت لکھیں گی جو حروف کے بغیر ہوگی یعنی نامکمل عبارت ہوگی۔طلبہ سے اس عبارت کو پڑھنے کے لیے کہا جائے گا طلبہ اس نامکمل عبارت کو پڑھیں گے جو سمجھ میں نہیں آئے گی معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ اس میں کیا کمی ہے؟ طلبہ خود بتائیں گے۔اس کے بعد معلّمہ اس عبارت کو مکمل کرتے ہوئے بتائیں گی کہ یہ حروف کہلاتے ہیں اور ان کے بغیر تحریر نامکمل ہوتی ہے۔

طلبہ کو مزید بتایا جائے گا کہ کچھ حروف ایسے ہوتے ہیں جو جملوں کو ملانے کے کام آتے ہیں یا دو اسموں کو بھی ملاتے ہیں مثلاً صبح و شام میں و حروف عطف ہے اسی طرح پھر۔اور بھی حروف عطف ہیں۔ ۱۔ شب و روز ۲۔رنج و غم ۳۔اور ۴۔اور ۵۔پھر

سبق نمبر ۶: گفتگو (نظم)

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆گفتگو کے آداب اور سلیقے سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆اپنی روزمرہ زندگی میں گفتگو کے آداب کا خیال رکھیں۔

☆ایک مہذب اور شائستہ انداز گفتگو اپنا کر معاشرے میں ایک عزت دار مقام حاصل کریں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کر سکیں۔ ☆نظم کے ہم آواز الفاظ کی نشاندہی کر سکیں۔

طریقۂ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے طلبہ کو چند لوگوں کی گفتگو سنوائی جائے جس میں مختلف انداز گفتگو ہو مثلاً کوئی شائستہ انداز میں ہو، کوئی غصے اور بدتمیزی والے انداز میں ہو، کوئی طنزیہ لہجے میں ہو اور کوئی چیخنے کے انداز میں ہو۔طلبہ کو غور سے سننے کے لیے کہا جائے گا۔

☆اس کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی کہ کون سا انداز گفتگو آپ کو پسند آیا اور کون سا سب سے برا لگا؟ وجہ بھی بتایئے؟ انداز میں کیا فرق نظر آیا؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی انہیں سب سے برا وہی انداز لگے گا جس میں بدتمیزی سے بات چیت کی گئی ہوگی۔

☆اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ سے مزید پوچھا جائے گا کہ جب آپ کسی سے پہلی دفعہ ملتے ہیں تو اس کی کن باتوں پر غور کرتے ہیں یا کون سی باتیں آپ کو متاثر کرتی ہیں؟ اگر کوئی اچھی طرح آپ سے بات کرتا ہے تو آپ کے دل مین اس کے لیے کیا جذبات ہوتے ہیں اور اگر کوئی بری طرح بات کرتا ہے تو کیا جذبات ہوتے ہیں؟ ہم کس کی بات زیادہ غور سے سنتے ہیں؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے بتایا جائے گا کہ اپنی روزمرہ زندگی کو سلیقے سے گزارنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے مثلاً کھانے کے آداب، مجلس کے آداب، ملاقات کے آداب، پینے کے آداب وغیرہ۔اسی طرح گفتگو کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں جن ہمیں خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ کسی بھی شخص کی صلاحیت اور قابلیت کا اندازہ اس کی گفتگو سے ہوتا ہے اگر گفتگو شائستہ اور اچھے انداز میں ہو تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شخص پڑھا لکھا اور اچھی صلاحیتوں کا حامل ہے لیکن اگر گفتگو غیر معیاری ہوگی تو اندازہ ہوگا کہ یہ شخص جاہل اور آداب گفتگو سے ناآشنا ہے۔اس موضوع پر ہم آج ایک نظم پڑھیں گے جس کا نام ہے "گفتگو"۔

<u>پڑھائی:</u>

معلّمہ نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں گی اور نئے الفاظ کے معانی بھی سمجھائیں گی۔نظم چونکہ آسان ہے اس لیے پہلے طلبہ سے پوچھا جائے گا اگر کوئی بند کا مطلب بتانا چاہے معلّمہ کی رہنمائی شامل رہے گی۔آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ نظم کا مرکزی خیال طلبہ کو بتائیں گی۔ یا

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر طلبہ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ طلبہ اس شعر کو پڑھ کر اس کا مطلب سمجھیں گے اور آپس میں تبادلہ خیال کریں گے۔ دس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے دیے گئے شعر کا مطلب بتائے گا۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے آداب گفتگو کی اہمیت پر زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ ایک مہذب اور شائستہ انداز گفتگو کے کتنے فوائد ہوتے ہیں۔

سرگرمی:

☆ گروپ میں طلبہ کو تقسیم کیا جائے گا اور کسی بھی ایک چھوٹے کمپیوٹر پیپر پر ایک سوال کروایا جائے گا۔

سوال: نظم کو پڑھ کر آپ نے گفتگو کے جو آداب سیکھے ہیں وہ لکھیے: عنوان ''آداب گفتگو''۔

طلبہ جب اس سوال کا جواب لکھیں تو ہر گروپ سے ایک بچہ ان آداب کو پڑھے گا اور اس کے بعد انہیں سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے گا۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (نظم کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب کی سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے۔ سوال: ایک اچھے اور خوش مزاج انسان کی پانچ خوبیاں بیان کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ ہمیں سلیقے سے گفتگو کیوں کرنی چاہیے؟ ۲۔ شاعر نے کس طرح گفتگو کرنے کے لیے کہا ہے؟ ۳۔ اگر آپس میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

۴۔ کون سا شعر آپ کو سب سے زیادہ پسند آیا؟ کیوں؟ ☆ ایک یا دو بچوں سے مشق نمبر ۱ کے سوال کا جواب سنا جائے گا۔

تدریسی معاونات / وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید / سیاہ۔ چھوٹا سا کمپیوٹر پیپر۔ مختلف انداز گفتگو کی آڈیو

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ رول پلے یا سرگرمی کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران اور شعر کا مطلب بتانے کے دوران۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ گفتگو کرنے کے آداب سے آگاہی۔ ☆ اپنی روزمرہ زندگی میں سلیقے سے گفتگو کرنا اور آداب کا خیال رکھنا۔ ☆ نظم کے ہم آواز الفاظ کی نشاندہی کرنا۔

☆ ایک مہذب اور شائستہ انداز گفتگو اپنا کر معاشرے میں ایک عزت دار مقام حاصل کرنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: اس نظم میں پیار سے نرم لہجے میں بات کرنے کے بہت سے فوائد بیان ہوئے ہیں مثلاً ۱۔ بات فوراً سمجھ آجاتی ہے۔ ۲۔ اپنی بات بھی منوائی جا سکتی ہے۔ ۳۔ غیر بھی اپنے بن جاتے ہیں مثلاً لوگ فوراً دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں ۴۔ اگر کوئی اختلاف ہی ہو جائے مگر بات لڑائی تک نہیں پہنچتی اور بڑھتی نہیں ہے۔ ۵۔ پیار سے بات کر کے ہر انسان اپنا بڑا کام نکلوا سکتا ہے۔

مشق ۲: ۱۔ اگر ہم کسی سے تلخ لہجے میں بات کرتے ہیں تو اس سے سامنے والا بھی ہم سے اسی لہجے میں بات کرتا ہے۔ ۲۔ آپس میں لڑائیاں جنم لیتی ہیں۔
۳۔ کوئی ہماری بات بھی ٹھیک طرح سے نہ سنتا ہے نہ مانتا ہے۔ ۴۔ اور لوگ بھی ہمیں پسند نہیں کرتے نہ ہی ہم سے کوئی تعلق رکھتے ہیں۔

مشق ۳: طریقہ۔ انداز۔ اثر۔ پیار۔ کرو۔ کرنی۔

مشق ۴: ہم اپنے گفتگو کے انداز کو اس طرح بہتر بنا سکتے ہیں کہ ہماری آواز آہستہ ہو، لہجہ نرم ہو اور انداز ایسا دل چھو جانے والا ہو کہ سامنے والا متاثر ہو جائے۔ الفاظ کا چناؤ بھی مناسب ہونا چاہیے۔ ہماری گفتگو اسی وقت پر اثر ہو گی جب ہمارا لہجہ میٹھا اور انداز مہذبانہ ہو گا۔

مشق ۵: گفتگو: گفتگو ایسے کرنی چاہیے کہ سامنے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ تلخی: لہجے کی تلخی فوراً محسوس ہو جاتی ہے۔
گفتار: احمد اپنی گفتار کی وجہ سے اسکول میں جاتا ہے۔ سلیقہ: اس کے ہر کام میں سلیقہ نظر آتا ہے۔ دلنشیں: احمد اپنی دلنشیں انداز گفتگو کی وجہ سے بڑا پسند کیا جاتا ہے۔

سبق نمبر: ۷ خدمت خلق

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ خدمت خلق کے جذبے سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس کا اطلاق کریں۔ ☆ اسلام میں خدمت خلق کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ اپنے اندر لوگوں کی خدمت کرنے کی عادت پیدا کرتے ہوئے ایک بہتر معاشرہ تشکیل دیں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ ☆ تمنائی جملوں اور علامت فاعل سے واقفیت حاصل کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے؟ راستے میں یا کہیں بھی آتے جاتے کسی کا کوئی کام کیا ہے؟ کیا آپ دوسروں کا خیال رکھتے ہیں؟ کوئی ایسا واقعہ جب آپ نے کسی کی مدد کی ہو؟ یا کسی سے ہمدردی کی ہو؟ یا کسی کی دادرسی کی ہو؟ کیا آپ کے گھر میں کوئی بزرگ ہیں؟ کیا آپ ان کا خیال رکھتے ہیں؟ کیا آپ اپنے امی ابو کی خدمت کرتے ہیں؟ اپنے چھوٹے بہن بھائی کا خیال رکھتے ہیں؟

طلبہ کی رائے لی جائے گی طلبہ مختلف طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس کے بعد موجوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ لوگوں کی خدمت کرنے، ان کا خیال رکھنے، ان کی مدد کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ اور ہمارے صحابہ کرامؓ کی زندگی خدمت خلق کے واقعات سے بھرپور ہے۔ ہمیں بھی اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے اگر وہ کسی پریشانی اور تکلیف میں مبتلا ہوں تو ان کی مدد کرنی چاہیے۔ آج کا سبق بھی اسی موضوع پر ہے۔

پڑھائی:

طلبہ جوڑی کی صورت میں سبق کی پڑھائی کریں یعنی طلبہ جوڑی کی صورت میں بیٹھیں گے یا ان کی جوڑیاں بنائی جائیں گی۔ پھر اس جوڑی میں ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے گا اور دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے گا۔ جہاں بچوں کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔

سبق پڑھنے کے بعد معلّمہ طلبہ سے سبق کے متعلق رائے لیں گی اور پوچھیں گی کہ سبق میں کیا بتایا گیا ہے؟ سبق میں سب سے اچھی بات آپ کو کیا لگی؟ اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟ کیا آپ کے اندر خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوا؟

☆ طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے معلّمہ سبق کے اہم نکات سامنے لائیں گی اور اس طرح سبق اچھی طرح سمجھ آجائے گا۔

سرگرمی:

طلبہ کو پانچ پانچ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ سے ایک رول پلے یا چھوٹا سا ڈرامہ (اسکٹ) پیش کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ اس کے لیے طلبہ کو ۱۰ منٹ دیے جائیں گے۔ موضوع ہوگا ''لوگوں کی خدمت کرنا اچھی بات ہے'' ۔ طلبہ اس موضوع پر ایک چھوٹا سا رول پلے تیار کریں گی اور اپنی اداکاری کے جوہر دکھائیں گے۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

☆ کل پانچ گروپ ہوں گے۔ ہر گروپ کو ۱۰ منٹ دیئے جائیں گے اپنے رول پلے کو پیش کرنے کے لیے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے گی۔ سوال: اگر آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے تو اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجئے:

نظر ثانی (اعادہ):

۱۔ آپؐ نے کس کو اپنی سرپرستی میں لے لیا؟ ۲۔ انسانوں کی خدمت سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ ۳۔ نبی کریمؐ نے کیا پیغام دیا ہے؟
۴۔ آپ کس طرح لوگوں کی خدمت کریں گے؟ یا بڑے ہو کر کن شعبوں کا انتخاب کریں گے جس سے اہل وطن کی خدمت ہو سکے؟

☆ اس کے علاوہ کاپی میں لکھے گئے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ رول پلے کے لیے اشیاء

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران ☆ رول پلے کے دوران

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات تحریر کرنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

☆ علامت فاعل کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ خدمت خلق کے جذبے سے آشنا ہونا۔ ☆ اسلام میں خدمت خلق کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆ سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔ ☆ تمنائی جملے بنانا۔

☆ اپنے اندر لوگوں کی خدمت کرنے کی عادت پیدا کرنا اور ایک بہتر معاشرہ تشکیل دینا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ علامت فاعل کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: خدمت خلق کا مطلب ہے کسی بھی مسلم یا غیر مسلم انسان یا جاندار کی خدمت کرنا۔

۲۔ آپؐ نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: ''بیٹا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ محمد ﷺ تمہارے باپ ہوں، عائشہؓ تمہاری ماں ہوں اور فاطمہؓ تمہاری بہن ہوں۔

۳۔ حضرت عائشہؓ نے اپنی خادمہ سے کہا کہ ''جو بھی گھر میں موجود ہے وہ اس عورت کو دے دو'' جبکہ آپؓ کے گھر میں صرف ایک روٹی تھی جو آپ کی افطاری کے لیے تھی۔

۴۔ حضرت میمونہؓ کے لیے تو مشہور ہے کہ وہ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے ادھار لے لیا کرتی تھیں۔

۵۔ حضرت صفیہؓ کی ہمدردیوں کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنا مکان بیچ دیا تا کہ غریبوں کی مدد کر سکیں۔

۶۔ اسلام نے اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے، ان کے کام آنے، ان کے دکھ درد کو دور کرنے اور ان کے ساتھ ہمدردی پر زور دیا ہے۔ بنا کسی صلے کے انسانوں کی خدمت، کسی کے دل میں جگہ بنانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ وہ نیکی ہے جس کا اجر دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا۔

۷۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے اللہ کے نزدیک اس کے بندوں میں سب سے قریب وہ ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آتا ہے۔''

۸۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ ''ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا کہ اسے زور کی پیاس لگی۔ اس نے پاس ہی ایک کنویں سے پانی پیا اور جب پانی پی کر باہر نکلا تو اس نے ایک کتے کو دیکھا جو پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا تھا اور زبان باہر نکال کر مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی ایسی ہی پیاس لگ رہی ہوگی جیسے ابھی کچھ دیر پہلے مجھے لگ رہی تھی وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے والے موزے میں پانی بھر کر لایا اور کتے کو پلایا۔

مشق ۲: خدمت خلق بہت سے طریقوں سے کی جا سکتی ہے مثلاً کسی علاقے میں کوئی قدرتی آفت یا طوفان آجائے یا کوئی حادثہ ہو جائے تو ایسی صورت میں ان بے چاروں کو فوری مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی بیمار کی خدمت کرنا، کسی راہگیر کو سڑک پار کروانا، پڑوسی کو سودا سلف لا کر دینا، کسی زخمی کو اسپتال پہنچانا، کسی کا قرض اتارنے میں اس کی مدد کرنا، کسی کے دکھ میں شریک ہونا یہ سب خدمت خلق کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ خدمت اس غرض سے نہ کی جائے کہ ثواب ملے گا بلکہ یہ سوچ ہو کہ انہیں واقعی ہماری مدد کی ضرورت ہے۔

مشق ۳: خدمت: اس نے اپنے والد کی بیماری میں ان کی بہت خدمت کی۔ نیکی: نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

ہمدردی: جب میں نے اپنے دوست کو زخمی حالت میں دیکھا تو مجھے اس سے ہمدردی محسوس ہوئی۔ تکلیف: میں دوسروں کو تکلیف میں دیکھ کر دکھی ہو جاتی ہوں۔

کائنات: اس کائنات پر صرف اللہ کی حکمرانی ہے۔ مخلوق: اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو اللہ کے بندوں سے پیار کرتے ہیں۔ ثواب: نیکی کرنا ثواب کا کام ہے۔

آفت: ہر آفت اور مصیبت کو دور کرنے والی صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔

مشق ۴: تمہیدی گفتگو: طلبہ کو علامت تعجب کا حوالہ دیا جائے گا اور چند جملے تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے۔ مثلاً ہائے! یہ کیا ہو گیا۔ ۲۔ آہا! مزا آگیا۔

۳۔کاش کراچی میں بھی برف باری ہوتی۔ ۴۔ارے! اس کی طبیعت کو کیا ہوا۔طلبہ سے ان چاروں جملوں میں فرق پوچھا جائے گا کہ ان چاروں جملوں میں کیا کیفیات بتائی جا رہی ہیں۔طلبہ ہر جملے کو پہچانتے ہوئے کیفیت بتائیں گے اس کے بعد طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتایا جائے گا کہ ''کاش'' سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی تمنا یا آرزو یا خواہش کی جا رہی ہے اسی لیے ایسے جملوں کو تمنائی جملے کہتے ہیں۔

۱۔کاش میں لاہور جا سکتی۔۲۔کاش ہم میچ جیت جاتے۔۳۔کاش میں صبح جلدی اٹھ جاتی۔۴۔کاش میرے پاس بھی گاڑی ہوتی۔۵۔کاش وہ اپنا کام وقت پر کر لیتا۔

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو ایک چھوٹی سی عبارت دی جائے جس میں خالی جگہ میں طلبہ کو (نے) کا استعمال کرنا ہو جب طلبہ عبارت میں (نے) لگا لیں تو بتایا جائے کہ (نے) کے بغیر عبارت نامکمل لگ رہی تھی۔اور طلبہ سے پوچھا جائے کہ (نے) کا استعمال کس جگہ پر ہوا ہے طلبہ بتائیں گے کہ نام کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔بس طلبہ کو بتایا جائے گا کہ جملے میں جو نام لکھا ہوتا ہے وہ اصل میں فاعل ہوتا ہے۔طلبہ کو بتایا جائے گا کہ جس طرح آپ نے حروف کا۔کی۔کے پڑھے ہیں اور ان کے بغیر عبارت نامکمل ہوتی ہے اسی طرح ایک حرف ''نے'' بھی ہے جو علامت فاعل کہلاتا ہے۔اس کو علامت فاعل اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ فاعل کے ساتھ ہی لگتا ہے۔فاعل وہ ہوتا ہے جس کے بارے میں جملے میں بات ہو رہی ہوتی ہے۔

۱۔احمد نے سائیکل چلائی۔۲۔امی نے کھانا بنایا۔۳۔میری خالہ نے مجھے تحفہ دیا۔۴۔عالیہ نے دعا مانگی۔۵۔بچوں نے فٹ بال کھیلی۔

سبق نمبر ۸: اسکول کا پہلا دن

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ظاہری نمود و نمائش اور دکھاوے کو برا سمجھتے ہوئے اپنی عملی زندگی میں اس سے اجتناب برتیں۔ ☆ ''جیسا دیس ویسا بھیس'' کے مقولے پر عمل کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھ سکیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ فعل، فاعل اور مفعول سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملے میں اس کی نشاندہی کریں۔

طریقۂ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ کو جوری کی سورت میں بٹھائیں گی۔عام طور پر جماعتوں میں طلبہ جوڑی میں ہی بیٹھتے ہیں۔اس کے بعد طلبہ سے کہیں گی کہ وہ اپنے جوڑی دار کو اپنا تجربہ بیان کریں جب وہ پہلے دن اسکول میں آئے تھے۔طلبہ کو اپنے بچپن کا وقت تو یاد نہیں ہوگا لہٰذا وہ اس دن کے بارے مین بھی بتا سکتے ہیں جب نئی جماعتوں میں ان کا پہلا دن ہوتا ہے یا پھر اگر کوئی بچہ کسی دوسرے اسکول سے آیا ہو تو وہ اپنے پہلے دن کا قصہ سنائے کہ کیا محسوسات ہوتے ہیں جب نیا اسکول ہوتا ہے یا نئی جماعت ہوتی ہے اور بچے جھینپے ہوتے ہیں۔سب بچے اپنے اپنے احساسات اپنے جوڑی دار کو بتائیں گے۔

☆ تقریباً دس منٹ بعد معلّمہ ایک کل جماعتی گفتگو میں تمام بچوں کے تجربات و واقعات سنیں گی لیکن ہر بچہ اپنے جوڑی دار کے بیان کردہ احساسات جماعت میں بتائے گا۔کسی کا کوئی دلچسپ واقعہ بھی ہو سکتا ہے جب وہ پہلے دن اسکول میں آیا ہو اس کو اپنی کچھ پرانی بات بھی یاد ہو سکتی ہے۔معلّمہ پوری دلچسپی سے بچوں کے واقعات ان کے جوڑی دار سے سنیں گی۔

اس کے بعد موجوع کی طرف آتے ہوئے معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ آج ہم ایک مشہور مصنف کا لکھا ہوا مضمون پڑھیں گے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ جب ان کا اسکول میں پہلا دن تھا تو ان کے ساتھ کیا ہوا۔ان مصنف کا نام ہے ''فیض احمد فیض''۔

<u>پڑھائی:</u>

یہ سبق چونکہ ایک واقعے کی صورت میں ہے اور طلبہ کی دلچسپی کے عین مطابق ہے لہٰذا طلبہ سے یا تو انفرادی طور پر پڑھائی کروائی جائے یعنی طلبہ خود اس سبق کو پڑھنے کی کوشش کریں یا پھر ہر بچے سے باری باری بلند خوانی کروائی جا سکتی ہے۔دونوں صورتوں میں معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔سبق کے نئے الفاظ اور اس کے معانی معلّمہ تختۂ تحریر پر لکھیں تا کہ طلبہ کو سبق سمجھنے میں آسانی ہو۔

سبق کے اختتام پر معلّمہ طلبہ کی رائے لیں گی کہ اس سبق میں کیا اہم بات بتانے کی کوشش کی گئی ہے یا کس بات کی طرف اشارہ ہے یا ہم نے اس سبق سے کیا سیکھا۔طلبہ کی رائے لی جائے گی۔طلبہ کی رائے کو شامل کرتے ہوئے معلّمہ سبق کے اہم نکات بتائیں گی کہ ظاہری نمود و نمائش اور دکھاوے کی زندگی بعض دفعہ وبال بن جاتی ہے۔ہم جن لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہیں ہمیں ویسا ہی انداز اپنانا چاہیے۔نمود و نمائش اچھی چیز نہیں ہے لوگ پیٹھ پیچھے ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔ایسے دکھاوہ کرنے والوں کو کوئی پسند بھی نہیں کرتا۔اور بعض اوقات

نمائش کرنے سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ بھی افسردہ ہو جاتا ہے اور یہ بہت غلط بات ہے کسی کا دل دُکھانا۔ ویسے بھی جس طرح کے لوگوں میں ہمارا اٹھنا بیٹھنا ہو کوشش کرنا چاہیے کہ ان سے الگ نظر آنے کی کوشش نہ کریں بلکہ ان جیسے ہی بن کر رہیں۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک سوال دیا جائے گا۔

سوال: ظاہری چمک دمک اور نمود و نمائش معاشرے پر کیا اثرات مرتب کرتی ہے یعنی اس سے معاشرے پر کیا اثر ہوتا ہے؟

۱۰ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے نکات جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی دی جاسکتی ہے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ فٹن کیا ہوتی ہے؟ ۲۔ فیض کتنے سال کی عمر میں اسکول گئے؟ ۳۔ اسکول جانے سے پہلے فیض کتنے پارے حفظ کر چکے تھے؟ ۴۔ جماعت کا حال کیسا تھا؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ سادہ پرچہ

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (رائے کے اظہار کے دوران) ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران ☆ فعل، فاعل اور مفعول الگ کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ ظاہری نمود و نمائش اور دکھاوے کو برا سمجھنا اور عملی زندگی میں اس سے اجتناب برتنا۔ ☆ ''جیسا دیس ویسا بھیس'' کے مقولے پر عمل کرنا۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ جملوں میں فعل، فاعل اور مفعول کی نشاندہی کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ فیض احمد فیض نے اس اجلاس میں بڑی خوش الحانی سے تلاوت کی۔ ۲۔ اجلاس میں فیض احمد فیض کی ملاقات علامہ اقبال سے ہوئی۔

۳۔ فیض کے اسکول جانے پر کچھ زیادہ ہی اہتمام کیا گیا مثلاً اصطبل سے دو گھوڑوں کی فٹن منگوائی گئی۔ ان کی بہن نے انہیں رنگین لباس پہنایا جو کہ سرخ مخمل کے کوٹ اور نیکر، پیازی رنگ کے موزے اور سفید جوتوں پر مشتمل تھا یہ کپڑے عموماً شادی بیاہ میں پہنائے جاتے ہیں۔

۴۔ اسکول پہنچنے پر جوں ہی گاڑی سے اترے تو باہر کھڑے ہوئے اسکول کے لڑکے شور مچاتے ہوئے اسکول کے اندر بھاگ گئے اور لڑکوں کا شور سن کر ماسٹر صاحبان گھبرا کر باہر نکلے۔ ۵۔ فیض کو یہ بات سمجھ آگئی تھی کہ اچھے کپڑے پہن کر اپنی دولت کی نمائش کرنا بہت ہی غلط بات ہے۔ کیوں کہ جیسا دیس ویسا بھیس، یعنی جیسے لوگوں میں ہم اٹھیں بیٹھیں ان جیسے ہی بن کر رہیں۔ دوسروں سے الگ نظر آنے کے شوق میں ہم خود ہی تماشہ نہ بن جائیں۔

مشق ۲: ۱۔ مہمانِ خصوصی ۲۔ تین ۳۔ اہتمام ۴۔ فٹن ۵۔ چڑیا گھر ۶۔ نمائش

مشق ۳: مذاق: کسی کا مذاق اڑانا بری بات ہے۔ اصطبل: میرے دوست کے ابو کے اصطبل میں اعلیٰ نسل کے گھوڑے ہیں۔

دیس: میرے دیس کی مٹی سونا اگلتی ہے۔ اہتمام: اس سال میری سالگرہ پر بڑا اہتمام کیا گیا۔

غربت: بڑے بزرگ اور اولیاء گزرے ہیں جو غربت میں زندگی گزارا کرتے تھے۔

مشق ۴: ابتداء، اسکول، تعلق، حفظ، شرمندگی، علامہ اقبال، قرأت، مخمل، ملاقات، منفرد

مشق ۵:

جملے	فاعل	مفعول	فعل
انس اسکول جا رہا ہے	انس	اسکول	جا رہا ہے
فضہ نے چوڑیاں خریدیں	فضہ	چوڑیاں	خریدیں
طاہر کتاب پڑھ رہا ہے	طاہر	کتاب	پڑھ رہا تھا
عابد کرکٹ کھیل رہا ہے	عابد	کرکٹ	کھیل رہا ہے
علی نے سائیکل چلائی	علی	سائیکل	چلائی

سبق نمبر۹: اسلامی تہوار

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اسلامی تہوار کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ☆ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی اہمیت سمجھیں اور ان کے فرق سے آشنا ہوں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ دو جملوں کو ملانے والے الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان کا استعمال کریں۔ ☆ واحد کی جمع بنائیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً وہ کون سا دن ہوتا ہے جب پوری دنیا کے مسلمان ایک ساتھ خوشی مناتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے اور بتائیں گے کہ عید کا دن ہوتا ہے۔ اس کے بعد معلّمہ پوچھیں گی کہ اس دن ہم کیا کرتے ہیں؟ سال میں کتنی عیدیں مناتے ہیں؟ جو عید رمضان کے بعد آتی ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ دوسری عید پر ہم کیا کرتے ہیں؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لایا جائے گا اور انہیں بتایا جائے گا ہم سال میں دو عیدیں مناتے ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ عیدالفطر ایک تحفہ ہوتا ہے جو رمضان کے روزے رکھنے کی خوشی میں اللہ ہمیں عطا کرتا ہے۔ اس دن سب خوشیاں مناتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری عید پر ہم جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ آج کے سبق میں ہم عیدین کی اہمیت کے بارے مین پڑھیں گے۔

پڑھائی:

اس سبق میں مختلف کردار ہیں لہٰذا چند بچوں سے ان کرداروں کے مکالمے ادا کروائے جائیں اور اس طرح پڑھائی عمل میں لائی جائے۔ ایک رول پلے کی صورت میں پڑھائی کروائی جائے۔ بچے اپنے اپنے کردار کے مطابق مکالمے ادا کریں گے۔

سرگرمی:

کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جا سکتی ہے یعنی ایک تقریری مقابلہ منعقد کیا جائے جس میں گروہ کی صورت میں بچے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی خصوصیات بیان کریں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کس طرح عیدیں مناتے ہیں اور دونوں عیدوں پر کیا اہتمام کرتے ہیں؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔ کس کی روزہ کشائی تھی؟ ۲۔ افطاری کے بعد بچوں نے کیا کیا؟ ۳۔ جانوروں کی قربانی کتنے دن تک کی جاتی ہے؟

۴۔ قربانی کا گوشت کن لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟ ۵۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کیا فرق ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆تقریری مقابلے کے دوران ☆مرکب جملوں کو ملانے کے دوران ☆واحد کی جمع بنانے کے دوران

<u>ہم نے سیکھا:</u>

☆دو اسلامی تہوار کے بارے میں آگاہی۔ ☆عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا فرق سمجھنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆مرکب جملوں کو ملانے والے الفاظ کا استعمال۔ ☆واحد کی جمع بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔مسلمان سال میں دو اسلامی تہوار مناتے ہیں ایک عیدالفطر جو رمضان کا مہینہ ختم ہونے کے بعد منائی جاتی ہے اور دوسری عیدالاضحیٰ جسے بقرعید بھی کہتے ہیں۔

۲۔رمضان المبارک کے اختتام پر عیدالفطر منائی جاتی ہے۔

۳۔عیدالفطر کو عیدالفطر اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس عید پر غریبوں کو فطرہ یا فطرانہ ادا کیا جاتا ہے جو نقد یا اناج کی صورت میں ہوتا ہے۔

۴۔تمام مسلمان ۱۰ ذی الحج کو عیدالاضحیٰ مناتے ہیں۔

۵۔جب حضرت ابراہیمؑ اللہ کی رضا کی خاطر اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو اللہ کی راہ مین قربان کرنے لگے تو اللہ کی طرف سے وہاں ایک دنبہ آگیا اور حضرت ابراہیمؑ نے اس کی قربانی کی۔اس دن کی یاد میں تمام مسلمان اس دن جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ ۶۔جو مسلمان بھی حیثیت رکھتا ہو اس پر قربانی فرض ہے۔

مشق۲: ۱۔غلط ۲۔غلط ۳۔صحیح ۴۔غلط ۵۔صحیح

مشق۳: تقریب: میری سالگرہ کی تقریب میں بڑی رونق تھی۔ تہوار: مسلمان سال میں دو اسلامی تہوار بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔

اہتمام: میں ہر سال عیدالفطر پر بڑا اہتمام کرتا ہوں۔ انعام: میرے سچ بولنے پر میرے دادا جان نے مجھے انعام دیا۔

تواضع: ہمارے گھر میں مہمان آئے تو میں نے آئسکریم سے ان کی تواضع کی۔

مشق۴: تمہیدی گفتگو۔سرگرمی: معلّمہ طلبہ کو سب سے پہلے فلیش کارڈ تقسیم کریں گی۔ان فلیش کارڈ پر ایک ایک جملہ درج ہوگا۔طلبہ سے ان جملوں کے حوالے سے بتایا جائے گا کہ آپ سب کے پاس جو کارڈ ہیں ان پر ایک ایک جملہ لکھا ہوا ہے۔ایک جملے کو مفرد جملہ کہتے ہیں۔اب ایک بچے سے کارڈ پر لکھا ہوا جملہ پڑھوایا جائے گا۔پھر جماعت میں پوچھا جائے گا کہ کیا کسی کے پاس ایسا جملہ ہے جو اس جملے کے ساتھ ملایا جائے یعنی ایک کی جگہ دو جملے ملا کر بولے جائیں۔جس کے پاس کوئی ایسا جملہ ہو جو اس جملے سے مطابقت رکھتا ہو یا اس کے ساتھ ملا کر بولا جا سکتا ہو تو طلبہ سے کہا جائے گا کہ ان دو جملوں کو ملایئے۔طلبہ ملائیں گے تو ان کو ملانے کے لیے معلّمہ رہنمائی کریں گی اور لفظ بھی بتائیں گی۔اسطرح طلبہ کو بتایا جائے گا کہ مرکب جملے کسے کہتے ہیں۔اور جب دو جملوں کو ملایا جاتا ہے تو درمیان میں الفاظ لگاتے ہیں۔مثالیں دی جائیں گی۔

۱۔کہ ۲۔کیونکہ ۳۔اگر ۴۔ورنہ ۵۔مگر ۶۔اور ۷۔لیکن ۸۔اس لیے ۹۔حالاں کہ

مشق۵: چیز: چیزیں

بات: باتیں، تلوار: تلواریں، تعریف: تعریفیں، تبرّک: تبرّکات، تصور: تصوّرات، آلہ: آلات، خواہش: خواہشات، عادت: عادات، کتاب: کتابیں۔کتب

سبق نمبر۱۰: کمپیوٹر کا تعارف

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆کمپیوٹر کی تاریخ، اقسام، فائدے اور نقصانات سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆کمپیوٹر پر اردو زبان کے استعمال کے بارے میں جانیں۔

☆کمپیوٹر کی ضرورت و اہمیت کو سمجھیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔ ☆مترادف الفاظ سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ دورِ جدید کی سب سے بہترین اور سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ایجاد کون سی ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس لیے سب سے زیادی جس چیز کو اہمیت حاصل ہے اور آج کل تو یہ تعلیمی میدان میں سب سے بڑی ضرورت بن چکا ہے

وہ ہے کمپیوٹر۔ آج ہم کمپیوٹر کے بارے میں جانیں گے کہ اس کی ابتدا کیسے ہوئی، اس کی کتنی اقسام ہیں؟ اور اس کے ضروری اجزاء کون سے ہیں؟ اگر ممکن ہو تو جماعت میں کمپیوٹر لا کر دکھایا جائے گا ورنہ کمپیوٹر لیب لے جا کر طلبہ کو اس کے حصے دکھائے جائیں یا پھر ملٹی میڈیا پر اس کی تفصیل سمجھائی جائے اور کمپیوٹر کے حوالے سے ایک پیشکش بنائی جائے۔

پڑھائی:

گروپ میں پڑھائی کروائی جائے گی۔ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک پیراگراف پڑھنے کے لیے دیا جائے گا۔ گروپ میں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ گروپ کا ایک بچہ پڑھتا ہے اور باقی سنتے ہیں۔ اس کے بعد آپس میں تبادلہ خیال کر کے اہم نکات کسی پرچے پر تحریر کر لیں گے۔ ۱۰ منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے تحریر کردہ نکات جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ اس طرح یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ آخر میں معلّمہ سبق کے متعلق ضروری معلومات طلبہ کو بتائیں گی۔

☆ اگر مشکل ہو تو بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے۔

سرگرمی:

جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک گروہ کمپیوٹر کے فوائد بتائے گا اور دوسرا گروہ کمپیوٹر کے نقصانات۔ اس طرح ایک مباحثہ کروایا جا سکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کی نظر میں دورِ جدید کی اہم ترین ایجاد کون سی ہے اور کیوں؟ یا

☆ آپ کی نظر میں کمپیوٹر ہمارے لیے نعمت ہے یا زحمت؟ وجہ بھی بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ کمپیوٹر کس نے ایجاد کیا؟ ۲۔ کمپیوٹر کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟ ۳۔ ڈیسک ٹاپ کا زیادہ تر استعمال کہاں ہوتا ہے؟

۴۔ کمپیوٹر کی بہت سی نئی شکلیں کون سی ہیں؟ ۵۔ کیا ہم نیٹ کے ذریعے کتابیں بھی پڑھ سکتے ہیں؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ملٹی میڈیا۔ کمپیوٹر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران ☆ جملے میں مترادف الفاظ کے استعمال کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ کمپیوٹر کی تاریخ، اقسام، فائدے اور نقصانات سے آگاہ ہونا۔ ☆ کمپیوٹر پر اردو زبان کے استعمال کے بارے میں جاننا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ کمپیوٹر کی ضرورت و اہمیت کو سمجھنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ تحریر میں مترادف الفاظ کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ صدیوں پہلے کمپیوٹر کی ابتدا گننے والے آلات، مثال کے طور پر ابیکس (ABACUS) سے ہوئی لیکن انیسویں صدی میں آخر کار انسان نے کمپیوٹر ایجاد کر ہی لیا۔

۲۔ کمپیوٹر لاطینی زبان کے لفظ (COMPUTARE) سے لیا گیا ہے جس کی مدد سے معلومات کو بڑی آسانی سے چند لمحات میں جمع اور محفوظ کر سکتے ہیں پہلے جس کے لیے بہت وقت درکار ہوتا تھا۔ یہ ایک ایسی مشین ہے جو نہایت تیزی سے معلومات فراہم کرتی ہے۔ اس دور میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا کمپیوٹر ''ڈیسک ٹاپ'' ہے۔ اس کے چار حصے ہوتے ہیں سی۔ پی۔ یو، مانیٹر، کی بورڈ، ماؤس۔

۳۔ کمپیوٹر تعلیمی سرگرمیوں میں بہت مددگار ثابت ہوا ہے۔ یہ ہمیں پوری دنیا سے رابطے میں رکھتا ہے۔ ایک بٹن دبانے سے معلومات کا خزانہ ہمارے سامنے آجاتا ہے، ہم اس پر

اپنی پسند کی کتابیں ڈھونڈ کر پڑھتے ہیں، مختلف زبانیں سیکھتے ہیں، مشکل الفاظ کے معانی آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں، پڑھائے گئے سبق کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

۴۔ کمپیوٹر پر اردو ٹائپنگ ''ان پیج'' کے سوفٹ وئیر سے کی جاتی ہے۔

۵۔ کمپیوٹر کے بلا ضرورت استعمال سے نہ صرف یہ کہ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ اس کے اثرات ہماری بینائی اور صحت کو بھی بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

مشق ۲: معلومات: جب بھی کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوتی ہیں تو میں انٹرنیٹ کا سہارا لیتی ہوں۔ ایجاد: ٹر دور حاض کی بہترین ایجاد ہے۔

اثرات: جنگ کے اثرات بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ جدید: میرے ابو نے ایک جدید طرز کی گاڑی خریدی ہے۔ بھرپور: گائے کا دودھ توانائی سے بھرپور ہوتا ہے۔

مشق ۳: ۱۔ نعمت ۲۔ لاطینی ۳۔ دوسرے کام ۴۔ انیسویں صدی ۵۔ اچھے۔ برے

مشق ۴: تمہیدی گفتگو:

معلّمہ چند آسان الفاظ بورڈ پر لکھیں گی اور طلبہ سے ان کے معانی پوچھیں گی۔ اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے گا کہ ایک ہی لفظ کے ایک یا دو معانی ہوتے ہیں اور ایک جیسے معانی والے الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔ اس مشق میں بھی ہمیں لفظ کا صحیح مطلب (یعنی مترادف) چننا ہے۔

سرگرمی:

طلبہ کو لوپ کارڈ کی سرگرمی کروائی جا سکتی ہے۔ لوپ کارڈ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں ایک سوال ہوتا ہے اور ایک جواب۔ مثال کے طور پر ہر بچے کو ایک ایک لوپ کارڈ دیا جائے گا۔ ہر لوپ کارڈ میں ایک لفظ ہوگا اور ایک مترادف ۔ یعنی ایک بچہ کھڑا ہو کر اپنا لفظ بتائے گا اور اس کا مترادف جس کے پاس ہوگا وہ کھڑا ہو کر اس کا جواب دے گا اور ساتھ ہی اپنا لفظ بتائے گا یعنی اس طرح ایک چین بن جائے گی اور پوری جماعت شامل رہے گی۔ بچہ اپنے الفاظ کا مترادف خود دیکھے گا اور ہاتھ کھڑا کرے گا پھر اس کے پاس جو دوسرا لفظ ہوگا اس کا مترادف کسی اور بچے کے پاس ہوگا۔ سب سے پہلے ایک لفظ معلّمہ شروع کریں گی پھر دیکھیں گی کہ اس کا مترادف کس بچے کے پاس ہے۔

نوٹ: یہ سرگرمی واحد جمع، الفاظ ضد۔ مذکر مونث میں بھی کروائی جا سکتی ہے۔

☆ دیئے گئے الفاظ کے مترادف الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کیجئے:

۱۔ سال ۲۔ اندھا ۳۔ پیار ۴۔ عظمت ۵۔ اجالا ۶۔ دولت مند ۷۔ روزی ۸۔ نادان

سبق نمبر ۱۱: میں گر پرندہ ہوتا

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ آزادی کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس کی قدر کریں۔ ☆ پرندوں کی حرکات وسکنات اور نفسیات سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆ نظم میں موجود ہم آواز الفاظ کی نشاندہی کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی پرندوں کی کیا نفسیات ہوتی ہیں؟ طلبہ کے بتائے ہوئے نکات تختہ تحریر پر لکھے جائیں گے۔

کیا کسی نے اپنے گھر میں پرندے پالے ہوئے ہیں؟ کون سا پرندہ آپ کو پسند ہے؟ پرندے اڑتے ہوئے اچھے لگتے ہیں یا پنجرے میں قید؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے ان سے مزید پوچھا جائے گا کہ آزادی کیا ہے اور غلامی یا قید کسے کہتے ہیں؟ اگر آپ کو ایک جگہ قید کر دیا جائے تو آپ کو کیسا لگے گا؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے انہیں بتایا جائے گا کہ آزادی وہ نعمت ہے جس میں ہم اپنی مرضی سے زندگی گزارتے ہیں ہر کام میں اپنی مرضی کے مالک ہوتے ہیں کوئی ہم پر کسی بھی چیز کی زبردستی نہیں کر سکتا نہ ہی ہم پر اپنی مرضی مسلط کر سکتا ہے جبکہ غلامی ایک بہت بڑی لعنت ہے اس میں ہم دوسروں کے آسرے پر ہوتے ہیں۔ کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کر سکتے نہ کہیں جا سکتے ہیں ہماری زندگی میں مایوسی اور ناامیدی ہوتی ہے اور یہ ایک بہت بری زندگی ہوتی ہے جس میں کوئی خوشی نہیں ہوتی پرندے بھی آزاد فضا میں اڑتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں کیونکہ اللہ نے انہیں پر دیئے ہیں اور وہ آزادی سے ادھر ادھر اڑنا پسند کرتے ہیں اگر انہیں ایک جگہ قید کر کے رکھا جائے تو وہ مرجھا جاتے ہیں۔ ہر جاندار آزاد رہنا چاہتا ہے۔ آج جو نظم ہم پڑھیں گے اس میں پرندوں کی حرکات وسکنات کا ذکر کیا گیا ہے اور شاعر اپنے آپ کو تصور کر رہے ہیں کہ اگر وہ ایک پرندے ہوتے تو کیا ہوتا۔

پڑھائی:

معلّمہ سب سے پہلے نظم پڑھیں گی (نظم پورے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں گے۔ اوران کے مطالب سمجھائے جائیں گے۔

☆ طلبہ سے نظم خوانی کروائی جائے اور طلبہ سے اشعار کا مطلب سمجھانے کے لیے کہا جائے جہاں مشکل ہو وہاں معلّمہ رہنمائی کریں۔

☆ جو طلبہ بتانا چاہے اس سے پوچھا جاسکتا ہے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو انفرادی طور پر پرچے تقسیم کیے جائیں گے (کمپیوٹر پیپر)۔ طلبہ سے کہا جائے گا کہ جس طرح شاعر نے اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے کہ "اگر وہ پرندے ہوتے تو کیا کیا کرتے"۔ آپ کی کیا خواہش ہے کہ اگر آپ یہ ہوتے تو کیا کرتے۔ اس موضوع پر طلبہ سے لکھوایا جائے گا۔ طلبہ اپنی مرضی سے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ آخر میں طلبہ اپنے لکھے گئے خیالات کو جماعت کے سامنے پڑھ کر سنائیں گے۔ یہ کام سوفٹ بورڈ پر بھی لگایا جاسکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ نظم کو پڑھیے اور بتایئے کہ اس نظم میں پرندے کی کون کون سی خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ پرندے ہوا میں اڑتے ہوئے اچھے لگتے ہیں پنجرے میں قید؟ ۲۔ پرندے کہاں کہاں دکھائی دیتے ہیں؟

۳۔ پرندے کہاں رہتے ہیں؟ ۴۔ پرندے کیا کھاتے ہیں؟ ۵۔ چند پرندوں کے نام بتایئے؟

مرکزی خیال:

شاعر نے اس نظم میں اپنے جذبات و احساسات بیان کرتے ہوئے پرندوں کی خصوصیات بتائی ہیں اور یہ پیغام دیا ہے کہ جس طرح پرندے آزاد فضا میں اڑنا چاہتے ہیں اسی طرح آزادی ہر جاندار کی خواہش ہے۔

خلاصہ:

اس نظم میں شاعر نے بڑے خوبصورت انداز میں ایک پرندے کی خصوصیات بتائی ہیں اور اپنے آپ کو پرندے کی جگہ رکھ کر بتایا ہے کہ اگر وہ پرندے ہوتے تو وہ بھی اپنی مرضی سے جہاں چاہے اڑتے پھرتے اور آسمان کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے ہوا کے دوش پر لہراتے اور خوب مزے اڑاتے جہاں دل چاہتا وہاں جاتے کبھی باغ میں جا کر پھولوں پر بیٹھتے اور اپنی سریلی آواز میں چہچہاتے۔ زمین سے دانہ دنکا چن کر کھاتے، کبھی پہاڑ پر جاتے تو کبھی باغ میں، کبھی جنگل میں جاتے تو کبھی بیابانات میں۔ اسی طرح ادھر ادھر پلک جھپکتے میں جہاں جاتے چلے جاتے۔ جس علاقے اور جس مقام پر چاہتے چلے جاتے اور ہوا میں جھومتے ہوئے ادھر سے ادھر چکر لگاتے درختوں کی شاخوں پر ان کا آشیانہ ہوتا اور وہ خوشی سے ان درختوں پر چہچہاتے۔ شاعر نے اپنے آپ کو پرندے کی جگہ رکھ کر اپنے احساسات بیان کیے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ اشعار کا مطلب سمجھنے کے دوران ☆ تحریری کام کے دوران ☆ ہم آواز الفاظ بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا۔ ☆ آزادی اور غلامی کے فرق سے آگاہ ہوتے ہوئے آزادی کی اہمیت جاننا

☆ پرندوں کی نفسیات اور حرکات و سکنات سے آگاہ ہونا

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا ☆ سوالات کے جوابات لکھنا ☆ ہم آواز الفاظ بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔ پرندے نے پھولوں سے دل لگانے کی بات کی ہے۔ ۲۔ پرندے زمین سے دانہ دنکا چن کر کھاتے ہیں۔

۳۔ پرندے نے کہسار میں، چمن میں، جنگل اور کوہ و بن میں جانے کا ارادہ کیا۔ ۴۔ پرندہ اپنے آشیاں کو تنکوں سے سجاتا ہے۔

۵۔ زقند لگانے کا مطلب ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ پلک جھپکتے میں پہنچ جانا یعنی تیزی سے لہراتے ہوئے اڑنا۔

مشق۲: ☆مصرعے مکمل کیجئے: (کتاب سے مدد لی جا سکتی ہے۔)

مشق۳: ہوا: فضا جھومتا: گھومتا امنگ: ترنگ بساتا: بناتا چمن: بن یا کوہ و بن ادھر: نگر

مشق۴: نغمے: شادی کی تقریب میں ایک گانے والا بڑے خوبصورت نغمے سنا رہا تھا۔ چمن: چمن میں کھلے خوشنما پھول اس کی رونق دوبالا کرتے ہیں۔

غل: جماعت میں استاد نہ ہونے کی وجہ سے بچوں نے شور و غل مچایا۔ نگری: بعض دفعہ انسان اپنی روزی کی تلاش میں نگری نگری پھرتا ہے۔

شاخوں: پرندے شاخوں پر جھول رہے تھے۔

مشق۵: اگر میں پرندہ ہوتا تو اپنی مرضی سے ہر طرف ہوا کے دوش پر اڑتا پھرتا اور آسمان کی بلندیوں کو چھوتا۔ جس طرف ہوا لے جاتی میں اس میں تیرتا چلا جاتا اور مزے سے ادھر سے ادھر آتا جاتا۔ کبھی باغ میں جا کر پھولوں پر بیٹھتا اور اپنی حسین آواز میں چہچہاتا اور رونق بکھیرتا۔ جہاں چاہتا جس طرف چاہتا چلا جاتا۔

سبق نمبر ۱۲: ایفائے عہد

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اسلام میں ایفائے عہد کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔ ☆اپنی روزمرہ زندگی میں جب بھی کسی سے وعدہ یا عہد کریں تو اسے پورا کریں۔ ☆مذکر الفاظ کے مونث بنائیں۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔ ☆الفاظ میں املا کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کو درست کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً کیا آپ نے کبھی کسی سے کوئی وعدہ کیا ہے؟ کیا اسے پورا کیا ہے؟ کبھی آپ سے کوئی وعدہ کرے اور اسے پورا نہ کرے تو آپ کے کیا تاثرات ہوتے ہیں؟ اور آپ کی نظر میں اس کی کیا اہمیت ہوتی ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے اس کے بعد معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ اگر کسی سے وعدہ کیا جائے تو اسے ضرور پورا کرنا چاہیے کیونکہ اسلام مین بھی وعدہ پورا کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کے لیے وعدے کی پاسداری لازم ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے بھی وعدہ پورا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اسلامی تاریخ وعدہ پورا کرنے کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آج ہم وعدہ پورا کرنے کے حوالے سے ایک واقعہ پڑھیں گے جو حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں پیش آیا۔

<u>پڑھائی:</u>

یہ چونکہ ایک دلچسپ واقعہ ہے تو اس کی کسی اچھے بچے سے بلند خوانی کروائی جا سکتی ہے یا بچے خود انفرادی طور پر اسے پڑھ سکتے ہیں یا پھر معلّمہ خود اپنے الفاظ میں اس واقعے کو سنا سکتی ہیں۔ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے گی۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک عہد نامہ تیار کروایا جائے گا۔ یہ عہد نامہ طلبہ اور معلّمہ کے درمیان ہوگا۔ اس عہد نامے میں طلبہ اپنی معلّمہ سے کچھ عہد کریں گے جس کی پاسداری ان پر لازم ہوگی۔ یہ عہد نامے جماعت مین سوفٹ بورڈز پر چسپاں کیے جائیں گے تاکہ طلبہ اپنے کئے ہوئے عہد کو ہر وقت یاد رکھیں۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ ہر گروپ اپنے ممبران کے نام بھی لکھے گا۔ ہر گروپ آپس میں تبادلہ خیال اور مشاورت سے یہ عہد نامہ تیار کرے گا۔

<u>لکھائی:</u>

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ایسا کوئی واقعہ لکھیے جب آپ نے کسی سے وعدہ کیا ہو اور اسے پورا کیا ہو؟ اس وقت آپ کے کیا احساسات تھے وہ بھی بیان کیجئے:

☆کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جا سکتی ہے۔

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔جو آدمی دربار میں داخل ہوئے وہ غصے میں کیوں تھے؟ ۲۔حضرت ابوذر غفاریؓ کے جواب پر سب لوگ کیوں پریشان ہو گئے؟

۳۔حضرت عمر فاروق نے کیا فیصلہ سنایا؟ ۴۔نوجوان نے کیا جرم کیا تھا؟

☆چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ عہد نامہ لکھنے کے لیے کمپیوٹر پیپر یا کوئی چارٹ پیپر کے ٹکڑے

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆گروپ میں عہد نامہ تیار کرنے کے دوران ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

☆الفاظ کی املا درست کرنے کے دوران ☆مذکر کے مونث بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆اسلام میں ایفائے عہد کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆اپنی روزمرہ زندگی میں ایفائے عہد پر عمل کرنا یعنی وعدہ پورا کرنا۔ ☆مذکر الفاظ کے مونث بنانا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆الفاظ میں املا کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کو درست کرنا۔

کلید جانچ

مشق ا: ا۔حضرت عمر فاروقؓ ۲۔نوجوانوں کا ایک چھوٹا بھائی تھا اس کے باپ نے مرتے وقت اس کے چھوٹے بھائی کا سونا نوجوان کے حوالے کیا تھا اس نوجوان نے وہ سونا ایک جگہ دفن کر دیا تھا اس لئے نوجوان کو تین دن کی مہلت چاہئے تھی تا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کا سونا اسے واپس کر سکے۔

۳۔نوجوان کے مہلت مانگنے پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "عدالت کیسامنے اپنا کوئی ضامن پیش کرو۔"

۴۔نوجوان کی ضمانت حضرت ابوذر غفاریؓ نے دی کیونکہ انہوں نے سوچا کہ دنیا یہ نہ کہے کہ محمد ﷺ کے ماننے والوں میں ایک دوسرے کا اتنا بھی احساس نہیں کہ اپنے ہی ایک بھائی کی ضمانت دے سکیں اس لئے میں نے یہ قدم اٹھایا کہ دین اسلام کا سر بلند رہے۔

۵۔نوجوان فرار اس لئے نہیں ہوا کیونکہ اس نے سوچا کہ میرے خون کا دھبہ تو چند دنوں کے بعد مٹ جائے گا لیکن وعدہ خلافی کا داغ ہمیشہ کے لئے اسلام کے دامن پر رہ جائے گا۔

۶۔تو حضرت ابوذر غفاریؓ کو اس کی سزا بھگتنی پڑتی۔

۷۔اسلام امن اور بھائی چارے کا دین ہے۔ یہ ہمیں صرف اپنے رشتے داروں سے ہی نہیں بلکہ اجنبیوں، مسافروں اور غیر مسلموں سے بھی اچھے سلوک کا درس دیتا ہے۔

مشق۲: ا۔اصولوں،خون ۲۔ابوذر غفاریؓ ۳۔تین ۴۔تشویش ۵۔رونے ۶۔لہر

مشق۳: انصاف،غصہ،مہلت،قانون،انتظار،علم،اخلاق،عرب،ضمانت،مقررہ

مشق۴: تمہیدی گفتگو + سرگرمی: کتاب میں تفصیل درج ہے اس سے مدد لیتے ہوئے طلبہ کو سمجھایا جائے گا۔ اس کے علاوہ سرگرمی کے لیے لوپ کارڈ بنوائے جا سکتے ہیں۔ لوپ کارڈ بنانے کا طریقہ پچھلے اسباق میں بتایا جا چکا ہے۔ لوپ کارڈ میں ایک جواب ہوتا ہے اور ایک سوال یعنی ایک مونث لکھا ہوگا اور دوسرا مذکر۔ اگر کسی بچے کے پاس مذکر کا مونث ہوگا تو وہ دیکھ کر ہاتھ کھڑا کرے گا مونث بتانے کے بعد اس کے پاس جو مذکر لکھا ہوگا وہ پڑھے گا اور اس کا مونث دوسرے بچے کے پاس ہوگا۔ یا

☆کوئی عبارت بھی دی جا سکتی ہے جس میں مذکر کو مونث میں تبدیل کرتے ہوئے ضروری تبدیلیاں کروائی جائیں گی۔

تایا: تائی۔ خادم: خادمہ۔ شہزادہ: شہزادی۔ بھائی: بھابھی۔ مالی: مالن۔ درزی: درزن۔ محترم: محترمہ۔ طالب علم: طالبہ۔ والد: والدہ۔ پھوپھا: پھوپھی

سبق نمبر۱۳:　　　　محمد محمود عالم

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ایم۔ایم۔عالم کی جرات اور بہادری سے واقف ہوں۔　☆ ایم۔ایم۔عالم کے کارنامے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے انہیں خراجِ تحسین پیش کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔　☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ اعراب کی مدد سے الفاظ کی صحیح ہجے کریں۔　☆ علامت فاعل اور علامت مفعول سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملوں میں ان کا ستعمال کریں۔

طریقہ تدریس:　**تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ کو پچھلے سبق کا حوالہ دیتے ہوئے پوچھیں گی کہ ہم نے ان خواتین کے بارے میں پڑھا تھا جو پاکستان کا فخر ہیں یعنی انہوں نے ملک کے لیے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں۔طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ لیتے ہوئے ان سے پوچھا جائے گا کہ ایسے کون سے مرد حضرات ہیں جنہوں نے ملک کے لیے کوئی نہ کوئی کارنامہ انجام دیا ہو۔اور پاکستان کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کیا ہو۔پاکستان اکی طرف سے انہیں کوئی اعزاز ملا ہو اور یہ ہمارے ملک کے لیے ایک بہت بڑا سرمایہ ہوں۔طلبہ سے ان کے نام پوچھے جائیں گے۔طلبہ اپنی رائے دیں گے۔

اگر معلّمہ چاہیں تو ایک پیشکش تیار کرسکتی ہیں انٹرنیٹ کی مدد لے کر جس میں ایسے اشخاص (مرد حضرات) کے بارے میں اور ان کے کارناموں کے بارے میں بتایا گیا ہو۔یہ پیشکش ملٹی میڈیا پر بھی دکھائی جاسکتی ہے تاکہ طلبہ کو اندازہ ہو کہ پاکستان کا نام بلند کرنے میں کن لوگوں نے حصہ لیا ہے۔(اگر پیشکش نہ دکھا سکیں تو زبانی چند لوگوں کے نام اور ان کے کارناموں کا ذکر کریں)

☆ پیشکش دکھانے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی اور موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ آج ہم ایسے ایک بہادر فوجی کے کارنامے کے بارے میں پڑھیں گے جنہوں ۱۹۶۵ کی جنگ کے موقع پر دشمن کے پانچ جہاز ایک منٹ سے بھی کم وقت میں گرا کر ملک کو بچایا اور ایک بڑا کارنامہ انجام دیا۔یہ کارنامہ آج تک کوئی اور انجام نہیں دے سکا۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی انفرادی طور پر پڑھائی کروائی جائے۔مختصر سبق ہے طلبہ کو خود پڑھنے کے لیے کہا جائے گا معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔☆ ۱۵ منٹ دیئے جائیں گے۔اگر طلبہ کو مشکل پیش آئی تو معلّمہ رہنمائی کریں گی۔سبق پڑھنے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی۔محمد محمود عالم کے کارنامے کا ذکر کیا جائے گا۔ان کو ملنے والے فوجی اعزاز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔چند اہم نکات بھی طلبہ کو بتائے جائیں گے۔

سرگرمی:

طلبہ کو انفرادی طور پر (الگ الگ) ایک سوال کا جواب لکھنے کے لیے دیا جائے گا۔اس کام کے لیے یا تو پرچے دیئے جائیں گے یا پھر وہ اپنی کاپی میں بھی لکھ سکتے ہیں۔☆ آپ اپنے وطن سے کتنی محبت کرتے ہیں اور آپ بڑے ہو کر اپنے وطن کی خدمت کس طرح کرنا چاہتے ہیں یا اپنے وطن کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں؟

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:　☆ ایم۔ایم۔عالم پر ایک مختصر پیراگراف لکھیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ایم۔ایم۔عالم کا پورا نام کیا ہے؟　۲۔ایم۔ایم۔عالم نے میٹرک کہاں سے کیا؟

۳۔ایم۔ایم۔عالم پاکستان ایئر فورس میں کب شامل ہوئے؟　۴۔ ۷ستمبر کو بھارتی فوج نے سرگودھا پر کتنے حملے کیے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:　درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ان لوگوں کے حوالے سے پیشکش جن پر پاکستان کو فخر ہے۔

جانچ:　دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔　☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ایم۔ایم۔عالم کی جرات اور بہادری سے واقفیت ☆ایم۔ایم۔عالم کے کارنامے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور سوالات کے جوابات لکھنا۔☆اعراب کی مدد سے الفاظ کی صحیح ہجے کرنا۔ ☆جملے میں علامت فاعل اور علامت مفعول کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ا: ا۔ایم۔ایم عالم ۶ جولائی ۱۹۳۵ کو کلکتہ میں پیدا ہوئے جس کا نیا نام کول کتہ ہے۔ ۲۔آپ کا پورا نام محمد محمود عالم تھا۔

۳۔ان کا کہنا تھا ''اگر وطن ماں ہے تو ماں کو دیا جاتا ہے اس سے کچھ لیا نہیں جاتا۔ ۴۔وہ کہتے تھے کہ ''مجھے اپنا جہاز ہمیشہ سے خالد بن ولیدؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کا وہ تیز رفتار گھوڑا لگتا ہے جس کے سامنے رومی اور ایرانی ہاتھی بھی جم نہ سکے۔ ۵۔آپ کو حکومت نے فوجی اعزاز ''ستارہ جرات'' سے نوازا گیا۔

۶۔۶ستمبر کو پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔اس وقت پاکستانی فوج کا یہ جوان سرگودھا میں اپنی ڈیوٹی پر تھا۔۷ستمبر کو بھارتی فوج نے سرگودھا پر چھ حملے کیے۔یہ تمام حملے صبح ساڑھے پانچ سے چھ بجے کے درمیان ہوئے۔یہ بہادر نوجوان دشمن کے دو جنگی جہازوں کا پیچھا کر رہا تھا۔تھوڑی دیر کے بعد ایم۔عالم کو دشمن کے پانچ اور جنگی جہاز نظر آئے اور پھر اس جری ہوا باز نے دشمن کے پانچوں جہاز ایک منٹ سے بھی کم وقت یعنی ۵۰ سیکنڈ میں مار گرائے۔آج تک سننے والے اس کارنامے پر حیرت زدہ ہوتے ہیں۔ ۷۔ایم۔ایم۔عالم مارچ ۲۰۱۲ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

مشق۲: کوّے ۔پنیر ۔چونچ ۔ لومڑی۔للچایا ۔ تعریف ۔ فرمائش۔ منہ ۔ اچک

مشق۳: چیخنا:چلّانا گل: پھول ہجوم: بھیڑ شکریہ: مہربانی۔نوازش نیند: سونا صدمہ: تکلیف۔چوٹ۔ بدن: جسم خوش: مسرور۔شاداں

پت جھڑ: خزاں غم: رنج۔دکھ۔افسوس

مشق۴: ا۔دن، گن، جن، ان ۲۔درد، گرد، زرد، فرد ۳۔پیارا، نیارا، دلارا، سہارا، ہمارا ۴۔دلیر، سویر، بٹیر، منڈیر

۵۔کلیم، علیم، حلیم، سلیم ۶۔ٹوٹا، چھوٹا، کوٹا، لوٹا ۷۔ساری، باری، آری، کاری

مشق۵: جُدا۔مُشق۔بَہار۔کٹنا۔اُدھار۔بَرا۔غُسل۔جُرم۔ہَرا۔کاغ۔فِدا۔لُطف۔جُھکنا۔شَرط۔سَد۔بُرا

مشق۶: تمہیدی گفتگو: طلبہ کو فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں پچھلے اسباق میں سمجھایا جا چکا ہے۔اس کی دہرائی کے لیے سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے گی اس کے بعد ان کو جملے میں فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں سمجھاتے ہوئے ان علامات کے بارے میں بتایا جائے گا کہ کون سی علامت یا حرف فاعل کے ساتھ آتا ہے اور کون سی علامت یا حرف مفعول کے ساتھ آتا ہے۔طلبہ سے مثالیں پوچھی جائیں گی اور دو دو جملے بنوائے جائیں گے۔

☆ نیچے دیئے گئے جملوں میں مناسب جگہوں پر ''نے'' اور ''کو'' لگا کر جملہ مکمل کیجیے:

ا۔ نے۔کو۔ ۲۔ نے۔کو ۳۔نے۔کو ۴۔نے ۔کو ۵۔نے۔کو ۶۔نے۔کو ۷۔ نے۔کو ۸۔ نے ۔کو ۹۔ نے ۔کو ۱۰۔ نے۔کو

سبق نمبر۱۴: پرندے ہمارے دوست

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان میں پائے جانے والے مختلف پرندوں اور ان کی اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

☆ پرندوں کی حرکات وسکنات، عادات اور غذا کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔ ☆پرندوں کو اپنا دوست سمجھتے ہوئے ان سے پیار کریں اور ان کا خیال رکھیں۔

☆پرندوں کی اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کے فوائد جانیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆فعل سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملے میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ پرندوں اور جانوروں میں کیا فرق ہوتا ہے؟ طلبہ کی رائے کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا۔دو کالم بنا کر طلبہ کے بتائے ہوئے نکات تحریر کریں گی۔اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو پرندے کیسے لگتے ہیں؟ کون سا پرندہ سب سے اچھا لگتا ہے اور کس پرندے سے خوف آتا ہے؟ کیا کسی نے

اپنے گھر میں پرندے پالے ہوئے ہیں؟ پرندے اڑتے ہوئے اچھے لگتے ہیں یا پنجرے میں قید؟
ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لیتے ہوئے انہیں بتایا جائے گا کہ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ پاکستان میں کتنی قسم کے پرندے ہوتے ہیں؟ کون سا پرندہ کیا کھاتا ہے؟ کہاں رہنا پسند کرتا ہے؟ اور ساتھ ہی یہ پرندے ہمارے لیے کس طرح فائدہ مند ہیں اور ہمارے کیا کام آتے ہیں؟ پرندوں کی سب سے خطرناک قسم کون سی ہوتی ہے وغیرہ۔

پڑھائی:

سبق میں دو کردار ہیں لہٰذا معلّمہ دو لڑکیوں کو کھڑا کر کے بلند خوانی کرواسکتی ہیں۔ ہر لڑکی اپنے کردار کے مکالمے ادا کرے۔ سبق طویل ہے تو دو سے زیادہ لڑکیوں سے اس سبق کی بلند خوانی کروائی جاسکتی ہے۔

☆ جوڑی میں بھی اس سبق کی پڑھائی کروائی جاسکتی ہے لیکن معلومات زیادہ ہیں اس لیے بلند خوانی کے ساتھ ساتھ اہم نکات معلّمہ سمجھاتی جائیں گی۔

سرگرمی:

☆ پرندوں کے حوالے سے ایک ڈاکومنٹری دکھائی جائے گی جس میں پرندوں کی زندگی، ان کی نسل اور ان کی بود و باش کے حوالے سے معلومات فراہم کی گئی ہوں۔ یہ ڈاکومنٹری دس یا پندرہ منٹ کی ہونی چاہیے۔ انٹرنیٹ سے مدد لی جائے۔ نیشنل جیوگرافک چینل سے مدد لی جاسکتی ہے۔ کوئی چھوٹی سی فلم ہو جو معلوماتی ہو۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔

☆ اپنے پسندیدہ پرندے کے بارے میں چند نکات تحریر کیجیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ ہماری فضاؤں میں چہل پہل کس سے ہے؟ ۲۔ لوگ طوطے کو زیادہ کیوں پالتے ہیں؟ ۳۔ طوطوں کی عمریں کیا ہوتی ہیں؟

۴۔ دنیا بھر میں پرندوں کی کتنی اقسام ہیں؟ ۵۔ چند پرندوں کے نام بتایئے؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ پرندوں پر بنی ہوئی ڈاکومنٹری

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ سرگرمی کے دوران

☆ تحریری کام کے دوران ☆ جملے میں فعل کے استعمال کے دوران ☆ گنتی کو ہندسوں میں لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ پاکستان میں پائے جانے والے مختلف پرندوں اور ان کی اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

☆ پرندوں کی حرکات و سکنات، عادات اور غذا کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا۔ ☆ پرندوں کی اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کے فوائد جاننا۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ جملے میں فعل کا استعمال کرنا۔ ☆ ہندسوں میں گنتی لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ فاطمہ باجی کمپیوٹر پر مختلف پرندوں کی تصاویر دیکھ رہی تھیں۔

۲۔ آبی پرندوں سے مراد وہ پرندے ہیں جو سمندروں، دریاؤں، جھیلوں اور تالابوں کے کنارے پائے جاتے ہیں۔ جیسے بطخ، ہنس راج، بگلا اور سارس وغیرہ۔

۳۔ پاکستان کا قومی پرندہ چکور ہے۔ یہ چاند کو بہت پسند کرتا ہے اور چاندنی راتوں میں خوبصورت آوازیں نکالتا ہے۔

۴۔ پرندوں میں سب سے خطرناک قسم شکاری پرندوں کی ہوتی ہے ان میں باز، شکرے، عقاب، گدھ اور چیلیں قابلِ ذکر ہیں۔

۵۔پاکستان میں پائے جانے والے پرندوں کی اقسام چھ یا سات سو کے قریب ہیں۔

۶۔بہت سے ایسے کام ہیں جن میں پرندے ہماری مدد کرتے ہیں۔جیسے کہ پرندوں سے شکار میں مدد ملتی ہے اور انہیں مچھلی پکڑنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔پرندوں کے ذریعے سیاحت کے شعبے کو بھی فروغ ہوتا ہے۔بہت سے لوگ پرندوں کو کھیل کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں جیسے مرغابی لڑانا، کبوتر اڑانا۔ ۷۔کوئل اور مینا

مشق ۲:

پرندے: کچھ لوگوں کو گھر میں پرندے پالنے کا شوق ہوتا ہے۔ آبی: سمندر میں تیرتے ہوئے آبی پرندے بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔

قومی: ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ چہل پہل: عید کے دن ہر طرف صبح سے چہل پہل شروع ہو جاتی ہے۔

محفوظ: میں نے اپنی دادی کی کچھ چیزیں اپنے پاس محفوظ کر لی ہیں۔ پروٹین: ہمیں اپنی غذا میں پروٹین کا استعمال کرنا چاہیے۔

مشق ۳: ۱۔ غلط ۲۔صحیح ۳۔غلط ۴۔غلط ۵۔صحیح

مشق ۴: ۱۔ آپ میری بات مانیں گے؟ ۲۔ آپ آج آئیں گے؟ ۳۔کیا آپ نے علی کو ہرا دیا؟ ۴۔آپ یہاں سے چلے جائیں۔

۵۔آپ کی کتاب یہاں رکھی ہے۔ ۶۔آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔ ۷۔آپ کے کپڑے سفید ہیں۔ ۸۔آپ کی قمیض پھٹی ہوئی ہے۔

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: کتاب میں تفصیل درج ہے۔طلبہ فعل، فاعل اور مفعول کے بارے میں تفصیلی پڑھ چکے ہیں اور جانتے ہیں لہٰذا انہیں یہ بتایا جائے گا کہ فعل لکھتے وقت فاعل کو دیکھنا لازمی ہے۔اگر فاعل واحد ہوگا تو فعل بھی واحد ہوگا اور اگر فاعل جمع ہوگا تو فعل بھی جمع ہوگا۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں مختلف جملے دیئے جا سکتے ہیں جن میں غلط "فعل" لکھا ہو طلبہ اسے صحیح کریں۔یعنی فاعل کو دیکھ کر فعل صحیح کریں۔

۱۔رہی ہے ۲۔رہے ہیں ۳۔گئے ہیں ۴۔لگایا ۵۔جاؤں گا

مشق ۶: بائیس: ۲۲ تریسٹھ: ۶۳ چونتیس: ۳۴ چوہتر: ۷۴ پینتالیس: ۴۵ اٹھاسی: ۸۸ چھپّن: ۵۶ چھیانوے: ۹۶

سبق نمبر ۱۵: تن درستی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ تندرستی کی اہمیت اور اس کے فوائد سے واقفیت حاصل کریں۔ ☆ صحت مند رہنے کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی بہتر بنائیں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

☆ نون غنہ والے الفاظ پہچان کر اسے جملوں میں استعمال کریں۔ ☆ جملوں میں "اگر" لگا کر شرطیہ جملے بنائیں۔

طریقہ تدریس: <u>**تمہیدی گفتگو:**</u>

معلّمہ سب سے پہلے جماعت میں آ کر یہ شعر پڑھیں گی۔

بقول غالبؔ تنگدستی اگر نہ ہو غالبؔ تندرستی ہزار نعمت ہے

معلّمہ اس شعر کو تختہ تحریر پر لکھیں گی اور طلبہ سے اس شعر کے حوالے سے رائے لیں گی۔تمام طلبہ اپنی اپنی رائے کا اظہار کریں گے اور ایک کل جماعتی گفتگو میں تندرستی کی اہمیت پر اپنے اپنے نکات واضح کریں گے۔اس ضمن میں معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔دس سے پندرہ منٹ کے بعد موضوع کی طرف لاتے ہوئے معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ تندرستی قدرت کا ایک انمول عطیہ اور نعمت ہے۔کیونکہ جان ہے تو جہان ہے صحت نہیں ہے تو تمام راحتیں اور خوشیاں بے کار ہیں۔تندرستی میں تو تنگدستی بھی اچھی لگتی ہے۔ایک بیمار آدمی کو زندگی کے کسی گوشے میں خوشی اور راحت نہیں ملتی۔خوشی کا تعلق دل اور صحت سے ہے۔دولت تو آنی جانی شے ہے اس دنیا میں وہی کامیاب اور خوش نصیب ہے جس کے پاس صحت اور عزت ہے۔ایک بیمار انسان کا دل ہمیشہ پریشان رہتا ہے اور وہ بیزار رہتا ہے۔پس صحت ہی میں انسانی زندگی کی آسودگی اور راحت پوشیدہ ہے آج جو نظم ہم پڑھیں گے اس میں تندرستی کی اہمیت حفیظ جالندھری نے بتائی ہے اور ساتھ ہی تندرست رہنے کے طریقے بھی بیان کیے ہیں ایسے کام کرنے کی تلقین کی ہے جس سے ہم ایک صحت مند زندگی گزار سکتے ہیں۔

<u>**پڑھائی:**</u> طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک بند پڑھنے کے لیے دیا جائے گا۔

طلبہ اس بند کو پڑھیں گے اور آپس میں تبادلہ خیال کریں گے اور اس بند کا مطلب جاننے کی کوشش کریں گے۔ایک پرچے پر اس بند کا مطلب تحریر کریں گے۔

☆دس منٹ بعد معلّمہ ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے اپنے اپنے بند کا مطلب بتانے کے لیے کہیں گی۔

☆ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے بند کا مطلب بتائے گا۔معلّمہ کی رہنمائی شامل رہے گی۔جہاں ضرورت محسوس ہوگی وہاں معلّمہ اپنے نکات کا اضافہ کریں گی۔اس طرح پوری نظم طلبہ خود پڑھیں گے اور نظم کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ☆اگر گروپ میں پڑھوانے میں مشکل پیش آئے تو معلّمہ چند بچوں سے نظم پڑھوا کر ساتھ ہی اسے سمجھاتی جائیں گی۔

لکھائی: درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆کتاب میں دی گئی سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔کھاتے وقت ہمیں کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟ ۲۔ہمیں اپنے کمرے کو کیسا رکھنا چاہیے؟ ۳۔اچھے لڑکے کون سے ہوتے ہیں؟

۴۔سست لڑکوں اور چست لڑکوں میں کیا فرق ہوتا ہے؟ ☆چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران اور بند کا مطلب بتانے کے دوران ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

☆نون غنّہ والے الفاظ کے جملے بنانے کے دوران ☆شرطیہ جملے بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆صحت و تندرستی کی اہمیت سے آگاہ ہونا ☆صحت مند رہنے کے اصول اور فوائد جاننا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆نون غنّہ والے الفاظ کے جملے اور شرطیہ جملے بنانا

کلیدِ جانچ

مشق ۱: شاعر کہتے ہیں کہ وہی لڑکے اچھے ہوتے ہیں جو صبح سویرے اٹھ کر ورزش کرتے ہیں اس سے ان کی صحت اچھی رہتی ہے اور وہ پورا دن چاق و چوبند رہتے ہیں ہر کام اچھے طریقے سے انجام دیتے ہیں۔صبح اٹھنے سے تازہ ہوا ملتی ہے اور ورزش سے ان کے اعضاء مضبوط ہوتے ہیں اور وہ بیمار بھی نہیں ہوتے۔

مشق ۲: شاعر اس بات پر زور دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ پڑھائی سے فراغت کے بعد کھیل کو بھی وقت دو کیونکہ کھیل ایک اہم ورزش ہے اور جسم کو چست بناتا ہے دوڑنے بھاگنے سے ہمارا جسم مضبوط ہوتا ہے اور سستی بھی دور بھاگتی ہے۔کھیل ہمارے ذہن کو تر و تازہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں ہم اپنے آپ کو ہلکا پھلکا اور توانا محسوس کرتے ہیں کھیل سے ہماری صحت بھی اچھی رہتی ہے اور اگر ہماری صحت اچھی رہے گی تو ہم ہر کام خوش اسلوبی سے انجام دیں گے۔

مشق ۳: غذا: ہمیں متوازن غذا کھانی چاہیے تو ہی ہم صحت مند رہ سکتے ہیں۔ طاقت: دودھ اور پھل کھانے پینے سے طاقت ملتی ہے۔

صاف: گھر کی ہر چیز صاف ہو تو بیماریاں نہیں پھیلتی۔ تندرست: صبح اٹھ کر ورزش کرنے سے ہم تندرست اور توانا رہتے ہیں۔

سست: سست آدمی ایک ناکام زندگی گزارتا ہے۔

مشق ۴: تمہیدی گفتگو + سرگرمی: نون غنّہ والے الفاظ کو سمجھانے کی تفصیل کتاب میں درج ہے۔معلّمہ سب سے پہلے چند مثالیں تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے فرق واضح کروائیں۔جماعت کے تمام بچوں کو ایک ایک پرچی دی جائے جس میں ایک لفظ درج ہو۔کچھ بچوں کو نون غنہ والے الفاظ دیئے جائیں اور چند بچوں کو صرف نون والے الفاظ۔اس کے بعد طلبہ سے کہا جائے کہ اس میں نون غنّہ والے الفاظ جن بچوں کے پاس آئے ہیں وہ ایک طرف ہو جائیں اور باقی ایک طرف۔اس طرح بچوں کو معلوم ہو جائے گا کہ نون غنّہ والے الفاظ کون سے ہوتے ہیں۔

بانٹ: میں نے ٹافیاں اپنی دوستوں میں بانٹ دیں۔ ہونٹ: اس نے احمد کو مارا تو اس کے ہونٹ سے خون بہہ نکلا۔

بھینس: بھینس کے دودھ سے بھی کھیر مجھے پسند ہے۔ بوند: بارش کی ایک بوند پڑتے ہی خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سونف: سونف کھانے سے حافظہ تیز ہوتا ہے۔

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: معلّمہ سب سے پہلے بچوں سے ایک جملہ کہیں کہ ''اگر میڈم مان جائیں تو ہم پکنک پر جائیں گے''۔ اس جملے کی روشنی میں طلبہ کو سمجھایا جائے کہ ہم پکنک پر اس وقت جاسکتے ہیں جب میڈم اجازت دیں یعنی میڈم کا اجازت دینا شرط ہے جب ہی ہم یہ کام کر سکتے ہیں بس کسی بھی جملے میں کام کے لیے کوئی شرط مقرر کی جائے تو اسے شرطیہ جملہ کہتے ہیں اور اس میں شروع میں اگر کا استعمال ہوتا ہے☆ سرگرمی: جماعت میں ہر بچے سے ایک ایک شرطیہ جملہ بنوایا جائے۔

☆ نیچے دیئے گئے جملوں کو ''اگر'' لگا کر شرطیہ جملوں میں تبدیل کیجیے:

۱۔ اگر میری آنکھ کھل گئی تو میں وقت پر پہنچ جاؤں گا۔ ۲۔ اگر بارش ہوتی تو گرمی کم ہو جاتی۔ ۳۔ اگر میں ملتان گیا تو آپ کیلئے سوہن حلوہ لاؤں گا۔

۴۔ اگر تم محنت کرتے تو ضرور کامیاب ہو جاتے۔ ۵۔ اگر میں پاس ہو گیا تو سب کو مٹھائی کھلاؤں گا۔

سبق نمبر ۱۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین خصوصاً حضرت علیؓ کے بارے میں جان سکیں۔ ☆ حضرت علیؓ کی زندگی کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆ حضرت علیؓ کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے ان پر خود بھی عمل کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات تحریر کریں۔ ☆ الفاظ کے متضاد کی نشاندہی کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً حکمران کون ہوتا ہے؟ ایک اچھے حکمران کی کیا کیا نشانیاں ہوتی ہیں؟ (طلبہ کو ساتھ ہی بتایا جائے گا کہ ایک اچھا حکمران وہ ہوتا ہے جو اپنی رعایا کا خیال رکھے اور معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرے اور اس کے دورِ حکومت میں لوگ خوش و خرم زندگی گزاریں) طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ خلیفہ کون ہوتا ہے؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے بتایا جائے گا کہ پرانے زمانے میں حکمران کی جگہ خلیفہ ہوتے تھے۔ خلیفہ وہ حاکم ہوتا ہے جو اپنی عوام کی دیکھ ریکھ رکھے، اس کا خیال رکھے۔ اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھائے اور غلط راستے پر کسی کو نہ چلنے دے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے استاد کی غیر حاضری میں مانیٹر جماعت کا خیال رکھتا ہے بالکل اسی طرح ہمارے پیارے نبیؐ کے وصال کے بعد جن صحابہ کرام نے مسلمانوں کی باگ ڈور سنبھالی اور آپؐ کے بتائے ہوئے تمام طریقوں اور اصولوں کے مطابق عمل کیا اور لوگوں کو بھی ان اصولوں کا پابند رکھا انہیں خلفائے راشدین کہا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین ہیں اور آپؐ کے وصال کے بعد ان خلفائے راشدین نے آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں اور اصولوں پر معاشرے کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے نہ صرف معاشرے میں مساوات قائم کی بلکہ اپنی رعایا کی بھی خدمت کی۔ آج ہم جس خلیفہ کے بارے میں پڑھیں گے وہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں حضرت علیؓ ہیں۔ آج ہم ان کے دورِ خلافت کے بارے میں جانیں گے کہ انہوں نے کیسا نظام قائم کیا۔

<u>سرگرمی:</u>

چار مختلف چارٹ پیپرز پر خلفائے راشدین کے بارے میں مختصراً ایک ایک پیرا گراف لکھا جائے گا اور جماعت کے چاروں کونوں پر چسپاں کیا جائے گا۔

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ سے کہا جائے گا کہ وہ باری باری تمام چارٹ پیپرز پر لکھی گئی معلومات پڑھیں اور اہم نکات ذہن نشین کریں۔

☆ ہر گروپ کو بتایا جائے گا کہ انہیں ۳ منٹ دیئے جائیں گے۔ معلّمہ تالی بجا کر گروپ کو مطلع کریں گی۔

☆ جب تمام گروپ مطالعہ کر چکیں گے تو آخر میں انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لی جائے گی اور چند سوالات کیے جائیں گے۔ مثلاً ۱۔ سب سے پہلے خلیفہ کون تھے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب کیا ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ کون سے خلیفہ ہیں؟ حضرت عثمان غنیؓ کو غنی کیوں کہا جاتا ہے؟ حضرت علیؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟ طلبہ ان سوالات کے جوابات دیں گے اور اس کے بعد سبق کی پڑھائی کروائی جائے گی۔

<u>پڑھائی:</u>

طلبہ سبق کی انفرادی پڑھائی کریں گے یعنی طلبہ الگ الگ سبق کی پڑھائی کریں گے۔ جہاں بچوں کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلّمہ رہنمائی کریں گی۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے گی اور معلّمہ سبق کے اہم نکات سامنے لائیں گی اور اس طرح سبق اچھی طرح سمجھ آ جائے گا۔

<u>لکھائی:</u> درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ حضرت علیؓ کی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے بتائیے کہ آج ہمارے حکمران اگر ایسے ہوں تو ہمارے ملک کی صورتحال کیا ہوگی؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ حضرت علیؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟ ۲۔ حضرت علیؓ کی کس خوبی سے آپ کو سب سے زیادہ متاثر ہوئے؟

۳۔ حضرت علیؓ رسول اکرمؐ کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟ ۴۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت کو واقعہ بتائیے؟

☆ اس کے علاوہ کاپی میں لکھے گئے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر۔ رنگین مارکر۔ خلفائے راشدین کے متعلق معلومات

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات تحریر کرنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران ☆ الفاظ کے متضاد کی نشاندہی کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین خصوصاً حضرت علیؓ کے بارے میں جاننا۔ ☆ ایک اچھے حکمران کی خصوصیات سے آشنا ہونا اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو سمجھنا۔

☆ حضرت علیؓ کی شخصیت کے اہم پہلوؤں سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے ان کو اپنانے کی کوشش کرنا ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا

☆ سوالات کے جوابات تحریر کرنا ☆ الفاظ کے متضاد کی نشاندہی کرنا

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ا۔ حضرت علیؓ آپؐ کے ساتھی ہونے کے ساتھ ساتھ چچا زاد بھائی بھی تھے۔ ۲۔ صحابی کے معنی آپؐ کے دوست اور ساتھی کے ہیں

۳۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت علیؓ تھے۔

۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہت زیادہ بہادر تھے۔ تمام جنگوں میں نبی کریمؐ کے ساتھ ساتھ رہے۔ ایک دفعہ جنگ کے دوران دشمن کی تلوار سے آپؓ کی ڈھال ہاتھ سے گر گئی تو آپؓ نے بہت بھاری اور مضبوط لوہے کا وزنی دروازہ (قلعہ خیبر کا دروازہ) اکھاڑ کر اپنی ڈھال بنالیا۔ آپ کی بہادری کی وجہ سے آپؓ کا لقب حیدر یعنی ''شیر'' تھا۔

۵۔ آپؐ فرماتے تھے ''جو شخص میرے علی سے محبت کرے گا میں اس سے محبت کروں گا''

۶۔ ا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ۲۔ حضرت عمر فاروقؓ ۳۔ حضرت عثمان غنیؓ ۴۔ حضرت علیؓ

۷۔ آپؓ نے بہت سادہ زندگی گزاری۔ ہر وقت عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ اکثر دن بھر روزے رکھتے اور رات میں نمازیں پڑھتے۔

۸۔ ا۔ حضرت حسنؓ ۲۔ حضرت حسینؓ

مشق ۲: خَلِیفَہ ۔ صَحَابِی ۔ اِنْسَان ۔ اِسْلَام ۔ بُتوں ۔ گُنَاہ ۔ اَگَر

قُبُول ۔ شَہِید ۔ حُکْم ۔ عِبَادَت ۔ لَقَب ۔ بَچّوں ۔ سَچّے

مشق ۳: ا۔ محبت ۲۔ ایمان ۳۔ ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری ۴۔ جھوٹ بولنے۔ بتوں کی پوجا کرتے

۵۔ بہادری ۶۔ چوتھے ۷۔ فیصلہ ۷۔ روزے۔ ۸۔ نمازیں

مشق ۴:

پوجا: ہندو مذہب میں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے ملازمہ: میں اپنی ملازمہ کا بہت خیال رکھتی ہوں۔ فیصلہ: میری امی جب ایک فیصلہ کر لیتی ہیں تو اس پر قائم رہتی ہیں۔

بہادری: پاکستانی فوج نے جنگ میں بہادری کا مظاہرہ کیا اور دشمنوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ قریبی: احمد میرا قریبی دوست ہے یا میں قریبی پارک میں روز کھیلنے جاتا ہوں۔

مشق ۵: ☆ تصاویر کے ذریعے طلبہ کو موضوع کی طرف لایا جا سکتا ہے مثلاً لمبا۔ چھوٹا، کالا۔ گورا، موٹا۔ پتلا اسی طرح طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتایا جائے گا کہ یہ الفاظ ضد ہوتے ہیں ☆ سرگرمی: لوپ کورڈ کی سرگرمی کروائی جا سکتی ہیلوپ کارڈ بنانے کا طریقہ درج ہے۔

جلد: دیر بلند: پست چاند: سورج میٹھا: کڑوا طلوع: غروب انجام: آغاز خوش: دکھی ناکام: کامیاب رحمت: زحمت

سبق نمبر ۱۷: کاغذ کی کہانی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ کاغذ کی ایجاد کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔ ☆ کاغذ کی ضرورت، اہمیت اور اس کے استعمال سے واقف ہوں۔ ☆ الفاظ کی جمع بنائیں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ نامکمل جملوں کو مکمل کریں۔ ☆ حرف جار سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ تعلیمی اداروں، یونیورسٹی، کالج، دفاتر وغیرہ میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز کون سی ہے؟ اس کے بعد معلّمہ ایک پہیلی پوچھیں گی مثلاً وہ کیا چیز ہے جو بلندی سے پھینکی جائے تو نہیں ٹوٹتا لیکن اگر سمندر میں پھینکا جائے تو ٹوٹ جاتا ہے۔ طلبہ کو سوچنے کے لیے وقت دیا جائے گا۔ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس کو بوجھ لیں۔ اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے گا کہ کاغذ دنیا کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز ہے دنیا کا کوئی ایسا ادارہ نہیں جہاں کاغذ استعمال نہ ہوتا ہو۔ ہر جگہ اس کی ضرورت پڑتی ہے۔

طلبہ سے معلّمہ پوچھیں گی کہ بتائیں کاغذ سے کیا کیا چیزیں بنتی ہیں؟ کاغذ سے اخبار بنتا ہے، نوٹ بنتا ہے، کاپیاں اور کتابیں بنتی ہیں قرآن میں بھی کاغذ کا استعمال ہوتا ہے۔ معلّمہ طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں گی کہ یہ کاغذ آیا کہاں سے ہے آج ہم اپ کو بتائین گے کہ کاغذ کیسے حاصل ہوتا ہے۔ اس کو کتنے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جب وہ کاغذ کی شکل میں آتا ہے۔ یہ پہلے کس شکل میں ہوتا ہے۔ کب بنا؟ کہاں سے ایجاد ہوا؟ کہاں سے اس کی ابتداء ہوئی؟ یہ سب ہم آج پڑھیں گے۔

پڑھائی:

طلبہ سبق کی جوڑی میں پڑھائی کریں گے یعنی طلبہ کی جوڑیاں بنوائی جائیں گی اور ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے گا تو دوسرا سنے گا اور دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے گا تو پہلا سنے گا۔ اس طرح سبق کی پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس کے بعد کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لی جائے گی۔

☆ اگر مشکل ہو تو بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر دیا جائے گا۔ طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ کاغذ کی آپ بیتی لکھیں یعنی

''میں ایک کاغذ ہوں'' کے عنوان سے آپ بیتی لکھیں۔ معلّمہ طلبہ کی رہنمائی کریں گی اور انہیں بتائیں گی کہ طلبہ اپنے آپ کو کاغذ کی جگہ رکھ کر سوچیں گے مثلاً کاغذ کیسے بنتا ہے؟ کن مرحلوں سے گزرتا ہے؟ کہاں کہاں استعمال ہوتا ہے؟ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں وغیرہ۔ طلبہ کو سمجھایا جائے گا کہ اس میں ''میں'' کا صیغہ استعمال ہوگا جیسے میں ایک کاغذ ہون۔ مجھے مشینوں پر بنایا جاتا ہے۔ پہلے لکڑی لائی جاتی ہے پھر مشینوں میں ڈال کر مجھے بنایا جاتا ہے۔ لوگ مجھ پر لکھتے ہیں۔ کچھ لوگ مجھے بدتمیزی سے پھاڑ دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

☆ اس آپ بیتی کو جماعت میں سوفٹ بورڈ پر بھی لگایا جائے گا۔ پہلے طلبہ اسے پڑھ کر جماعت میں سنائیں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کے خیال میں اگر کاغذ نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ اپنی رائے کا اظہار کیجئے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔استاد نے بچوں کو کس کی کہانی سنائی؟ ۲۔چند چیزوں کے نام بتایئے جن میں تبدیلیاں کی گئیں اور وہ آج کی موجودہ شکل جیسی نہیں تھیں؟

۳۔کیا دنیا کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی چیز کاغذ ہے؟ ۴۔کاغذ کن چیزوں میں استعمال ہوتا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کمپیوٹر پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ کاغذ کی ایجاد کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔ ☆ کاغذ کی ضرورت، اہمیت اور اس کے استعمال سے واقف ہونا۔ ☆ الفاظ کی جمع بنانا۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا ☆ نامکمل جملوں کو مکمل کرنا ☆ حرف جار سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ابتدائی دور میں انسان جانوروں کی کھال پر لکھتا تھا۔ ۲۔جانوروں کی کھالوں کو چرمی کاغذ کہتے ہیں۔

۳۔عربوں نے ایک مشین ایجاد کی جس میں پھٹے پرانے کپڑے، چاول اور شہتوت کے جال کو ڈالا جاتا اور ان کے ذریعے کاغذ بنتے۔

۴۔کاغذ کی دوسری ایجاد ساتویں صدی عیسوی میں ہوئی جب عربوں نے مصر پر حکومت کی جن چیزوں پر اب تک لکھا جاتا تھا وہ سبزیوں کا ریشہ، کھاد اور موم تھا مگر عربوں کا طریقہ بالکل مختلف تھا جو انہوں نے چینیوں سے سیکھا تھا۔وہ پھٹے پرانے کپڑے، چاول اور شہتوت کے جال کو پانی میں ابالتے اور جب لئی بن جاتی تو ان کو گرم سلوں پر پھیلا دیا جاتا تھا جب یہ سوکھ جاتا تو دو دو ورقوں کو ملا دیا جاتا تا کہ دونوں جانب لکھا جاسکے۔ ۵۔اب کاغذ لکڑی سے بنایا جاتا ہے۔ ۶۔سب سے قدیم مصریوں نے کاغذ کی ایجاد کی وہ "پوپائرس" نامی ایک پودے کی ڈنڈیوں کو سکھاتے اور چارپائی بنانے کے لئے بنتے پھر اس کو سکھاتے اور پھر اس پر لکھنے کا کام شروع کرتے۔

مشق ۲: ۱۔گنے ۲۔جانوروں ۳۔فرانس ۴۔۱۹۴۰ ۵۔ساتویں ۶۔پوپائرس

مشق ۳: ۱۔میں اسکول نہیں جاسکا کیونکہ میری طبیعت خراب تھی۔ ۲۔جانوروں پر ظلم کروگے تو اللہ کی سخت پکڑ ہوگی۔

۳۔پھول توڑنا بری بات ہے۔ ۴۔استاد کا احترام کرو کیونکہ وہ ہمیں اچھی اچھی باتیں سکھاتے ہیں۔

۵۔تمہاری جھوٹ بولنے کی عادت نے سب کے سامنے مجھے شرمندہ کردیا ہے۔ ۶۔چاند آسمان چمکتا ہے۔

۷۔ٹھنڈ کی وجہ سے کپکپی طاری ہو رہی ہے۔ ۸۔مجھے آسمان پر اڑنے کا بہت شوق ہے۔

مشق ۴: اعتبار بھوک تلاوت ٹوکیو ثاقب جیلی فش چقندر حلوہ

مشق ۵: تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو گروپ میں ایک ایسی چھوٹی سی عبارت دی جائے جو حروف کے بغیر ہوگی اور طلبہ سے پوچھا جائے کہ اس عبارت میں کیا کمی ہے؟ ۔طلبہ بتائیں گے کہ اس میں حروف نہیں لکھے ہیں۔معلّمہ کہیں گی کہ آپ اس عبارت کو غور سے پڑھ کر اس میں مناسب حروف کا استعمال کیجئے۔جب طلبہ اپنی مرضی سے ان میں حروف لگا چکے ہوں گے تو ایک گروپ کا کام دوسرے گروپ کو دیا جائے گا ۔صحیح جوابات معلّمہ بتائیں گی۔ہر گروپ دوسرے گروپ کا کام چیک کرے گا۔اس کے بعد ان حروف کو تختہ تحریر پر لکھ کر معلّمہ بتائیں گی کہ ان حروف کو حرف جار کہتے ہیں یہ وہ حروف ہوتے ہیں جو اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملاتے ہیں۔طلبہ سے چند جملے بنوائے جائیں اور تختہ تحریر پر لکھا جائے تا کہ مثالوں سے واضح ہو جائے۔

۱۔سے ۔تک ۲۔سے ۳۔اندر ۴۔میں ۵۔میں ۶۔پر

مشق ۶: تمہیدی گفتگو: طلبہ واحد جمع سے بخوبی واقف ہیں لیکن پھر بھی انہیں بتایا جائے گا کہ جو لفظ کسی ایک چیز یا شخص کو ظاہر کرے اسے واحد اور جو بہت سی چیزوں کے لیے بولا جائے اسے جمع کہتے ہیں۔چند مثالیں طلبہ سے پوچھی جائیں گی۔اس کے علاوہ انہیں بتایا جائے گا کہ واحد سے جمع بنانے کے بہت سے طریقے ہوتے ہیں۔ایک یا دو طریقے بتا دیئے جائیں اگر ممکن ہو۔

۱۔لمحات ۲۔اشعار ۳۔اخبار ۴۔افواج ۵۔افراد ۶۔اوقات

سبق نمبر ۱۸: مارخور (قومی جانور)

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ جنگلی جانوروں کی زندگی سے واقفیت حاصل کریں۔ ☆ قومی جانور مارخور کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ مارخور کی اہمیت سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ اسم جمع کے حوالے معلومات حاصل کریں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ اسم صفت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں اس کی نشاندہی کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جنگلی جانور کون سے ہوتے ہیں؟ طلبہ کے بتائے ہوئے ناموں کو معلّمہ تختہ سیاہ پر لکھیں گی۔ مثلاً لومڑی، بھیڑیا، گیدڑ، بن مانس، ریچھ، جنگلی بھینسا، چیتا، شیر، تیندوا، ہرن، بارہ سنگھا وغیرہ اس کے علاوہ جو طلبہ بتائیں معلّمہ ان جانوروں کے ناموں کو لکھتی جائیں گی۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ ان جنگلی جانوروں کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ وہ کیا کھاتے ہیں؟ کس طرح رہتے ہیں؟ لوگ ان سے خوفزدہ کیوں ہوتے ہیں؟ پاکستان میں کہاں کہاں جنگلات پائے جاتے ہیں؟ کن جگہوں پر جنگلی حیات موجود ہے؟ طلبہ سے جگہیں پوچھی جائیں گی اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے گا کہ مختلف جگہوں میں جنگلات ہیں مثلاً پنجاب میں جنگل ہے چھانگا مانگا۔ اسکے علاوہ کے۔ پی۔ کے اور شمالی علاقہ جات میں بھی جنگلات ہیں۔ زیادہ تر جنگلی جانور شمالی علاقہ جات مثلاً گلگت بلتستان میں پائی جاتی ہے۔ آج ہم اسی علاقوں میں رہنے والے ایک جنگلی جانور کے بارے میں پڑھیں گے جس کا نام ہے ''مارخور'' اور یہ جانور پاکستان کا قومی جانور ہے۔ یہ ایک قسم کا جنگلی بکرا ہے جو عام بکروں سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کی اہمیت یہی ہے کہ یہ قومی جانور ہے۔ (اگر ممکن ہو تو جنگلی جانوروں کی تصاویر بھی دکھائی جا سکتی ہیں،)

پڑھائی:

☆ سبق کے تقریباً پانچ پیراگراف ہیں۔ لہٰذا طلبہ کے پانچ پانچ کے گروپ بنوائے جائیں گے۔

☆ جب طلبہ پانچ پانچ کے گروپ بنالیں گے تو یہ ان کا ہوم گروپ کہلائے گا۔ گروپ کے ہر طالب علم کو نمبر دیے جائیں گے جیسے ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔ ☆ اس کے بعد گروپ کے ہر طالب علم کو ایک ایک الگ پیراگراف پڑھنے کے لیے دیا جائے گا۔ مثلاً تمام نمبر ۱ کو پہلا پیراگراف، نمبر ۲ کو دوسرا پیراگرف۔ نمبر ۳ کو تیسرا پیراگراف، نمبر ۴ کو چوتھا پیراگراف اور نمبر ۵ کو پانچواں۔ اسی طرح ہر گروپ کو کیا جائے گا۔

☆ جب تمام بچے اپنے اپنے دیے گئے پیراگراف پڑھ لیں گے تو نمبر ۱ جن بچوں کو دیا گیا تھا وہ سب ایک جگہ جمع ہوں گے اور چونکہ وہ ایک ہی پیراگراف پڑھ کے آئے ہیں لہٰذا وہ پیراگراف کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کریں گے۔ اسی طرح سارے گروپ اپنے اپنے نمبر کے مطابق گروپ میں بیٹھیں گے اور اپنے پڑھے گئے پیراگراف پر تبادلہ خیال کریں گے۔ یہ گروپ ایکسپرٹ گروپ کہلائے گا۔

پانچ منٹ بعد طلبہ اپنے ہوم گروپ میں واپس آئیں گے اور اپنے اپنے نکات گروپ کے دوسرے بچوں کو بتائیں گے۔ اس طرح تبادلہ خیال کے ذریعے یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔ (jig.saw reading) اس تمام کارروائی میں معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

آخر میں معلّمہ سبق کے متعلق طلبہ کی رائے لیں گی اور اہم نکات واضح کریں گی۔

سرگرمی:

طلبہ کو گروپ میں ہی ایک کام دیا جائے گا وہ ایک پیشکش تیار کریں گے۔ جس میں مارخور کی تصویر بنائیں گے اور اس کی اہم خصوصیات لکھیں گے۔ یہ کام وہ ایک چارٹ پیپر پر کریں گے۔ گروپ میں جس بچے کی ڈرائینگ اچھی ہوگی وہ تصویر بنائے گا۔ دو بچے کتاب کی اہم معلومات اکٹھے کریں گے۔ ایک بچہ ان معلومات کو لکھے گا۔ غرض ہر بچہ گروپ میں اپنے حصے کا کام کرے گا۔ اس پیشکش کو جماعت میں لگایا جائے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام: ☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ایسا بکرا جس کے سر پر ڈرل مشین کی طرح بل کھاتے سینگ ہوں وہ کیا کہلاتا ہے؟ ۲۔مارخور کیوں اہمیت کا حامل ہے؟

۳۔دنیا میں سب سے زیادہ مارخور کہاں پائے جاتے ہیں؟ ۴۔مارخور سب سے زیادہ کس کا شکار ہوتے ہیں؟

☆مارخور کو بچانے کے لیے اقدامات کیوں کرنے چاہییں؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ جنگلی جانوروں کی تصاویر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

☆اسم جمع کے استعمال کے دوران ☆جملوں میں سے اسم صفت الگ کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆قومی جانور مارخور کے بارے میں معلومات کا حصول۔ ☆جنگلی جانوروں کی زندگی سے واقفیت حاصل کرنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆مارخور کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرنا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔☆اسم جمع کو جملوں میں استعمال کرنا۔

☆اسم صفت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں اس کی نشاندہی کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔یہ ایک قسم کا جنگلی بکرا ہے جو عام بکروں سے بہت مختلف ہوتا ہے اس کے الگ ہونے کی وجہ اس کے عجیب طرح کے سینگ ہیں جن کی لمبائی ۴ فٹ تک ہوتی ہے۔

۲۔مارخور فارسی زبان کا لفظ ہے 'مار' کے معنی 'سانپ' اور 'خور' کے معنی 'کھانے والے' کے ہیں مطلب ''سانپ کھانے والا جانور''

۳۔یہ سیاہی مائل بھورے رنگ کا ہوتا ہے اس کی ٹانگوں کے نچلے حصے پر سفید اور سیاہ بال ہوتے ہیں۔ٹھوڑی، گردن، سینے اور نچلی ٹانگوں پر مادہ کے مقابلے میں زیادہ لمبے بال ہوتے ہیں۔مادہ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ٹھوڑی اور جسم کے بال چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جب کہ گردن پر بال نہیں ہوتے۔نر اور مادہ کے سینگ بل دار ہوتے ہیں جو سر کے قریب سے بالکل ملے ہوتے ہیں اور آگے بڑھتے ہوئے الگ الگ ہو کر پھیل جاتے ہیں۔

۴۔یہ خوبصورت جانور زیادہ تر پہاڑی علاقوں جیسے گلگت بلتستان، چترال، کالاش، ہنزہ وغیرہ جیسی حسین وادیوں میں پائے جاتے ہیں۔

۵۔عام بکروں کے مقابلے میں یہ اونچے، لمبے اور وزنی ہوتے ہیں۔

۶۔۱۔روز بروز بڑھنے والے شکار نے ان کی تعداد کو محدود کر دیا ہے۔ ۲۔یہ برفانی چیتوں، بھیڑیوں اور کالے ریچھوں کا بھی شکار بنتے رہتے ہیں۔ان وجوہات کی بناء پر ان کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

۷۔گرمیوں میں یہ چرنے والے جانور بن جاتے ہیں جب کہ سردیوں میں انہیں خوراک کے لیے ادھر ادھر بھٹکنا پڑتا ہے۔ان کی خوراک گھاس پھونس، پیڑ پودوں پر مشتمل ہے۔یہ اپنے پچھلے پیروں پر کھڑے ہو کر بہت آرام سے درختوں کے پتے اور ان کی ڈنڈیوں کو کھاتے ہیں۔یہ زیادہ تر جھنڈ میں رہنا پسند کرتے ہیں۔

مشق ۲: ۱۔فارسی ۲۔سانپ۔کھانے والے ۳۔پہاڑی ۴۔۲ ہزار سے ۳ ہزار کے قریب ۵۔۴ ۶۔پانچ ۷۔مختلف ادویات اور دیگر اشیاء ۸۔خوراک

مشق ۳: ☆سبق کو غور سے پڑھیے اور کالم ملایئے:

مشق ۴:

تمہیدی گفتگو: معلّمہ دو تین جملے تختہ تحریر پر لکھیں گی اور طلبہ سے کہیں گی کہ ان جملوں کو پڑھ کر جواب بتایئے اور ایک لفظ میں اس کا جواب دیجیے:

۱۔ لوگوں کی بھیڑ کو کیا کہتے ہیں (مجمع)؟ ۲۔ بہت سارے پرندوں کو کیا کہیں گے؟ (غول) ۳۔بہت سارے سپاہیوں کو کیا کہیں گے؟ (دستہ)

اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ بظاہر تو یہ ایک لفظ واحد ہے لیکن ہر لفظ بہت سی چیزوں کا مجموعہ ہے مثلاً جماعت طالب علموں کا مجموعہ ہے۔ایسا لفظ ''اسم جمع'' کہلاتا ہے۔اسی

طرح اور بہت سے الفاظ ہوتے ہیں۔

سرگرمی: گروپ میں دو دو ''اسم جمع'' سوچ کر بتائیے: یا ہر بچے سے انفرادی طور پر طلبہ سے اسم جمع کی مثال پوچھی جائے۔

☆ اسی طرح باقی پانچ اسمِ جمع کے جملے بنایئے:

جھنڈ: شمالی علاقہ جات کے جنگلات میں تا حد نگاہ تک جھنڈ کے جھنڈ دکھائی دیتے ہیں۔ مجمع: ایک جلسہ میں مجمع کی وجہ سے مجھے میرا دوست نظر نہیں آیا۔

ٹولی: جب مجھے چوٹ لگی تو ایک ٹولی نے میری مدد کی۔ غول: آسمان پر ایک غول اڑتا ہوا بڑا خوبصورت لگ رہا تھا۔ ریوڑ: چرواہا اپنا ریوڑ لے کر جا رہا ہے۔

مشق ۵:

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے اپنے بستے میں سے کوئی بھی ایک چیز نکالنے کے لیے کہا جائے گا۔ اور طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ اس چیز کے بارے میں ایک یا دو جملوں میں بتائیں۔ ہر بچہ اپنی چیز کے بارے میں بتائے گا۔ اس کے بعد معلّمہ اپنے پاس رکھی کسی چیز کے بارے میں بچوں سے پوچھیں گی۔ بچے اپنی رائے کا اظہار کریں گے مثلاً یہ اچھی ہے۔ لال رنگ کی ہے۔ خوبصورت ہے۔ وغیرہ وغیرہ طلبہ کے بتائے جملوں کو تختہ سیاہ پر لکھا جائے گا۔ آخر میں معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ کون سا لفظ ایسا ہے جو اس چیز کو بیان کر رہا ہے یا اس کی خصوصیت بتا رہا ہے۔ طلبہ ان الفاظ کے بارے میں بتائیں گے اور معلّمہ ان الفاظ کے گرد دائرہ بنائیں گی اور آخر میں طلبہ کو بتائیں گی کہ یہ الفاظ صفت کہلاتے ہیں۔ جن الفاظ سے یہ ظاہر ہو کہ یہ چیز کیسی ہے یا کسی چیز کی خصوصیت کے بارے میں معلوم ہو وہ الفاظ صفت کہلاتے ہیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو بتایا جائے گا کہ جب کسی اسم کی ذاتی خصوصیت، اس کی تعداد، اس کا کسی سے تعلق اور اس کی مقدار لکھی ہو تو وہ صفت ہے۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کر کے ایک چھوٹی سی عبارت یا پیراگراف دیا جا سکتا ہے جس میں خالی جگہ میں صفت لکھنے کے لیے کہا گیا ہو۔

☆ درج ذیل جملوں میں سے اسم صفت الگ کریں۔

۱۔ تیز ۲۔ لمبی ۳۔ تھوڑی ۴۔ کڑوے ۵۔ میٹھے ۶۔ ملائم

نوٹ: عبارت یا پیراگراف اس طرح کا ہو سکتا ہے: (اس میں بچے صفت کا استعمال کریں گے) معلّمہ کوئی اور پیراگراف بھی بنا سکتی ہیں۔

علی کا ایک ــــــــــــ دکان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں بہت ــــــــــــ کھلونے موجود ہیں۔ اسے اپنی ــــــــــــ بہن کے لیے ایک ــــــــــــ تحفہ خریدنا تھا۔ کیونکہ آج اس کی سالگرہ تھی۔ اس نے ــــــــــــ کھلونا پسند کیا تو دکاندار سے اس کی قیمت پوچھی۔ قیمت سن کر وہ بڑا حیران ہوا کیونکہ قیمت ــــــــــــ تھی اور کے پاس پیسے ــــــــــــ تھے۔ اس نے دوسرے کھلونوں پر نظر ڈالی۔ آخر کار ایک ــــــــــــ گڑیا اس کو پسند آئی اور اس نے قیمت ادا کر کے اس گڑیا کو لے لیا اور خوش خوش گھر میں داخل ہوا۔

سبق نمبر ۱۹: نشانِ حیدر

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان کے سب سے بڑے فوجی اعزاز نشان حیدر سے واقف ہوں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ نشان حیدر پانے والے فوجیوں کے بارے میں جان سکیں اور انہیں خراج تحسین پیش کریں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ قواعد میں فعل کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملے میں اس کا استعمال کریں۔

☆ ''کے'' اور ''کہ'' کا فرق واضح کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ چھ ستمبر کو کون سا دن منایا جاتا ہے؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی اس کے بعد انہیں بتایا جائے گا کہ اس دن ہم یوم دفاع پاکستان مناتے ہیں۔ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ ہم یہ دن کیوں مناتے ہیں؟ کس دن کو یاد کرتے ہیں؟ اور یہ دن منانے کا مقصد کیا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔ اس کے بعد معلّمہ اس دن کے حوالے سے چند اہم نکات طلبہ کو بتائیں گی کہ ۶ ستمبر کے دن ہم اپنے فوجیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ دن ہم اس بات کی یاد میں مناتے ہیں کہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ کو دشمن ملک بھارت نے ہمارے ملک پر حملہ کیا تھا اور جنگ شروع ہوئی تھی لیکن ہمارے بہادر فوجیوں نے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کو مار بھگایا۔ اس دن کا مقصد دشمن کو اچھی طرح اس بات کی یقین دہانی کروانی ہے کہ وہ ہمارے ملک پر بری نظر نہ ڈالے کیونکہ ہم ہر طرح سے تیار ہیں اور جو ہمارے ملک کی طرف بڑھے گا ہم مل کر مقابلہ کریں گے اور اس کو تباہ و

برباد کر دیں گے۔اس دن ہر اس فوجی کو یاد کیا جاتا ہے جس نے ملک کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ پاکستان میں تین طرح کی افواج ہیں۔ برّی (پاکستان آرمی) ،فضائیہ (پاکستان ایئر فورس) اور بحری (پاکستان نیوی)۔

ساتھ ہی طلبہ کو بتایا جائے گا کہ جس طرح جب ہم کوئی اچھا کام کرتے ہیں یا اسکول میں سب سے زیادہ نمبر لیتے ہیں تو ہمیں انعام ملتا ہے اسی طرح جب بھی کوئی فوجی کوئی بہادری کا کام کرتا ہے یا ایسا کام کرتا ہے جو پاکستان کی سربلندی کے لیے ہو یا پاکستان کے بچاؤ کے لیے ہو تو اسے بھی مختلف اعزازات سے نوازا جاتا ہے مثلاً تمغہ جرات، ستارہ جرات، ستارہ امتیاز وغیرہ لیکن ایک اعزاز ایسا ہے جو سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے اور یہ اسے دیا جاتا ہے جو اپنے ملک کی سلامتی کے لیے بڑے خطرات کا نہایت بہادری سے مقابلہ کرتا ہے اور اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے اپنے ملک پر قربان ہو جاتا ہے یہ فوجی اعزاز یا میڈل ''نشان حیدر'' ہے اور آج ہم اسی میڈل کے بارے میں پڑھیں گے۔

__پڑھائی:__ طلبہ سے سبق کی انفرادی طور پر پڑھائی کروائی جائے۔ مختصر سبق ہے طلبہ کو خود پڑھنے کے لیے کہا جائے گا معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ ☆۱۵ منٹ دیئے جائیں گے۔ اگر طلبہ کو مشکل پیش آئی تو معلّمہ رہنمائی کریں گی۔ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی۔ محمد محمود عالم کے کارنامے کا ذکر کیا جائے گا۔ ان کو ملنے والے فوجی اعزاز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ چند اہم نکات بھی طلبہ کو بتائے جائیں گے۔

__سرگرمی:__ نشان حیدر پانے والے پاک فوج کے ان بہادر نوجوانوں کے بارے میں الگ الگ کمپیوٹر پیپر یا چارٹ پیپر پر لکھا جائے گا اور ان کی تصویر بھی لگائی جائے گی۔ پھر ان کمپیوٹر پیپر یا چارٹ پیپر کو الگ الگ جماعت میں مختلف جگہوں پر چسپاں کیا جائے گا اور طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ باری باری ایک ایک چارٹ پیپر کے قریب جائے گا اور اس پر لکھی ہوئی معلومات پڑھے گا۔ اس طرح ہر گروپ ہر فوجی کے بارے میں معلومات پڑھے گا۔ ہر گروپ کو تین منٹ دیئے جائیں گے۔ وہ تین منٹ ایک جگہ رکیں گے وقت بتانے کے لئے معلّمہ تالی بجائیں گی اور جیسے ہی تالی بجے گی گروپ اپنی جگہ بدل کر دوسرے چارٹ پیپر کی طرف جائے گا۔ اب تک گیارہ لوگوں کو نشان حیدر مل چکا ہے لہٰذا گیارہ چارٹ پیپر لگائے جائیں گے۔ جماعت کو گیارہ گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ (چارٹ پیپر یا کمپیوٹر پیپر پر معلومات اتنی ہوں جو ۳ منٹ میں پڑھی جا سکیں)

نشان حیدر پانے والے فوجیوں کی معلومات کسی راہداری میں بھی لگائی جا سکتی ہیں اور ایک گیلری وال (gallery walk) بھی کروائی جا سکتی ہے۔

__لکھائی:__

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

__گھر کا کام:__

نشان حیدر پانے والے شہداء میں سے کسی ایک فوجی کے بارے میں مختصراً لکھئے اور تصویر بھی لگایئے: تفصیل انٹرنیٹ سے بھی لی جا سکتی ہے

__نظر ثانی (اعادہ):__

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔نشان حیدر کے علاوہ پاکستان کے اور کون سے فوجی اعزازات ہیں؟ ۲۔ پاکستان کی تینوں افواج کے نام لکھیے؟

۳۔سب سے زیادہ کس جنگ کے فوجیوں کو نشان حیدر دیا گیا؟ ۴۔حضرت علیؓ کا لقب کیا ہے؟

__تدریسی معاونات/ وسائل:__ درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ نشان حیدر پانے والے فوجیوں کی معلومات۔ تصاویر۔ چارٹ پیپر

__جانچ:__ دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆جملوں میں فعل کے استعمال کے دوران

☆ جملے میں ''کہ'' اور ''کے'' کے استعمال کے دوران

__ہم نے سیکھا:__

☆پاکستان کے سب سے بڑے فوجی اعزاز نشان حیدر سے واقفیت حاصل کرنا۔ ☆نشان حیدر پانے والے فوجیوں کے بارے میں جاننا اور انہیں خراج تحسین پیش کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆قواعد میں فعل کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملے میں اس کا استعمال کرنا۔

☆''کے'' اور ''کہ'' کا فرق واضح کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ا: ا۔نشانِ حیدر کی ابتدا ۱۶ مارچ ۱۹۵۷ کو ہوئی۔ ۲۔اس تمغے کا نام حضرت علیؓ کے لقب ''حیدر'' پر رکھا گیا۔حیدر عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''شیر'' کے ہیں۔
۳۔یہ تمغے پاکستان منٹ (سکہ بنانے کی سرکاری جگہ) میں وزارت دفاع کے حکم پر تیار کیے جاتے ہیں۔اس کی تیاری میں تین طرح کی دھاتیں پیتل، جست اور ٹن استعمال ہوتی ہیں۔اس کی تیاری کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ دورانِ جنگ دشمنوں سے قبضے میں لیے گئے سازوسامان سے حاصل ہونے والی دھات کے ٹکڑوں سے اس کو بنایا جاتا ہے۔یہ اعزاز ایک ہرے رنگ کے ربن (جو مذہب اسلام کی نشاندہی کرتا ہے) اور ایک ستارے پر مشتمل ہے۔۔جہاں سے یہ ستارہ اس ربن سے منسلک ہے وہاں ''نشانِ حیدر'' کے الفاظ درج ہیں۔ ۴۔پاک سرزمین کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے کیپٹن راجہ محمد سرور شہید نے ۲۷ جولائی ۱۹۴۸ کو کشمیر کے اڑی سیکٹر میں دشمن کی اہم پوزیشن پر حملہ کیا۔دشمن کی فائرنگ کی پروا نہ کرتے ہوئے مادرِ وطن کا یہ جری سپاہی دشمن کے سامنے ڈٹ گیا اور دشمن کو قدم اکھاڑنے پر مجبور کر دیا اور خود جامِ شہادت نوش فرمائی۔جس کے نتیجے میں پاکستانی حکومت نے انہیں پہلا نشانِ حیدر اعزاز دیا۔ ۵۔قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک یہ سب سے بڑا فوجی اعزاز صرف دس شہداء کو دیا گیا ہے جو بھارت کے کلاف جنگوں میں شہید ہوئے۔ ۶۔۱۹۷۱ میں پانچ شہداء کو نشانِ حیدر سے نوازا گیا۔
۷۔پاکستانی افواج میں تین فوجیں شامل ہیں برّی (پاکستان آرمی) فضائیہ (پاکستان ایئر فورس) اور بحری (پاکستان نیوی)۔

مشق ۲: ا۔بہادری۔دنیا ۲۔دس ۳۔تین ۴۔پاکستان منٹ ۵۔قربان

مشق ۳: شہید: اپنے وطن کے لیے شہید ہونا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ بہادری: میں ہر مشکل کا بہادری سے مقابلہ کرتی ہوں۔

نشانِ حیدر: پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر ہے۔

لقب: حضرت علیؓ کا لقب شیرِ خدا ہے۔

کارنامہ: میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی کوئی ایسا کارنامہ انجام دوں جس سے میرے ملک کا نام روشن ہو۔

اعلیٰ: میرے ابو اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔

جوش و خروش: اسکول میں ۱۴ اگست کی تقریب میں بچوں نے بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔

مشق ۴: تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلّمہ چند بچوں کو بلائیں گی۔ایک بچے سے کتاب میں سے کچھ پڑھوائیں گی۔ایک بچے سے کچھ لکھوائیں گی۔ایک بچے سے کچھ منگوائیں گی۔ایک بچے سے کاپیاں جمع کروائیں گی۔ایک بچے سے کہیں گی کہ جب بچہ پڑھے تو وہ سنے۔

اس کے بعد طلبہ سے کہیں گی کہ یہ تمام بچے کیا کر رہے ہیں۔طلبہ نام لے کر بتائیں گے کہ فلاں یہ کر رہا ہے فلاں یہ کر رہا ہے۔معلّمہ طلبہ کے بتائے ہوئے جملوں کو تختہ تحریر پر لکھیں گی اور پھر طلبہ سے کہیں گی کہ یہ تمام بچے کوئی نہ کوئی کام کر رہے ہیں اور جملے میں کون سا لفظ یا کون سے الفاظ ظاہر کر رہے ہیں کہ کوئی کام ہو رہا ہے۔طلبہ بتائیں گے مثلاً احمد لکھ رہا ہے۔علی پڑھ رہا ہے۔معلّمہ ان الفاظ کو خط کشید کریں گی جو یہ ظاہر کریں گے کہ کوئی کام ہو رہا ہے۔معلّمہ بتائیں گی کہ ایسے الفاظ کو قوعد کی رو سے فعل کہتے ہیں۔کتاب مین اس کی تفصیل درج ہے۔معلّمہ بتائیں گی کہ فعل کیا ہوتا ہے؟

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور چند تصاویر طلبہ کو دی جائیں گی جس میں کوئی کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہو۔طلبہ اس تصویر کو دیکھ کر جملہ لکھیں گے اور اس جملے مین سے فعل کو خط کشید کریں گے۔ایک گروپ کا کام دوسرا گروپ چیک کرے گا۔

☆ درج ذیل جملوں میں فعل الگ کر کے لکھیے:

ا۔جائیں گے ۲۔رو رہا ہے۔ ۳۔بیچ دیا ۴۔اداس ہے ۵۔ہوں

مشق ۵: تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے دو جملوں کو تختہ تحریر پر لکھا جائے ایک جملے میں ''کہ'' کا استعمال کیا ہو۔ایک جملے میں ''کے'' کا استعمال ہو۔

اس کے بعد طلبہ سے جملوں کا فرق پوچھا جائے گا۔اس کے بعد بتایا جائے گا کہ حرف ''کہ'' جب استعمال ہوتا ہے جب ایک جملہ دوسرے جملے سے مل رہا ہو یعنی دو جملوں کو ملاتے وقت کہ کا استعمال کرتے ہیں جبکہ حرف ''کے'' جب آتا ہے جب کسی چیز سے تعلق ظاہر کیا گیا ہو۔

مثالیں کتاب میں موجود ہیں۔

☆ایسے چار جملے بنائیے جن میں ''کہ'' کا استعمال کیا گیا ہو اور ایسے چار جملے بنائیے جن میں ''کے'' کا استعمال کیا گیا ہو۔

''کہ''

۱۔میں چاہتا ہوں کہ میں بڑا ہو کر ڈاکٹر بنوں۔ ۲۔امی نے کہا ہے کہ بازار سے جلدی واپس آنا۔

۳۔استاد نے بچوں سے پوچھا کہ کام مکمل کر لیا یا نہیں؟ ۴۔اس کے پاس پیسے ہیں بھی کہ نہیں۔

''کے''

۱۔میرے ابو کے پاس ایک خوبصورت گھڑی ہے۔ ۲۔احمد کے دوست اچھے ہیں۔

۳۔میں کل اس کے گھر جاؤں گا۔ ۴۔میرے کمرے کے باہر بلی بیٹھی ہے۔

سبق نمبر۲۰: صبح کی آمد

مقاصد (ہم سیکھیں گے):اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆صبح کی آمد کے حسین منظر سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہوں۔ ☆صبح سویرے دیر تک سونے کے بجائے جلدی اٹھنے کی عادت اپنائیں۔

☆صبح جلدی اٹھ کر اللہ کا نام لیں اور دیگر کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔ ☆ملتی جلتی آواز والے الفاظ لکھیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ سب سے پہلے طلبہ سے انفرادی طور پر پوچھیں گی کہ دن میں کتنے اوقات ہوتے ہیں اور آپ کو کون سا وقت اچھا لگتا ہے؟ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے۔معلّمہ تختہ تحریر پر تین کالم بنائیں گی مثلاً صبح۔دوپہر۔شام۔ اس کے بعد طلبہ سے پوچھیں گی کہ ان تینوں اوقات میں ہم کیا کیا کام کرتے ہیں۔طلبہ کے بتائے ہوئے نکات کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا۔معلّمہ کی بھی مشاورت شامل رہے گی۔طلبہ مختلف کاموں کا ذکر کریں گے۔مثلاً صبح کے وقت ہم اسکول جاتے ہیں۔صبح اٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ناشتہ کرتے ہیں وغیرہ۔اس کے بعد دوپہر کو آرام کرتے ہیں۔کھانا کھاتے ہیں۔کچھ پڑھتے ہیں۔ٹی وی دیکھتے ہیں وغیرہ اس کے بعد شام کو ہم چائے پیتے ہیں۔کھیلنے جاتے ہیں۔اسکول کا کام کرتے ہیں وغیرہ ۔طلبہ کے نکات لکھنے کے بعد معلّمہ طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں گی کہ آج ہم صبح کے وقت کے حوالے سے ایک نظم پڑھیں گے اور صبح اٹھنے کے فوائد جانیں گے۔اس کے علاوہ صبح کے حسین منظر سے بھی لطف اندوز ہوں گے۔آج کی نظم ہے صبح کی آمد'' جس میں شاعر نے صبح کے وقت کی حسین منظر کشی کی ہے اور لوگوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ صبح جلدی اٹھنا چاہیے کیونکہ صبح کی تروتازہ ہوا سے ایک تو صحت اچھی رہتی ہے اور صبح کا سہانا موسم طبیعت پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ہمیں صبح سویرے اٹھنا چاہیے اور اپنے کام انجام دینے چاہییں۔صبح اٹھنا صحت کے لیے بھی اچھا ہوتا ہے۔ہم چاق و چوبند رہیں گے تو اپنا کام بھی اچھے طریقے سے انجام دیں گے۔

نظم کا مرکزی خیال:

شاعر نے صبح کے منظر کو بڑے کوبسورت انداز میں بیان کیا ہے اور لوگوں کو صبح اٹھنے کے فوائد سے اا گاہی دلاتے ہوئے یہ پیغام دیا ہے کہ صبح ہوتے ہی بجائے سونے کے اٹھ کر اپنے کام کرنے چاہییں اور صبھ کے سہانے منظر سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔

(نظم کے خلاصہ کے لیے مشق نمبر ا پر دیئے گئے سوالات کے جوابات ملاحظہ کیجئے)

پڑھائی:

طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک بند پڑھنے کے لیے دیا جائے گا۔جتنے بند ہوں اتنے ہی گروپ بنائے جائیں گے۔

طلبہ اس بند کو پڑھیں گے اور آپس میں تبادلہ خیال کریں گے اور اس بند کا مطلب جاننے کی کوشش کریں گے۔ایک پرچے پر اس بند کا مطلب تحریر کریں گے۔

☆دس منٹ بعد معلّمہ ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے اپنے اپنے بند کا مطلب بتانے کے لیے کہیں گی۔

☆ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے بند کا مطلب بتائے گا۔معلّمہ کی رہنمائی شامل رہے گی۔جہاں ضرورت محسوس ہو گی وہاں معلّمہ اپنے نکات کا اضافہ کریں گی۔اس طرح پوری نظم طلبہ خود پڑھیں گے اور نظم کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

(اگر گروپ میں پڑھوانے میں مشکل پیش آئے تو معلّمہ چند بچوں سے نظم پڑھوا کر ساتھ ہی اسے سمجھاتی جائیں گی)

لکھائی: درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں دی گئی سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔

☆ صبح جلدی اٹھنے کے فوائد لکھیے: تین نکات

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ مرغ کب اذان دیتا ہے؟ ۲۔ سہانا موسم اور ٹھنڈی ہوا دن کے کون سے حصے میں ہوتی ہے؟

۳۔ صبح ہوتے ہی آسمان سے کون سی چیزیں غائب ہو جاتی ہیں؟ ۴۔ صبح اٹھنا آپ کو کیسا لگتا ہے؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ بند کا مطلب بتانے کے دوران ☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆ ملتی جلتی آواز والے الفاظ لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ صبح کی آمد کے حسین منظر سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہونا۔ ☆ صبح سویرے دیر تک سونے کے بجائے جلدی اٹھنے کی عادت اپنانا۔

☆ صبح جلدی اٹھ کر اللہ کا نام لینا اور دیگر کاموں کو انجام دینا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ ملتی جلتی آواز والے الفاظ لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱: شاعر کہتے ہیں کہ صبح کے وقت مرغا اذان دے رہا ہے اور جانور بھی اٹھ کر اپنی آوازیں نکال رہی ہیں ساتھ ہی پرندوں نے چہچہانا شروع کر دیا ہے۔ صاف اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے جس سے ماحول بڑا خوشگوار لگ رہا ہے۔ درختوں پر چڑیاں چہچہاتی ہوئی ادھر سے ادھر اڑتی پھر رہی ہیں کسان اپنے کھیتوں کی طرف ہل چلانے چل پڑے ہیں اور جو قافلے رات کی وجہ سے ایک جگہ ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے اب اپنی منزل کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔ مچھیروں نے بھی اپنے جال کندھے پر ڈال لئے ہیں اور مچھلیاں پکڑنے جا رہے ہیں۔ ستارے جو رات میں آسمان پر خوب چمک رہے تھے اب ان کا کہیں نام و نشان نہیں ہے اور وہ چھپ گئے ہیں اب رات کی تاریکی ختم ہو چکی ہے اور دن کا اجالا چاروں طرف پھیل گیا ہے اب ہر چیز صاف دکھائی دے رہی ہے۔

۲: شاعر نے اس بند میں صبح کی نوید سناتے ہوئے لوگوں کو سو کر اٹھنے کی تلقین کر رہے ہیں اور اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ صبح کا وقت ہو چکا ہے لہٰذا جاگ جاؤ اور بستر پر کروٹیں لینا بند کرو کیونکہ یہ وقت خدا کو یاد کرنے کا ہے اپنی نیند کو دور بھگاؤ اٹھ جاؤ اور منہ ہاتھ دھو کر سب سے پہلے نماز پڑھو اور پھر اپنے کاموں میں لگ جاؤ کیونکہ اگر جو سوتا ہے اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

مشق ۲: ☆ مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب میں موجود نظم سے مدد لی جاسکتی ہے)

مشق ۳: ☆ درج ذیل الفاظ سے ملتے جلتے دو دو الفاظ لکھیے:

پھیلا۔ چل۔ دکھلا ڈیرے۔ اندھیرے۔ میرے کھولو۔ بولو۔ دھولو سواری۔ جاری۔ سدھاری گاتی۔ جاتی۔ مچاتی

مشق ۴: مشرق: سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ سہانا: برسات کا موسم سہانا ہوتا ہے۔

کیاری: کیاری میں لگے خوبصورت پھول اپنی شان دکھا رہے تھے۔ مچھیرے: مچھیرے بہت ساری مچھلیاں پکڑ کر لائے اور سب کو حیران کر دیا۔

ہل: کھیتوں میں ہل چلانا آسان کام نہیں ہے۔

سبق نمبر۲۱:   بلند ترین وادی شوگران

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ خیبر پختونخواہ میں واقع ایک حسین اور خوبصورت مقام کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بڑھائیں۔

☆ شوگران کی خوبصورتی سے واقف ہوں اور یہاں کے رہنے والوں کے بارے میں جانیں۔ ☆ جملوں کو درست کر کے لکھیں۔

☆ شوگران کے حسین مناظر سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہوں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ حرف جار ''میں'' اور ''پر'' کے استعمال سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆ علامت وقف ''واوین'' سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ میں ایک سوالنامہ تقسیم کریں گی۔ جس میں چند سوالات لکھے ہوں گے۔ طلبہ اس سوالنامے کو حل کریں گے۔ اس کام کے لیے طلبہ کو دس منٹ دیے جائیں گے۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔

<u>سوالات مندرجہ ذیل ہوں گے:</u> ۱۔ کیا آپ نے کبھی کراچی میں یا کراچی سے باہر سفر کیا ہے؟ ۲۔ کس جگہ گئے؟ ۳۔ کون سی جگہیں دیکھیں؟ ۴۔ سب سے اچھی جگہ کون سی لگی؟ ۵۔ سفر کیسا رہا؟ ۶۔ سفر کے حوالے سے کوئی دلچسپ بات؟ ۷۔ کہاں جانے کا شوق ہے؟ ۸۔ کراچی میں یا کراچی سے باہر کون سے ایسے مقامات ہیں جہاں جانے کا آپ کا دل چاہتا ہے؟ (سوالنامے کی جگہ معلّمہ زبانی بھی پوچھ سکتی ہیں)

جب طلبہ یہ سوالنامہ حل کر چکیں گے اس کے بعد گروپ میں وہ اپنے ساتھیوں سے اس سوالنامے پر تبادلہ خیال کریں گے۔ جب طلبہ ایک دوسرے کو اپنے خیالات بتا چکیں تو اس کے بعد معلّمہ ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے پوچھیں گی کہ پاکستان میں کون کون سی خوبصورت جگہیں ہیں؟ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ ساتھ ہی طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ آج ہم ایک ایسی جگہ کی سیر کریں گے۔ جو پاکستان کے بے حد خوبصورت مقامات میں سے ایک مقام ہے اور جس کے بارے میں جان کر آپ کو بہت مزا آئے گا یہ ہے ''شوگران''۔ آج ہم پڑھیں گے کہ یہ جگہ کیسی ہے اور یہاں کے لوگ کیسے ہیں؟ یہاں کون کون سے دلکش علاقے ہیں؟ جب آپ ان علاقوں کے بارے میں پڑھیں گے تو بہت لطف اندوز ہوں گے۔ یہاں بل کھاتی سڑکیں، ایک طرف بلند و بالا آسمان کو چھوتے ہوئے چیڑ اور دیودار کے درخت سے بھرا جنگل تو ایک طرف خوف میں مبتلا کر دینے والی گہری کھائی۔

<u>**پڑھائی:**</u>

طلبہ گروپ میں اس سبق کی پڑھائی کریں گے۔ طلبہ کو چار چار کے گروپ میں بٹھایا جائے گا اور ہر گروپ سے ایک بچہ پڑھے گا اور باقی سنیں گے۔ گروپ میں باری باری ہر بچہ بھی پڑھ سکتا ہے۔

☆ سبق کی پڑھائی کے بعد معلّمہ طلبہ کی رائے لیں گی اور اس حسین و دلکش مقام کے بارے میں طلبہ سے پوچھیں گی۔ یہ ایک کل جماعتی گفتگو ہوگی جس میں ہر گروپ سے بچے اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔

☆ اگر ضرورت محسوس ہو تو معلّمہ بھی سبق کے اہم نکات طلبہ کو بتائیں گی۔

سرگرمی:

☆ اگر ممکن ہوا تو طلبہ کو شوگران کی تصاویر دکھائی جا سکتی ہیں۔ آج کل انٹرنیٹ اور یوٹیوب پر ہر چیز موجود ہے۔ کوئی ویڈیو بھی دکھائی جا سکتی ہے تاکہ جب وہ سبق پڑھیں اور خوبصورت مقامات کے بارے میں پڑھیں تو منظر ان کی آنکھوں کے سامنے ہو)

☆ اس کے علاوہ یہ سرگرمی بھی کروائی جا سکتی ہے۔ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک خوبصورت منظر کی تصویر دی جائے گی۔ گروپ کے طلبہ اس تصویر کو بغور دیکھیں گے اور اس میں دکھائے گئے منظر پر آپس میں تبادلہ خیال کریں گے اور اپنے الفاظ میں لکھیں گے۔ یہ منظر نگاری کمپیوٹر پیپر پر کروائی جائے اور اسے سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔

<u>**لکھائی:**</u>

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆انٹرنیٹ سے مدد لیتے ہوئے پاکستان کے خوبصورت مقامات تلاش کیجئے اور کسی بھی ایک مقام کے بارے میں لکھیے اور ممکن ہو تو تصاویر بھی لگائیے: (طلبہ کو ہدایات دی جائیں کہ کوئی بھی ایک مقام کی خوبصورتی کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا ہے)

☆کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے گی۔

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔شوگران جانے کے لیے کون سی سواری استعمال ہوتی ہے؟ ۲۔شوگران کی سڑکیں کیسی ہیں؟ ۳۔شوگران کے بازار کیسے ہیں؟

۴۔شوگران میں کون سے کھیل پر پابندی ہے؟ ۵۔شوگران میں کس طرح کا فرنیچر ملتا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ خوبصورت مناظر کی تصاویر۔شوگران کے خوبصورت مقامات کی تصاویر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالنامہ حل کرنے کے دوران) ☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆جملوں کی درستی کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆جملوں میں حرف جار کے استعمال کے دوران ☆جملوں میں ''واوین'' کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆خیبر پختونخواہ میں واقع ایک حسین اور خوبصورت مقام کے بارے میں آگاہ ہونا۔ ☆شوگران کی خوبصورتی سے واقف ہونا اور یہاں کے رہنے والوں کے بارے میں جاننا۔

☆شوگران کے حسین مناظر سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہونا۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆جملوں میں غلطیوں کی شناخت کرتے ہوئے اس کو درست کرنا۔☆حرف جار ''میں'' اور ''پر'' کا استعمال کرنا۔☆جملوں میں علامت وقف ''واوین'' کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔"شوگران" پاکستان کے صوبے خیبر پختونخواہ میں واقع ہے۔

۲۔شوگران کی خاص بات ہی یہاں کی ہریالی ہے۔ بلند پہاڑوں کے بیچ یہ چھوٹا سا علاقہ سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ۳۔شوگران کی مقامی بولی ہندکو ہے۔

۴۔شوگران ہندکو زبان کا لفظ ہے۔"شو" کا مطلب ہندکو زبان میں "خوبصورت" اور گراں کا مطلب "گاؤں" ہے۔یعنی شوگران سے مراد خوبصورت گاؤں ہے۔

۵۔یہاں کے مقامی لوگ بہت سیدھے سادھے اور خوش اخلاق ہیں ان کی میٹھی گفتگو دل چھو لیتی ہے۔

۶۔وادیٔ شوگران کی خوبصورتی لازوال ہے۔ بل کھاتی سڑکیں، ایک طرف بلند و بالا آسمان کو چھوتے ہوئے چیڑ اور دیودار کے درخت سے بھرا جنگل تو ایک طرف خوف میں مبتلا کرنے والی گہری کھائی۔ جگہ جگہ راستے میں بارش کے پانی سے بھرے چھوٹے چھوٹے تالاب، ہر طرف ہریالی اور فضا میں پھیلی ہوئی پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو، سبحان اللہ ایسا لگتا ہے جیسے جنت کا کوئی ٹکڑا زمین پر اتر آیا ہو۔شوگران کی خاص بات یہاں کی ہریالی ہے یہاں کے مقامی لوگ بہت سیدھے سادھے اور خوش اخلاق ہیں۔شوگران کی سب سے خوبصورت بات یہاں کی چاندنی رات ہے۔

۷۔شوگران کے مشرق میں مشہور پہاڑ 'سری پائے' اور 'مکڑا' پہاڑ واقع ہے مغرب میں موسیٰ کا مصلیٰ جیسی خطرناک چوٹی ہے۔

۸۔ یہ شوگران کا سب سے اونچا اور مشہور پہاڑ ہے یہاں ایک خوبصورت جھیل ہے اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی ہے۔ مقامی چرواہے یہاں اپنے مویشیوں کو چراتے ہیں سری پائے کی اونچی چوٹی سے شوگران بہت چھوٹا سا علاقہ لگتا ہے یہاں ہر طرف سیاحوں کی بھیڑ لگی ہوتی ہے۔

مشق ۲: ۱۔ہندکو ۲۔خوبصورت، گاؤں ۳۔سیدھے سادے اور خوش اخلاق ۴۔خیبر پختونخواہ

۵۔سری پائے اور مکڑا پہاڑ ۔موسیٰ کا مصلی ۶۔۸ ۷۔دشوار گزار اور خطرناک

مشق ۳: ۱۔ہم نے تیاریاں شروع کردی تھیں یا کیں ۲۔مجھے شوگران بہت پسند آیا ۳۔ہلکی ہلکی بوندا باندی ہوئی تھی

۴۔ہمیں واپس آنا ہی پڑا ۵۔شوگران کی گلیاں بہت تنگ تھیں ۶۔ہم لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

مشق۴: ۱۔پر ۲۔میں ۳۔میں ۴۔پر ۵۔میں ۶۔پر ۷۔میں

مشق۵: تمہیدی گفتگو: طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ جب ہم اپنی بات ختم کرتے ہیں یا ہماری بات مکمل ہو جاتی ہے تو کیا کرتے ہیں؟ ہم رک جاتے ہیں۔وقفہ لیتے ہیں۔لیکن جب ہم کچھ پڑھتے ہیں تو ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ یہاں بات مکمل ہوگئی ہے اور رکنا ہے؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی ساتھ ہی بتایا جائے گا کہ جب ہم کوئی تحریر پڑھتے ہیں تو اس میں علامات کا استعمال کرتے ہیں جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں کہاں رکنا ہے اور کہاں بات ختم ہوئی ہے۔ان علامات کو علامت وقف کہتے ہیں۔طلبہ کو بتایا جائے گا کہ آج جو علامت آپ کو بتائی جارہی ہے وہ اس وقت لگاتے ہیں جب کسی کی کہی ہوئی بات کو بالکل اسی کے الفاظ میں بیان کیا جائے۔طلبہ کو کتاب میں موجود تفصیل پڑھائی جائے گی اور مثالون کے زریعے سمجھایا جائے گا۔

☆ نیچے دیے گئے جملوں میں اسی طرح مناسب مقامات پر واوین لگایئے:

۱۔"تم دیر سے کیوں آئے ہو"؟ استاد نے مجھ سے پوچھا۔ ۲۔ٹیپو سلطان نے کہا،"شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔"

۳۔نوکر نے کہا،"میں کل چھٹی کروں گا۔" ۴۔"بازار کی چیزیں کھانے سے صحت خراب ہوتی ہے۔"ڈاکٹر نے مریض کو سمجھایا۔

۵۔شاہد نے پوچھا،" کیا تم میرے ساتھ گھومنے جاؤ گے؟"میں نے کہا،''میں بہت مصروف ہوں۔''

مشق۶: تمہیدی گفتگو: طلبہ فاعل کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا تختہ تحریر پر طلبہ سے چند جملے بنوائے جائیں مثلاً دادا۔استاد۔نانی۔ماموں یہ جملے تختہ سیاہ پر لکھے جائیں پھر انہیں سمجھایا جائے کہ یہ واحد ہوتے ہیں لیکن ہم ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فعل جمع لکھتے ہیں۔

☆اسی طرح پانچ جملے لکھیے جن کا فاعل واحد ہو لیکن مرتبے میں بڑا ہو۔

۱۔امی کھانا پکارہی ہیں۔ ۲۔استاد بچوں کو پڑھا رہے ہیں۔ ۳۔دادی جان نماز پڑھ رہی ہیں۔

۴۔صدر مملکت آج کی تقریب میں شرکت کریں گے۔ ۵۔دادا جان حج پر جانے کے لیے روانہ ہو رہے ہیں۔

سبق نمبر۲۲: ہمارے رہنما

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ دو عظیم رہنما لیاقت علی کان اور مولانا محمد علی جوہر کی شخصیت سے آگاہی حاصل کریں۔ ☆تحریک آزادی کے عظیم رہنماؤں اور ان کی قربانیوں کے بارے میں جانیں۔

☆ مسلمانوں کے حقوق کے لیے کی گئیں ان رہنماؤں کی کوششوں سے واقف ہوں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆ متضاد اور مترادف کا فرق واضح کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ رہنما کیا ہوتا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے اس کے بعد معلّمہ بتائیں گی کہ جو ہمیں راستہ دکھائے۔اس کے بعد گفتگو آگے بڑھاتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں گی کہ ہمارے عظیم رہنما کون ہیں؟ (قائداعظم) جو پاکستان کے بانی ہیں۔کیا قائداعظم نے اکیلے اتنا بڑا کام کیا؟ طلبہ کو بتایا جائے گا کہ پاکستان بنانے میں قائداعظم کے ساتھ بہت سے لوگوں نے حصہ لیا اور قائداعظم کا بھرپور ساتھ دیا پاکستان بنانے میں بڑی مشکلات پیش آئیں اور بہت سے مسلمانوں نے اپنی جان و مال کی قربانی دی؟ تحریک پاکستان میں جن لوگوں نے قائداعظم کا بھرپور ساتھ دیا۔کیا آپ کسی کا نام بتا سکتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے طلبہ کے بتائے ہوئے ناموں کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا۔چند نام معلّمہ اپنی طرف سے بھی شامل کرسکتی ہیں۔مثلاً مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی بھی ہیں، لیاقت علی خان، چوہدری رحمت علی، محترمہ فاطمہ جناح، بیگم رعنا لیاقت علی خان۔ساتھ ہی بتایا جائے گا کہ آزادی کی تحریک میں ان رہنماؤں کی خدمات کو بھلایا نہیں جاسکتا۔ان رہنماؤں نے ملک و ملت کو غلامی سے آزاد کرانے کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔یہی وجہ ہے کہ ہم الگ وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور ہمیں پاکستان جیسی نعمت حاصل ہوئی۔انہی رہنماؤں میں سے آج ہم جن رہنماؤں کے بارے میں پڑھیں گے وہ ہیں لیاقت علی خان اور مولانا محمد علی جوہر۔آیئے ہم دیکھیں کہ قیام پاکستان کی جدوجہد میں انہوں نے کیا کردار ادا کیا ہے۔(مسلم رہنماؤں کی تصاویر بھی دکھائی جا سکتی ہیں)

پڑھائی: طلبہ کو جوڑیوں میں بٹھایا جائے گا۔طلبہ جوڑی میں پڑھائی کریں گے۔پہلا بچہ لیاقت علی خان کے بارے میں پڑھے گا تو دوسرا سنے گا۔اسی طرح دوسرا بچہ مولانا محمد علی جوہر کے بارے میں پڑھے گا تو پہلا سنے گا۔

☆ سبق کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد طلبہ کی رائے لی جائے گی اور ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا

سرگرمی:

جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ایک گروہ لیاقت علی خان کے حوالے میں سوالات تیار کرے گا۔دوسرا گروہ مولانا محمد علی جوہر کے حوالے سے سوالات تیار کرے گا۔تقریباً پانچ یا چھ سوالات تیار کرنے کے لیے کہا جائے گا۔گروہ نمبر ا کے سوالات گروہ نمبر ۲ کو دیئے جائیں گے وہ ان کے جوابات لکھیں گے۔اسی طرح گروہ نمبر ۲ کے سوالات گروہ نمبر ا کو دیئے جائیں گے وہ ان کے جوابات لکھیں گے۔(یہ کام زبانی بھی کروایا جاسکتا ہے۔ یا

☆ طلبہ کے چار چار کے گروپ بنوا کر دو دو سوالات تیار کرنے کے لیے کہا جائے اور اور تمام گروپ ان سوالات کا آپس میں تبادلہ کریں اور جوابات لکھیں۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جاسکتی ہے۔

☆ کسی بھی ایک رہنما پر ایک مختصر نوٹ یا پیراگراف لکھیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔لیاقت علی خان کون تھے؟ ۲۔قیام پاکستان کے بعد لیاقت علی خان کو کن بڑے بڑے مسائل کا سامنا تھا؟

۳۔مولانا محمد علی جوہر کون تھے؟ ۴۔مولانا محمد علی جوہر نے کہاں سے تعلیم حاصل کی؟

☆ درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چھوٹے پرچے۔مسلم رہنماؤں کی تصاویر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران ☆ تحریک آزادی کے عظیم رہنماؤں کے بارے میں جاننے کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔ ☆ متضاد اور مترادف کا فرق واضح کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ دو عظیم رہنما لیاقت علی کان اور مولانا محمد علی جوہر کی شخصیت سے آگاہی۔ ☆ مسلمانوں کے حقوق کے لیے کی گئیں ان رہنماؤں کی کوششوں سے واقفیت۔

☆ تحریک آزادی کے عظیم رہنماؤں اور ان کی قربانیوں کے بارے میں جاننا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ متضاد اور مترادف کا فرق واضح کرتے ہوئے جملوں میں ان کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ا: ا۔آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کی۔۱۹۱۸ میں آپ نے ایم۔اے۔او کالج علی گڑھ سے بی۔اے کیا اور اعلی تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے اور وہاں قانون کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۔نوابزادہ لیاقت علی خان یکم اکتوبر ۱۸۹۵ کو پیدا ہوئے۔

۳۔قائداعظم لیاقت علی خان کے بارے میں کہتے تھے ''لیاقت علی خان میرا دایاں بازو ہے''۔ ۴۔مولانا محمد علی جوہر ۱۰ دسمبر ۱۸۷۸ کو رام پور میں پیدا ہوئے۔

۵۔مولانا محمد علی جوہر کی والدہ کا نام آبادی بیگم تھا۔ ۶۔انہوں نے کلکتہ سے ایک انگریزی اخبار "کامریڈ" نکالا۔

۷۔"دیکھو پانچوں انگلیاں جب تک الگ الگ ہوں ان کی قوت کم کم ہوتی ہے لیکن جب یہ مل کر مکا بن جائیں تو یہ مکا دشمن کا منہ توڑ سکتا ہے۔پاکستان جنگ نہیں چاہتا لیکن اگر اس پر حملہ ہوا تو پاکستان کا یہ مکا حاضر ہے۔" ۸۔۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱ کو راولپنڈی میں ایک جلسۂ عام سے آپ کو خطاب کرنا تھا ابھی آپ نے تقریر کا آغاز ہی کیا تھا کہ ایک سخت دل انسان کی گولیوں نے آپ کو شہید کر دیا۔آپ کی میت کو کراچی لا کر قائداعظم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

مشق۲:   ۱۔لیاقت علی خان   ۲۔رعنا لیاقت علی خان   ۳۔۱۶ اکتوبر ۱۹۵۱   ۴۔مولانا محمد علی جوہر   ۵۔ہمدرد   ۶۔مولانا محمد علی جوہر

مشق۳:   پا ۔ کِستان ۔   کَبُو ۔ تَر ۔   صِف ۔ فَت ۔   اَن ۔ نَاس ۔   نِس ۔ بَت

مشق۴:   تمہیدی گفتگو: طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے چند الفاظ بورڈ پر لکھے جائیں۔ الفاظ کتاب سے لیے جاسکتے ہیں۔ طلبہ سے رائے لی جائے۔ طلبہ کو یاد دلایا جائے۔ پچھلے اسباق میں وہ متضاد اور مترادف پڑھ چکے ہیں۔ مثالوں کے لیے کتاب سے پڑھوایا جائے۔ طلبہ سے بھی چند مثالیں پوچھی جائیں۔ جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے ایک گروہ الفاظ کے مترادف بتائے اور دوسرا گروہ الفاظ کے متضاد بتائے۔ معلّمہ زبانی پوچھیں۔ تختہ تحریر پر دو کالم بنالیں اور صحیح بتانے والے گروہ کو نمبر دیئے جائیں۔ آخر میں جیتنے والے گروہ کے لیے تالیاں بجوائی جائیں۔

☆ مترادف یا متضاد کا انتخاب کر کے خالی جگہ پُر کیجئے:

۱۔احسان ۲۔آسمان ۳۔جیت ۴۔کانٹے ۵۔مشرق ۶۔کاغذ   ۷۔کام ۸۔صحیح

سبق نمبر۲۳:   شور بہت ہے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ آلودگی جیسے اہم مسئلے خاص کر شور کی آلودگی سے پیدا ہونے والے مسائل سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس پر قابو پانے کی کوشش کریں۔

☆ گفتگو کرتے ہوئے اپنی آواز زیادہ بلند نہ کریں۔   ☆ اونچی اور تیز آوازوں کو سننے سے پرہیز کریں۔   ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔ ☆ جملوں میں صحیح لفظ کا انتخاب کر کے لکھیں۔ ☆ جملوں میں سے فاعل کو علیحدہ کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ جب جماعت میں آپ لوگ شور مچاتے ہیں تو آپ کو کیسا لگتا ہے؟ کیا پریشانی اٹھانی پڑتی ہے؟

طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً ہمیں کچھ سنائی نہیں دیتا، ٹیچر کی بات سمجھ میں نہیں آتی، سر میں درد ہوتا ہے، پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد معلّمہ یہ نکات تختہ تحریر پر لکھتی جائیں گی۔ اس کے بعد معلّمہ پھر پوچھیں گی کہ جب آپ کہیں جا رہے ہوں اور ٹریفک کا شور ہو یا گاڑیوں کا رش ہو اور بہت زیادہ ہارن کی آواز آرہی ہو تو آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ ان نکات کو بھی معلّمہ تختہ تحریر پر لکھیں گی جب لاؤڈ اسپیکر پر بولتا ہوا کوئی آپ کے پاس سے گزرے یا کسی بڑے ڈیک پر زور زور سے گانے بج رہے ہوں تو آپ کو اچھا لگے گا یا برا؟ اسی طرح طلبہ کے تمام نکات تختہ تحریر پر لکھ کر معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ شور ہمارے لیے کتنا نقصان دہ ہے۔ اس سے نہ صرف دماغ پر ذہنی دباؤ بڑھتا ہے بلکہ طبیعت بھی بھاری رہنے لگتی ہے جس کی وجہ سے وہ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس سے بہرے پن کا بھی خطرہ ہوتا ہے اور سنائی کم دینے لگتا ہے۔ معلّمہ مزید بتائیں گی کہ بہت زیادہ شور بھی ایک طرح کی آلودگی ہے جو گاڑیوں، فیکٹریوں میں لگائی گئی مشینوں، زور زور سے گانے بجانے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ صرف پاکستان کا ہی نہیں پوری دنیا کا مسئلہ ہے۔ ویسے تو آلودگی گاڑیوں کے دھوئیں سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ فضائی آلودگی کہلاتی ہے۔ اگر ہم سمندر میں کچرا پھینکیں تو اس سے بھی آلودگی ہوتی ہے جو پانی کی آلودگی کہلاتی ہے اور شور سے پیدا ہونے والی آلودگی شور کی آلودگی کہلاتی ہے۔ آج ہم شور کی آلودگی کے حوالے سے آپ کو بتائیں گے کہ یہ ہماری صحت کے لیے کتنی نقصان دہ ہیں۔ اور تمام ممالک کو بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہیے۔

<u>پڑھائی:</u>

سبق کی بلند خوانی کروائی جائے گی۔ ایک بچہ دادا جان کے مکالمے ادا کرے اور ایک بچہ احمد کے مکالمے ادا کرے۔ ایک چھوٹا سا رول پلے بھی کروایا جا سکتا ہے جس میں دو بچے مکالمے ادا کریں۔ پڑھائی کے بعد طلبہ سے رائے لی جائے گی اور سبق کے اہم نکات پر گفتگو ہوگی۔ سبق آسان ہے طلبہ کو زیادہ بولنے کا موقع دیا جائے گا۔

سرگرمی:

☆ جماعت میں طلبہ کے تین گروپ بنائے جائیں ۔ ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے۔ اور ایک ایک موضوع دیا جائے گا مثلاً گروپ نمبر۱ کو ''فضائی آلودگی''، گروپ نمبر۲ کو ''پانی کی آلودگی'' اور گروپ نمبر۳ کو ''شور کی آلودگی'' کے حوالے سے پیشکش تیار کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ طلبہ گروپ میں یہ کام کریں اور دیئے گئے عنوان کے تحت معلومات (نکات) تحریر کریں گے اور تصاویر سے واضح کریں گے۔ جس کی پیشکش اچھی ہوگی اس کے لیے تالیاں بجوائی جائیں گی۔ یہ پیشکش سوفٹ بورڈ پر لگائی جائے گی۔

<u>لکھائی:</u>   درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کے خیال میں شور کی آلودگی سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟ تین تجاویز دیجئے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ شام کے وقت احمد کہاں بیٹھا ہوا تھا؟ ۲۔ احمد کی تقریر لکھنے میں کس نے مدد کی؟ ۳۔ آپ کے خیال میں شور کی آلودگی زیادہ تر کس وجہ سے ہوتی ہے؟

۴۔ کس چیز سے زہریلا دھواں اٹھتا ہے؟ ۵۔ پرانے زمانے میں سن ۲۰۰۷ میں کیا ہوا تھا؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر۔ رنگین مارکر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ جملوں میں فاعل علیحدہ کرنے کے دوران

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆ جملوں میں صحیح لفظ کا انتخاب کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ آلودگی جیسے اہم مسئلے خاص کر شور کی آلودگی سے پیدا ہونے والے مسائل سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس پر قابو پانے کی کوشش کرنا

☆ گفتگو کرتے ہوئے اپنی آواز زیادہ بلند نہ کرنا۔ ☆ اونچی اور تیز آوازوں کو سننے سے پرہیز کرنا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ جملوں میں صحیح لفظ کا انتخاب کرنا۔ ☆ جملوں میں سے فاعل کو علیحدہ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ احمد کے اسکول میں تقریری مقابلہ تھا۔ ۲۔ احمد کو عنوان دیا گیا تھا ''آواز کی گندگی'' یا ''شور کی گندگی''

۳۔ انسان کی پھیلائی ہوئی گندگی کو، جو اس کے لیے نقصان دہ ہو ''آلودگی'' کہتے ہیں۔

۴۔ آواز کی گندگی سے مراد وہ اونچی اور زوردار آوازیں ہیں جن کی وجہ سے انسان کی سننے کی صلاحیت پر خراب اثر پڑتا ہے اور اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۵۔ آواز کی آلودگی سے لوگوں میں دل کی بیماریاں، جسم میں درد، بلڈ پریشر، ذہنی کھنچاؤ اور طبیعت بھاری رہنے جیسی بیماریاں عام ہیں۔

مشق ۲: ۱۔ صحیح ۲۔ غلط ۳۔ غلط ۴۔ غلط ۵۔ صحیح

مشق ۳: آلودگی: آلودگی پوری دنیا کا مسئلہ ہے اور اس پر قابو پانے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ صلاحیت: امی نے ہر بچے کو اس کی صلاحیت کے مطابق کام دیا۔

شور: ٹیچر کے جاتے ہی جماعت کے بچوں نے خوب شور مچایا۔ جہاز: جہاز میں خرابی کے باعث تمام مسافروں کو ائیر پورٹ پر بہت انتظار کرنا پڑا۔

حل: میں کسی بھی پریشانی کا حل منٹوں میں نکال لیتی ہوں۔ درد: چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کے پاؤں میں شدید درد ہے۔

مشق ۴: ۱۔ تقریری ۲۔ ہوا کی آلودگی ۳۔ اونچی اور زوردار ۴۔ مشینوں، لاؤڈ اسپیکر، جہازوں، گانے بجانے، گاڑیوں ۵۔ آلودگی

مشق ۵: ۱۔ کیا ۲۔ ہے ۳۔ مجھے ۴۔ مجھے ۵۔ گڑبڑ ۶۔ کھٹا

مشق ۶: ۱۔ مریم ۲۔ فیصل ۳۔ مالی ۴۔ ستارے ۵۔ امی ۶۔ لڑکے

سبق نمبر ۲۴: ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے ایک تخیلاتی اور تصوراتی کردار ٹوٹ بٹوٹ سے واقف ہوں۔ ☆ ٹوٹ بٹوٹ کے کردار کی خصوصیات سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ ہم آواز الفاظ لکھیں۔ ☆ ٹوٹ بٹوٹ کی معصومانہ حرکتوں سے لطف اندوز ہوں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

طریقہ تدریس: <u>تمہیدی گفتگو:</u>

معلّمہ سب سے پہلے طلبہ سے انفرادی طور پر پوچھیں گی کہ آپ نظم پڑھنا پسند کرتے ہیں یا کہانی یا کچھ اور؟ طلبہ کی مختلف رائے لی جائے گی۔ چند ایک بچے سے ان کی پسند کرنے کی وجہ پوچھی جائے گی۔ اس کے بعد معلّمہ پوچھیں گی کہ نظمیں کتنی طرح کی ہوتی ہیں؟ نظم کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ آپ کو کون سی نظمیں اچھی لگتی ہیں؟ کیا کوئی نظم یاد ہے؟ بچپن میں کوئی نظم جو پڑھی ہو اور آج تک یاد ہو؟ کسی بھی کہانی یا نظم کا کوئی ایسا کردار جو آپ کو ابھی تک یاد ہو؟ اور آپ اس کردار کو بہت پسند کرتے ہوں؟ بچوں کو معلّمہ مثال دیں گی جیسے آپ نے بچپن میں ایک نظم پڑھی ہوگی ''آلو میاں'' کے بارے میں۔ اسی طرح اور بھی ایسی نظمیں یا کہانیاں ہیں جو کسی ایک کردار پر بنی ہوں۔ اور وہ کردار بہت مشہور ہوا ہو۔ ایک نہیں اس پر بہت ساری نظمیں اور کہانیاں ہوں۔ طلبہ سے رائے لی جائے گی ہوسکتا ہے وہ اپنی سمجھ کے مطابق جواب دیں۔ ملا نصیر الدین اور شیخ چلی کا بھی حوالہ دیا جائے گا۔ کہ لکھنے والے نے اپنے تخیل سے ان کرداروں پر کہانیاں بنائی ہیں۔ طلبہ کے ذہن میں جو نام آئے گا وہ بتائیں گے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی ہوسکتا ہے وہ موضوع کی طرف پہنچ جائیں۔ آخر میں معلّمہ طلبہ کو بتائیں گی کہ بعض دفعہ کہانیوں اور نظموں کے یہ کردار لکھنے والے کی اپنی سوچ کے مطابق ہوتے ہیں اور ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ صرف ایک تصوراتی کردار ہوتے ہیں جو شاعر یا مصنف خود تخلیق کرتا ہے۔ انہی کرداروں میں سے ایک کردار کے حوالے سے ایک نظم پڑھیں گے۔ جس کو پڑھ کر آپ کو بہت مزا آئے گا اور یہ بہت آسان بھی ہے۔ اس کردار کا نام ہے ٹوٹ بٹوٹ۔ آج ہم دیکھیں گے کہ ٹوٹ بٹوٹ نے کیا کارروائی کی ہے۔ طلبہ کو بتایا جائے گا کہ ٹوٹ بٹوٹ ایک سیدھا سادہ۔ بھولا بھالا اور معصوم بچہ ہے۔ سب گھر والے اس سے بہت پیار کرتے ہیں اور وہ اکثر اپنی بیوقوفانہ حرکتوں سے سب کو ہنساتا بھی ہے۔ یہ کردار جس شاعر کی تخلیق ہے وہ ہیں صوفی غلام مصطفیٰ تبسم اور یہ خیال رہے کہ یہ کردار حقیقی نہیں بلکہ تصوراتی ہے۔

نظم کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر صوفی غلام مصطفیٰ تبسم نے اپنے تخیلاتی کردار ٹوٹ بٹوٹ کو متعارف کروایا ہے اور بڑے خوبصورت انداز میں اس کردار کی خصوصیات بتائی ہیں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ٹوٹ بٹوٹ ایک معصوم، سیدھا سادہ اور جانوروں سے بہت پیار کرنے والا بچہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سب گھر والے اس سے بہت پیار کرتے ہیں حتیٰ کہ جانور اور پرندے بھی اس کے دوست ہیں۔

<u>**پڑھائی:**</u>

طلبہ انفرادی طور پر اس نظم کو پڑھیں گے۔ یعنی خود اس نظم کو پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ نظم پڑھنے کے بعد طلبہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے بچے سے اس نظم پر تبادلہ خیال کریں گے۔ مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر معلّمہ لکھیں گی۔

☆ نظم کے اختتام پر ایک کل جماعتی گفتگو میں معلّمہ طلبہ کی رائے لیں گی اور اس نظم پر طلبہ اظہار خیال کریں گے۔ چونکہ یہ نظم آسان ہے لہٰذا اس کو سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆ آخر میں معلّمہ طلبہ کو بتا سکتی ہیں کہ سب گھر والے کس طرح ٹوٹ بٹوٹ کے لیے چیزیں لائے جس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ سب ان سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ جانور اور پرندے بھی آ گئے جس کا مطلب یہ ہوا کہ ٹوٹ بٹوٹ ان کا بھی کتنا خیال رکھتے ہیں اور سب گاؤں والون کو جب پتہ چلا کہ ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی ہے تو وہ سب بھی آ گئے یعنی گاؤں کے لوگ بھی ٹوٹ بٹوٹ سے پیار کرتے ہیں۔

☆ ایک بات اور بھی سمجھائی جاسکتی ہے کہ لڑائی بری بات ہے اس سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا جس طرح کھیر کے لیے سب لڑ پڑے اور چھینا جھپٹی میں کسی کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ اگر لڑتے نہیں تو سب تھوڑی تھوڑی کھیر چکھ لیتے۔ اسی لیے لڑنا بری بات ہے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ میں چار طلبہ ہوں گے۔

☆ یوٹیوب یا گوگل کی مدد سے ٹوٹ بٹوٹ کے حوالے سے مزید نظمیں موجود ہیں۔ ان نظموں کو یا تو پرنٹ لے کر جماعت کے کونوں پر چسپاں کیا جائے اور ہر گروپ باری باری ان نظموں کو پڑھے۔ تین منٹ سے زیادہ کوئی بھی گروپ ایک نظم کے پاس نہیں رکے گا۔ معلّمہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد تالی بجا کر ہر گروپ کو مطلع کریں گی۔

اگر ممکن ہو تو کمپیوٹر پر یوٹیوب سے لے کر ویڈیو بھی دکھائی جاسکتی ہے۔ دو یا تین نظمیں دکھائی اور سنائی جاسکتی ہیں۔

☆ نظمیں پڑھنا یا دکھانے کے بعد تمام بچوں سے ٹوٹ بٹوٹ کے کردار کے حوالے سے رائے لی جائے گی مثلاً آپ کے خیال میں اس کردار میں کیا خوبیاں ہیں اور کیا خامیاں ہیں؟ طلبہ کے بتائے ہوئے نکات کو تختہ تحریر پر لکھا جائے گا اور ٹوٹ بٹوٹ کا ایک خاکہ تیار کیا جائے گا۔ طلبہ اس کردار کی مختلف خصوصیات بتائیں گے۔ اس طرح

طلبہ پر یہ کردار واضح ہوجائے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب کے علاوہ ٹوٹ بٹوٹ کی کوئی اور نظم لکھ کر لائیے: کسی کتاب، رسالے یا انٹرنیٹ سے مدد لی جاسکتی ہے۔

☆ آپ کو ٹوٹ بٹوٹ کا کردار کیسا لگا؟ وجہ بھی بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ دیا سلائی کون لایا؟ ۲۔ کوے اور طوطے کس طرح آئے؟ ۳۔ گاؤں میں لڑائی کیوں ہوئی؟ ۴۔ بھائی کیا لے کر آئے؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ یوٹیوب پر موجود نظمیں۔ انٹرنیٹ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران) ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر نظم پڑھنے کے دوران ☆ گروپ میں کام کے دوران ☆ ٹوٹ بٹوٹ کے کردار کی خصوصیات بتانے کے دوران

☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆ ہم آواز والے الفاظ لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم کے ایک تخیلاتی اور تصوراتی کردار ٹوٹ بٹوٹ سے واقفیت حاصل کی۔ ☆ ٹوٹ بٹوٹ کے کردار کی خصوصیات سے آگاہی حاصل کی۔

☆ ٹوٹ بٹوٹ کی معصومانہ حرکتوں سے لطف اندوز ہونا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ ہم آواز الفاظ لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ کھیر بنانے کے لیے دیگچی اور چمچہ نوکر لے کر آئے۔ ۲۔ مینڈک، چوہے اور بلی کھیر کھانے کے لیے آئے۔ (ویسے پرندوں کا نام بھی لکھا جاسکتا ہے)

۳۔ دودھ ملائی بہنیں لے کر آئیں۔ ۴۔ کھیر بنانے کے لیے آگ امی جان نے جلائی۔ ۵۔ کھیر کسی کے بھی ہاتھ نہ آئی کیونکہ سب لوگ لڑنا شروع ہوگئے۔

مشق ۲: دھلائی: سلائی دہائی: پکائی نوکر: شکر کوے: طوطے ٹرّاتے: مچاتے کیں کیں: ٹیں ٹیں

مشق ۳: ☆ مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب میں موجود نظم سے مدد لی جاسکتی ہے)

سبق نمبر ۲۵: میں ہوں کوڑے دان

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ کوڑے دان کی ضرورت، اہمیت اور اس کے استعمال سے واقف ہوں۔ ☆ کچرا ہمیشہ کوڑے دان میں ڈالیں اور اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔ ☆ غلط املا والے الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے اسے درست کریں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

معلّمہ سب سے پہلے تختہ سیاہ پر ایک جملہ لکھیں گی مثلاً حضرت محمدؐ نے فرمایا ''صفائی نصف ایمان ہے'' اس جملے پر طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے گا۔ چونکہ صفائی سے متعلق طلبہ پہلے پڑھ چکے ہیں اس لیے ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے چند سوالات کیے جائیں گے۔ جیسے ا۔ صاف ستھرا رہنا کیوں ضروری ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً صاف ستھرا رہنے سے ہم تندرست رہتے ہیں، بیماریاں نہیں ہوتیں، ہمارا دین بھی ہمیں سکھاتا ہے، لوگ بھی ہمیں پسند کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد موضوع کی طرف لانے کے لیے معلّمہ مزید پوچھیں گی کہ صاف ستھرا رہنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یا ہم کس طرح اپنی صفائی کا خیال رکھ سکتے ہیں اور کس طرح اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھ

سکتے ہیں؟ طلبہ مختلف تجاویز دیں گے مثلاً کچرا نہ پھینکیں، اپنے کپڑوں کو صاف رکھیں، ناخن کاٹیں اور جگہ جگہ کوڑے دان رکھیں۔ طلبہ کے بتائے ہوئے تمام نکات کو معلّمہ تختہ تحریر پر لکھیں گی۔ ساتھ ہی طلبہ کو بتائیں گی کہ ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں سب سے اہم کردار ''کوڑے دان'' کا ہے۔ آج ہم اس کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالیں گے۔

پڑھائی:

طلبہ سبق کی جوڑی میں پڑھائی کریں گے یعنی طلبہ کی جوڑیاں بنوائی جائیں گی اور ایک بچہ ایک صفحہ پڑھے گا تو دوسرا سنے گا اور دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے گا تو پہلا سنے گا۔ اس طرح سبق کی پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔ اس کے بعد کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لی جائے گی۔

☆ معلّمہ طلبہ سے سوال کریں گی کہ کوڑے دان کی ضرورت کہاں کہاں ہے؟

☆ جوڑی میں پڑھنا اگر مشکل ہو تو بلند خوانی بھی کروائی جاسکتی ہے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر دیا جائے گا۔ طلبہ سے کہا جائے گا کہ وہ ''کوڑے دان'' کی آپ بیتی لکھیں یعنی ''میں ایک کوڑے دان ہوں'' کے عنوان سے آپ بیتی لکھیں۔ معلّمہ طلبہ کی رہنمائی کریں گی اور انہیں بتائیں گی کہ آپ بیتی کس طرح لکھی جاتی ہے اس میں ''میں'' کا صیغہ استعمال ہوگا اور زمانہ حال میں لکھی جاتی ہے جیسے میں ایک کوڑے دان ہوں۔ میں مختلف جگہوں پر پایا جاتا ہوں بلکہ یوں کہیے کہ میں ہر جگہ موجود ہوتا ہوں۔ لوگ مجھ میں سارا کچرا ڈالتے ہیں اور میرا پیٹ بھرتے ہیں۔ میری وجہ سے یہ ماحول، گلی محلّہ، شہر۔ ملک صاف ستھرا رہتا ہے وغیرہ وغیرہ مزید آگے طلبہ لکھیں گے۔ کتاب میں موجود سبق سے مدد لی جاسکتی ہے کیونکہ اس میں کوڑے دان کے جو مکالمے ہیں وہ آپ بیتی میں استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ آپ بیتی کوڑے دان کو ذہن میں رکھ کے لکھی جائے۔ تصویر بھی بنائیں گے۔ اس آپ بیتی کو جماعت میں سوفٹ بورڈ پر بھی لگایا جائے گا۔ پہلے طلبہ اسے پڑھ کر جماعت میں سنائیں گے۔

☆ کتاب میں موجود سرگرمی بھی کروائی جائے گی۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کے خیال میں اگر کوڑے دان نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟ اپنی رائے کا اظہار کیجئے: یا

☆ کوڑے دان کے موثر استعمال سے معاشرے کی حالت کس طرح بہتر بنائی جاسکتی ہے؟ اپنی رائے دیجئے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ بچہ کہاں بیٹھا اپنا سبق یاد کر رہا تھا؟ ۲۔ اس نے کیا خواب دیکھا؟ ۳۔ کوڑے دان کیا چاہتے تھے؟ ۴۔ باغ میں جگہ جگہ کیا پڑا ہوا تھا؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کمپیوٹر پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ کاغذ کی ضرورت، اہمیت اور اس کے استعمال سے واقفیت حاصل ہوئی۔ ☆ کچرا ہمیشہ کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے اور اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا۔ ☆ الفاظ کی غلط املا کی نشاندہی کرتے ہوئے اسے درست کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ا: ا۔ بچہ باغ میں جا رہا تھا۔ ۲۔ جیسے ہی بچہ باغ میں داخل ہوا تو اسے عجیب سا احساس ہوا۔ باغ میں ایک شور کا سماں تھا۔ کچھ بچے کھیل کود رہے تھے اور کچھ

کھانے پینے میں مگن تھے۔جگہ جگہ کوڑے دان رکھے ہوئے تھے۔اس کے باوجود باغ میں گندگی تھی۔ہر جگہ جوس کے ڈبّے،خالی بوتلیں اور چپس کے پیکٹ بکھرے ہوئے تھے۔
۳۔بچے سے خواب میں کوڑے دان نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ ۴۔ہم کوڑا کرکٹ ڈالنے کے لئے ہیں لیکن لوگوں نے ہمیں استعمال کرنے کے بجائے کوڑا ادھر ادھر ڈالا ہوا ہے۔ہم روز یہاں کھڑے ہوتے ہیں اس امید پر کہ کوئی آئے گا اور ہمارا پیٹ بھر گا لیکن لوگ آتے ہیں اور کچرا ہمارے اندر ڈالنے کے بجائے ہمارے قریب پھینک کر چلے جاتے ہیں اور ہم احسرت سے کھڑے دیکھتے رہتے ہیں۔ ۵۔ہمیں کچرا کوڑے دان میں پھینکنا چاہیے۔ ۶۔لوگوں کا چاہیے کہ وہ سارا کوڑا کرکٹ کوڑے دان میں ڈالیں اور روزا سے صاف کریں تا کہ ہمارا پیارا ملک پاکستان صاف ستھرا ہو اور آپ لوگ خراب آب وہوا سے پاک رہ سکیں۔

مشق۲: ☆''ہ'' کی جگہ''ح'' اور''ک'' کی جگہ''ق''استعمال کر کے درست جملے اپنی کاپی میں لکھیے:

جوابات: ا۔میری امی کو میری صحت کی بہت فکر رہتی ہے۔ ۲۔مجھے اپنے ابو سے بہت محبت ہے۔ ۳۔استاد اپنے مقررہ وقت پر آئیں گے۔
۴۔میں ہمیشہ وقت کی پابندی کرتی ہوں۔ ۵۔باجی طرح طرح کے پکوان پکاتی ہیں۔

مشق۳: ا۔صحیح ۲۔غلط ۳۔غلط ۴۔غلط ۵۔صحیح

مشق۴: باغ: کیاری میں لگے خوبصورت پھول باغ کی رونق میں اضافہ کر رہے ہیں۔ سبق: شیخ سعدی کی حکایات سے ہمیں کوئی نہ کوئی سبق ضرور ملتا ہے۔
شور: بہت زیادہ شور والی جگہ میں میرے سر میں درد ہوتا ہے۔ کچرا: باغ میں جگہ جگہ کچرا ہونے کی وجہ سے باغ کی خوبصورتی ماند پڑ گئی تھی۔
صاف: اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھنا بہت ضروری ہے۔

سبق نمبر ۲۶: بادشاہی مسجد

مقاصد(ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اپنے وطن کی تاریخی عمارات سے واقفیت حاصل کریں۔ ☆بادشاہی مسجد کی تاریخی اہمیت اور خصوصیت کے بارے میں جانیں۔
☆بادشاہی مسجد کے خوبصورت فن تعمیر کے حوالے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس کو سراہیں۔ ☆سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔
☆نامکمل جملوں کو فعل لگا کر مکمل کیجئے: ☆الفاظ کی چھوٹی بڑی آوازوں سے آگاہی حاصل کریں۔

طریقہ تدریس: __تمہیدی گفتگو:__

سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے چند سوالات کریں گی مثلاً پاکستان میں کون کون سی عمارات قابل ذکر ہیں؟یا کون کون سی مشہور عمارات ہیں؟ آپ کی نظر میں کون سی عمارت سب سے زیادہ خوبصورت ہے؟ کن عمارات کو آپ کا قریب سے دیکھنے کا دل چاہتا ہے؟ کون سی ایسی عمارت ہے جو آپ نے دیکھی اور آپ حیرت زدہ رہ گئے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے اور مختلف عمارات کے بارے میں بتائیں گے۔طلبہ کی بتائی ہوئی عمارات کے ناموں کو تختۂ تحریر پر لکھا جائے گا۔طلبہ سے مزید پوچھا جائے گا کہ پاکستان کی قدیم ترین عمارات کون سی ہیں؟ مغلیہ دور کی عمارات میں کون سی عمارت اب تک موجود ہیں اور ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہیں؟ طلبہ نام بتائیں گے۔اس کے بعد معلّمہ موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں گی کہ آج ہم اسی طرح کی ایک تاریخی عمارت کے بارے میں پڑھیں گے۔یہ مغلیہ دور کی نشانی اور مسلمانوں کا تاریخی اثاثہ ہے۔یہ لاہور میں واقع ہے۔اس کو مغل بادشاہ اورنگزیب نے تعمیر کروایا۔یہ ہے بادشاہی مسجد جو پاکستان کی دوسری اور دنیا کی پانچویں بڑی مسجد ہے۔

__پڑھائی:__

طلبہ سبق کی جوڑی میں پڑھائی کریں گے اور اہم نکات پر تبادلہ خیال کریں گے۔سبق معلوماتی ہے لہٰذا طلبہ سے کہا جائے گا کہ دوران تدریس اہم معلومات نوٹ کی جائیں۔
☆سبق کی پڑھائی کے بعد معلّمہ سبق کے متعلق طلبہ سے اظہار رائے کروائیں گی اور جماعت کے تمام طلبہ کو ایک دائرے کی صورت میں بٹھایا جائے۔جب تمام طلبہ بیٹھ جائیں تو ایک دائرہ بن جائے گا۔معلّمہ بھی اسی دائرے کا حصہ ہوں گی۔اس کے بعد ہر بچہ اپنی رائے کا اظہار کرے گا اور بادشاہی مسجد کے حوالے سے سبق میں دی گئی معلومات جو اسے یاد ہوں وہ بتائے گا۔ہاتھ کھڑا کر کے ہر بچہ اپنی رائے دے گا۔یہ سرگرمی (circle time) کہلاتی ہے۔اس میں ہر بچہ کو ایک نہ ایک جملہ کہنا ضروری ہے۔اس سے بچوں میں اعتماد ہوتا ہے۔طلبہ کو دائرے میں بیٹھنے کی مشق بھی کروائی جائے گی۔اس سرگرمی کے بعد سبق کی اچھی طرح دہرائی ہو جائے گی۔

__سرگرمی:__

☆یوٹیوب سے مدد لیتے ہوئے تاریخی عمارات پر مبنی ایک دستاویزی فلم دکھائی جا سکتی ہے۔ یا

☆انٹرنیٹ کی مدد سے کچھ تاریخی عمارات کی تصاویر کے پرنٹ نکالے جائیں اور جماعت میں لا کر طلبہ کو دکھائی جائیں۔طلبہ سے ان عمارات کے نام پوچھے جائیں اور جن بچوں نے ان عمارات کو قریب سے دیکھا ہو وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اور جماعت میں دیگر طلبہ کو اس کے بارے میں بتائیں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆کسی بھی ایک تاریخی عمارت پر ایک پیراگراف تحریر کیجئے: تصویر بھی لگائیے:

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔حسین اور خوبصورت عمارتیں سب سے زیادہ کس دور میں تعمیر کی گئیں؟ ۲۔بادشاہی مسجد کی ایک خصوصیت بتائیے: ۳۔اس مسجد کے ہر حصے کو دیکھ کر کیا اندازہ ہوتا ہے؟

۴۔اس مسجد کا گنبد کس سے بنا ہے؟ ۵۔ایک پاکستانی ہونے کے ناطے ہمارا کیا فرض ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔تاریخی عمارات کی تصاویر یا دستاویزی فلم

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔ ☆اظہار رائے کے دوران۔ ☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔ ☆جملوں میں مناسب فعل کا استعمال کرنے کے دوران ☆الفاظ کی آوازوں کی صحیح پہچان کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆اپنے وطن کی تاریخی عمارات سے واقفیت حاصل کرنا۔ ☆بادشاہی مسجد کی تاریخی اہمیت اور خصوصیت کے بارے میں جاننا۔

☆بادشاہی مسجد کے خوبصورت فن تعمیر کے حوالے سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس کو سراہنا۔ ☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆نامکمل جملوں کو مناسب فعل لگا کر مکمل کرنا ☆الفاظ کی چھوٹی بڑی آوازوں کو پہچاننا

کلیدِ جانچ

مشق۱: ۱۔مینار پاکستان ۲۔شاہی قلعہ ۳۔اسلامیہ کالج ۴۔علامہ اقبال کا مقبرہ ۵۔قائداعظم کی رہائشگاہ (زیارت)

۶۔کراچی پورٹ ٹرسٹ ۷۔ایمپریس مارکیٹ

۲۔بادشاہی مسجد لاہور میں واقع ہے۔ ۳۔بادشاہی مسجد کو مغل بادشاہ اورنگزیب نے تعمیر کروایا۔

۴۔بادشاہی مسجد کے احاطے میں شاعر مشرق علامہ اقبال کا مزار ہے۔ ۵۔بادشاہی مسجد کی تعمیر میں سنگ مرمر اور قیمتی لال رنگ کے بڑے بڑے پتھروں کا استعمال کیا گیا ہے۔

مشق۲: تعمیر: بادشاہی مسجد اورنگزیب عالمگیر نے تعمیر کروائی۔ شان دار: میرے دوست کے ابو ایک شاندار عمارت تعمیر کروائی ہے۔

یادگار: زیارت میں قائداعظم کی رہائشگاہ قائداعظم کی یادگار ہے۔ تاریخی: ہمیں اپنی تاریخی عمارتوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

گواہی: جب تاریخی اور شاندار عمارتیں اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ قدیم زمانے میں بڑے بہترین کاریگر تھے۔

مشق۳: ۱۔بیچ دیا ۲۔لڑ رہا ہے ۳۔رہی ہے ۴۔کرتا ہے ۵۔رہی ہے

مشق۴: ۱۔میل: مِل ۲۔سوکھ: سُکھ ۳۔دھول: دھُل ۴۔بھالا: بھلا ۵۔چھیلا: چھِلا ۶۔چھانا: چھَنا

سبق نمبر۲۷: درخت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆درختوں کی ضرورت و اہمیت اور فوائد سے آگاہ ہوں۔ ☆اسکول میں شجر کاری مہم کا انعقاد کریں اور درخت لگا کر ماحول کو بہتر بنائیں۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔ ☆سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔ ☆غلط فقروں کو درست کر کے لکھیں۔

☆الفاظ سازی کی مشق کرتے ہوئے نئے الفاظ بنائیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

سب سے پہلے معلّمہ جماعت کو قطار بنا کر اسکول میں لگے کسی بھی درخت کے پاس لے کر جائیں گی اور طلبہ سے کہیں گی کہ دیکھیں ہم اس درخت کے سائے میں کھڑے ہیں آپ یہ بتائیے کہ درخت ہمیں سایہ دینے کے علاوہ اور کس کس کام آتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے اور درخت کے فوائد بتائیں گے۔ اور پھر جماعت میں آ کر نظم پڑھیں گے

یا

☆ معلّمہ سب سے جماعت میں آ کر یا تو درخت کا ایک ماڈل لائیں یا تختہ تحریر پر درخت کی ایک تصویر بنائیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ درخت ہمارے لیے کیوں اہم ہیں؟ یہ ہمارے کس کام آتے ہیں یا کیا فائدہ دیتے ہیں؟

طلبہ جب اپنی رائے کا اظہار کریں اور درخت کے فوائد بتائیں تو معلّمہ ان نکات کو تختہ تحریر پر لکھتی جائیں۔ اور اس طرح ایک فہرست تیار ہو جائے گی۔ درخت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے معلّمہ طلبہ کی توجہ اس طرف بھی دلائیں گی کہ ہمیں ان کی حفاظت کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ طلبہ کی رائے شامل کرتے ہوئے معلّمہ بھی کچھ اہم نکات بتائیں گی کہ ہم درختوں کی حفاظت کس طرح کر سکتے ہیں۔ وقت پر ان کو پانی دے کر۔ ان کو نہ کاٹیں بلکہ اور زیادہ درخت لگائیں۔ ساتھ ہی معلّمہ طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے درخت کی اہمیت واضح کریں گی کہ درخت ہمیں پھل، پھول اور لکڑی دیتا ہے اس کے علاوہ مختلف جڑی بوٹیاں اور کام کی چیزیں بھی ہم درختوں سے حاصل کرتے ہیں اور بتائیں گی کہ آج ہم جو نظم پڑھیں گے وہ درخت کے متعلق ہے کہ درخت ہمیں کتنے فائدے دیتے ہیں۔ اس سبق میں آپ درختوں کے فوائد کے بارے میں پڑھیں گے۔

پڑھائی:

☆ معلّمہ اس سبق کو جوڑی میں پڑھنے کے لیے کہیں گی۔ معلّمہ کی معاونت شامل رہے گی۔ یا سبق کی بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے۔ سبق میں ایک بچہ اور استاد کے مکالمے ہیں۔ معلّمہ استاد کے مکالمے خود پڑھیں اور ساتھ ہی سمجھاتی جائیں اور بچے کے مکالمے کسی بچے سے پڑھوائے جائیں۔

سرگرمی:

ا۔ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جا سکتی ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ طلبہ سے کچھ سامان منگوایا جائے گا اور شجرکاری مہم کا انعقاد کروایا جائے گا۔ اسکول میں ایک جگہ پر یا ایک کیاری پر طلبہ کو لے جایا جائے گا اور شجرکاری کروائی جائے گی۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ فرض کریں اگر درخت آپ سے باتیں کرے تو آپ کے اور درخت کے درمیان کیا گفتگو ہو گی؟ چند مکالمے تحریر کیجئے:

☆ آپ کی نظر میں درخت کا سب سے بڑا فائدہ کیا ہے؟ وجہ بھی بتائیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

ا۔ درخت ہمارے ماحول پر کیا اثر ڈالتے ہیں؟ ۲۔ پودے ہمیں دعا کب دیتے ہیں؟ ۳۔ درختوں کے حوالے ہمارا کیا فرض ہے؟

۴۔ بیماری میں درخت ہمارے کس طرح کام آتے ہیں؟ ۵۔ اگر یہ درخت نہ ہوں تو؟

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ درخت۔ چارٹ پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ درختوں کے فوائد بتانے کے دوران۔ ☆ طلبہ کی رائے کے اظہار کے دوران۔ ☆ اسکول میں شجرکاری کی مہم کے دوران۔ ☆ الفاظ سازی کی مشق کے دوران ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران ☆ غلط فقروں کو درست کرنے کے دوران۔

ہم نے سیکھا:

☆ درختوں کی ضرورت واہمیت اور فوائد سے آگاہی حاصل کی۔ ☆ درخت لگانا۔

☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔ ☆ سوالات کے جوابات لکھنا ☆ غلط فقروں کو درست کرنا ☆ نئے الفاظ بنانا

کلیدِ جانچ

مشق ۱: ۱۔ اس نظم میں شاعر درخت کی تعریف کر رہے ہیں۔ ۲۔ حسین پھولوں کے پودوں کو اپنے گھر میں لگا کر ہم اپنا گھر سجا سکتے ہیں۔

۳۔ اس مصرعے سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ جب درخت زیادہ ہوں گے تو ہمیں اس سے فوائد بھی زیادہ ملیں گے مثلاً ہمیں خوب پھل ملیں گے، ہمیں سایہ ملے گا اور سب سے بڑی چیز کہ درختوں سے ماحول صاف ستھرا ہو جائے گا جتنے زیادہ درخت ہوں گے اتنی زیادہ آب و ہوا اچھی ہوگی آلودگی نہیں ہوگی اور ہمیں صحت مند ہوا میسر آئے گی جس کی وجہ سے ہم بیمار نہیں ہوں گے اور صحت مند رہیں گے اور صحت سب سے بڑی دولت ہے۔

۴۔ درختوں کی حفاظت کے لئے سب سے پہلے ہمیں ان کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے وقت پر پانی دینا چاہیے اور ان کا کاٹنا نہیں چاہیے۔ اور اگر کوئی درختوں کو کاٹے یا اسے نقصان پہنچائے تو اسے منع کرنا چاہیے۔

۵۔ سب سے پہلے تو یہ کہ درختوں سے ہماری آب و ہوا صاف ہوتی ہے اور آلودگی ختم ہوتی ہے اس کے بعد درخت ہمیں سایہ دیتے ہیں ان کی وجہ سے باغات اور گھروں میں رونق اور خوبصورتی ہوتی ہے یہ ہمیں پھل دیتے ہیں میوے دیتے ہیں اور ان سے ہمیں لکڑی بھی حاصل ہوتی ہے جس سے ہماری روزمرہ استعمال ہونے والی بہت سی چیزیں بنتی ہیں۔

۶۔ آم، امرود، کینو، چیکو، جامن، بادام، شریفہ، انار، بیر

مشق ۲: ☆ مصرعے مکمل کیجئے: (کتاب سے مدد لی جا سکتی ہے)

مشق ۳: ۱۔ مجھے کام نہیں کرنا ۲۔ میں نے کھانا کھا لیا ہے ۳۔ اسلم کی چپل گم ہوگئی ہے ۴۔ آپ گھر کب جائیں گے

۵۔ میں کہہ رہا ہوں تم ضرور آؤ گے یا میں کہہ رہا ہوں تمہیں ضرور آنا ہے۔

مشق ۴: سرگرمی: طلبہ کو الفاظ سازی کی مشق سے پہلے یہ سرگرمی کروائی جائے گی اس سے طلبہ کو مشق کرنے میں آسانی ہوگی اور ان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوگا۔ سب سے پہلے معلّمہ ایک تین حرفی لفظ ادا کریں گی۔ اس کے بعد اس لفظ کے آخری حرف سے کوئی ایک بچہ تین حرفی لفظ بتائے گا۔ کونے پر بیٹھے پہلے بچے سے اس کا آغاز کروایا جائے تو بہتر ہے اس کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا۔ لگاتار ایسے ہی تین حرفی لفظ بنائیں گے۔ ایک بچے کے بتائے ہوئے لفظ کے آخری حرف سے دوسرا بچہ تین حرفی لفظ بنائے گا۔ ایک چین (chain) بن جائے گی۔ طلبہ کو بتا دیا جائے گا کہ لفظ تین حرفی ہونا چاہیے۔ یا تو جماعت میں سب بچوں نمبر دیئے جائیں ہر بچہ اپنے نمبر کے مطابق اپنی باری پر لفظ بتائے گا۔ ہر بچہ اس حرف سے لفظ بنائے گا جو پہلے والے بچے کے الفاظ کا آخری حرف ہو۔

☆ آخری حرف سے تین حرف پر مشتمل لفظ بنایئے:

۱۔ پیار کے آخری حرف سے روز سے زور سیس رات ۲۔ عزت کے آخری حرف سے تار سے راگ سے گول

۳۔ خادم کے آخری حرف سے مار سے ریت سے تیل ۴۔ روشنی کے آخری حرف سے یکہ سے ہرا سے انار

۵۔ چمک کے آخری حرف سے کر سے راز سے سیب ۶۔ پیاز کے آخری حرف سے زرد سے دال سے لوگ

۷۔ اسکول کے آخری حرف سے لقب سے برا سے ایک

مشق ۵: موزے: پاؤں تیل: سر خوشبو: پھول قلم: تختی سمندر: کشتی پنکھا: ہوا

مشق ۶: لگاؤ، سجاؤ، بناؤ جانو، مانو، بانو شان، آن، جان عظمت، بدولت، ہمت تمہاری، ہماری، بھاری جال، مال، کھال

سبق نمبر ۲۸: شیخ سعدی کی حکایتیں

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی میں بہتری لائیں۔ ☆ الفاظ کے ہم آواز یا ہم صوت الفاظ بنائیں۔

☆ اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کریں اور روزمرہ زندگی میں اس کا استعمال کرتے ہوئے اسے معمول بنائیں۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ حرکات کی علامتوں سے واقف ہوتے ہوئے اس کا استعمال کریں۔ ☆ جمع کی واحد بنائیں۔

طریقہ تدریس: **تمہیدی گفتگو:**

۔سب سے پہلے معلّمہ طلبہ سے پوچھیں گی کہ جب آپ کو کوئی اچھی بات بتاتا ہے یا سمجھاتا ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟کوئی ایسی بات یا نصیحت جو آپ کو یاد ہو اور آپ نے اس پر عمل کیا ہو؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے اس کے بعد موضوع کے حوالے سے معلّمہ طلبہ سے مزید سوالات کریں گی اور پوچھیں گی کہ حکایت اور کہانی میں کیا فرق ہے؟کہانی کی کتنی اقسام ہوتی ہیں ؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ کہانی کوئی قصہ یا داستان کو کہتے ہیں اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً مزاحیہ،سبق آموز،سسپنس ،ڈراونی، سچی وغیرہ جبکہ حکایات ایسے سبق آموز واقعات اور نصیحتوں پر مبنی کہانیوں کو کہا جاتا ہے جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوتے ہیں۔کہانیاں بعض اوقات صرف انسان کی تفریح کا ذریعہ بنتی ہیں جبکہ حکایات میں ایسی کہانیاں اور قصے ہوتے ہیں جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوں اور اس میں لوگوں کے لیے سبق اور نصیحتیں موجود ہوتی ہیں۔معلّمہ مزید بتائیں گی کہ اچھی باتیں یا نصیحتیں وہ ہوتی ہیں جو ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہیں اور ہماری شخصیت سنوارتی ہیں۔اگر آپ ان اچھی باتوں پر عمل کریں تو ایک کامیاب زندگی گزاریں گے اور آپ کو بہت سے فوائد حاصل ہوں گے جیسے کہ آپ کی روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی،آپ کے اندر اچھی عادتیں پیدا ہوں گی جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کریں گے۔مزید وضاحت کرتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ دنیا میں جو نامور اور بڑے لوگ گزرے ہیں انہوں نے لوگوں کو بہت اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں اور اپنے تجربات کی روشنی میں لوگوں کو نصیحتیں کی ہیں۔کیا آپ کو کوئی نام یاد ہے جنہوں نے ایسی کہانیاں یا حکایات لکھی ہون جو سبق آموز ہوں؟ طلبہ سے پوچھتے ہوئے معلّمہ خود بتائیں گی کہ دو بڑے نامور بزرگ گزرے ہیں ایک شیخ سعدی اور دوسرے مولانا رومی جن کا نام جلال الدین رومی ہے۔ان کی حکایات بہت مشہور ہیں آج ہم انہیں میں سے ایک بزرگ شیخ سعدی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اور ان کے حالات زندگی سے واقف ہوں گے اور ان کی لکھی ہوئی چند سبق آموز کہانیاں پڑھیں گے اور ان کہانیوں میں پوشیدہ سبق سے رہنمائی حاصل کریں گے۔

پڑھائی:

سبق کی بلندخوانی کروائی جائے گی۔چونکہ اس میں کہانیاں ہیں اس لیے چند اچھے بچوں سے بلندخوانی کروائی جائے جس سے طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔معلّمہ ساتھ ہی سمجھاتی بھی جائیں گی۔ہر کہانی کے اختتام پر معلّمہ طلبہ کی رائے لیں گی اور اس میں پوشیدہ سبق پر طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے گا۔

سرگرمی:

شیخ سعدی کی چند حکایات ڈرامائی شکل میں یوٹیوب پر موجود ہیں جو (animated) ہیں یعنی ان میں کردار کو کارٹون کی شکل میں بنایا گیا ہے۔یہ کہانیان بڑے دلچسپ انداز میں بنائی گئی ہیں۔ایک یا دو کہانیاں طلبہ کو ملٹی میڈیا پر دکھائی جائیں۔

☆ کہانی دکھانے کے بعد طلبہ سے اس میں پوشیدہ سبق کے بارے میں پوچھا جائے گا اور طلبہ کی رائے لی جائے گی۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ اگر ہم شیخ سعدی کی حکایات سے سبق سیکھیں تو ہمارے اندر کیا تبدیلیاں آئیں گی یا ہماری زندگی کس طرح بہتر بن سکتی ہے؟یا ہم کس طرح ایک بہتر زندگی گزار سکتے ہیں؟یا ہمیں کیا فوائد میسر ہوں گے؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

ا۔شیخ سعدی کون تھے؟ ۲۔شیخ سعدی کے والد کا انتقال کب ہوا؟ ۳۔شیخ سعدی کس زبان کے شاعر اور ادیب تھے؟ ۴۔آپ نے کتنے حج کیے؟

☆ کتاب میں موجود سوالات میں سے چند ایک کے جوابات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔کمپیوٹر۔ملٹی میڈیا۔انٹرنیٹ۔یو۔ٹیوب

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆ اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران ☆ شیخ سعدی کی حکایات کو ڈرامائی شکل میں ملٹی میڈیا پر دیکھنے کے دوران

☆الفاظ پر تلفظ کے حساب سے علامتیں لگانے کے دوران ☆جمع کی واحد بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی کو بہتر بنانا ☆ صحیح تلفظ کے ساتھ حرکات کی علامتوں کا استعمال کرنا

☆اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کرنا اور روزمرہ زندگی میں اس کا استعمال کرتے ہوئے اسے معمول بنانا۔ ☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆الفاظ کے ہم آواز یا ہم صوت الفاظ بنانا۔ ☆جمع کی واحد بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق ا: ا: شیخ سعدی کا اصل نام ''شرف الدین'' ہے۔ ۲۔آپ ۶۰۶ ہجری میں ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔

۳۔شیخ سعدی کی دو مشہور کتابوں کے نام '' گلستان سعدی'' اور ''بوستان سعدی'' ہیں۔

۴۔سیاحت کے لیے آپ مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، شام، فلسطین، شمالی افریقہ اور دوسرے علاقوں میں بھی گئے۔ ۵۔علم نبیوں کی میراث ہے۔

۶۔شیخ سعدی کی ان حکایات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ کسی کے ساتھ برا سلوک نہیں کرنا چاہیے کسی کو بھی اپنے آپ سے کم تر نہیں سمجھنا چاہیے، علم حاصل کریں۔

۷۔ایسی کہانیاں یا قصے جن میں سبق آموز واقعات اور نصیحتیں موجود ہوں انہیں حکایات کہتے ہیں۔

مشق۲: باقی، ساقی صورت، مورت ظاہر، ماہر کثرت، کسرت (ورزش)، نفرت عیب، غیب، فریب رنگ، ڈھنگ، سنگ

مشق۳: ا۔سعدی ۲۔شیراز کے علماء ۳۔سیّاحت ۴۔صورت

مشق۴: ایک سرگرمی کروائی جاسکتی ہے ایک ڈبے میں واحد الفاظ کی پرچیاں ہوں۔طلبہ کو ایک کھیل کھلایا جائے دو گروپ بنوائے جائیں۔ایک ایک گروپ سے باری باری ایک بچہ آئے اور اس الفاظ کو دیکھ کر اس کی جمع بنائے۔اگر وہ نہ بتا سکے تو اس کو پوائنٹ نہیں ملے گا۔معلّمہ تختہ تحریر پر ان کے پوائنٹ لکھتی جائیں وہ ٹیم جیتے گی جو زیادہ اسکور کرے گی۔

واحد الفاظ: عالم ۔ ملک ۔ تجربہ ۔ واقعہ ۔ حکایت ۔

نصیحت ۔ عنوان ۔ پیغمبر

مشق ۵: مُکَمَّل قَاتِل عَمَلاً بَارِش کارْآمَدْ

اِتّفَاقاً آزْمُودَہ مِقْدَارْ مُقَدَّرْ مُکَرَّرْ

عملی کتاب (چہارم)

سبق ۱: حمد

مشق ۱: کرشمہ: انوکھی بات ڈالی: درخت کی شاخ ان داتا: رزق دینے والا سوالی: مانگنے والا نرالا: سب سے الگ قدرت رکھنا: قابلیت رکھنا

مشق ۳: شکاری برفانی شہری دیہاتی صحرائی آسمانی

مشق ۴: ۱۔ سورج، چاند، ستارے، بادل ۲۔ انسان، درخت، پھول پودے، دوکانیں، عمارتیں، دریا، سمندر، سبزہ، جانور وغیرہ ۳۔ جنگلی جانور، درخت، پرندے وغیرہ

سبق ۲: نعت

مشق ۱: ۱۔ جب میں چھینکتا ہوں تو کہتا ہوں: الحمدللہ ۲۔ جب بیت الخلاء سے نکلتا ہوں تو کہتا ہوں: غفرانک ۳۔ کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کہتا ہوں: انشاء اللہ
۴۔ کسی مسلمان بھائی سے ملتا ہوں تو کہتا ہوں: السلام علیکم ۵۔ کسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں تو کہتا ہوں: جزاک اللہ

مشق ۲: محرّم، صفر، ربیع الاوّل، ربیع الثّانی، جمادی الاوّل، جمادی الثّانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد، ذی الحج

مشق ۳: کسان نے بَیل کو ہل میں جوتا۔ ہمارے صحن میں انگور کی بیل ہے۔
ہم کو لَو لگا کر اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے۔ گرمیوں میں لُو سے بچنا چاہیے۔
شہر میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر دیکھ کر گِھن آتی ہے۔ پرانے چاولوں کو گُھن لگ گیا۔
تیز ہوا کی وجہ سے آگ پھیل گئی اور سب کچھ جلا دیا۔ قائداعظم کی انتھک کوششوں نے قیام پاکستان کی تحریک کو جلا بخشی اور پاکستان وجود میں آیا۔

مشق ۴: وہ نظم جس میں حضور اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی جائے نعت کہلاتی ہے۔

مشق ۶: ۱۔ دوسروں سے اچھے اخلاق سے پیش آنا ۲۔ ہمیشہ سچ بولنا ۳۔ امانت میں خیانت نہ کرنا ۴۔ وعدہ پورا کرنا ۵۔ اللہ کا پیغام دوسروں تک پہچانا

سبق ۳: حضور اکرم ﷺ کے اخلاق

مشق ۱: مریضوں کی عیادت کرنی چاہیے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا چاہیے۔ مرنے پر تعزیت کرنی چاہیے۔ یتیموں کی کفالت کرنی چاہیے۔ بیمار کی تیمارداری کرنی چاہیے۔

مشق ۲: سلام کرنے کا راستے سے پتّھر اٹھانے کا غریبوں کی مدد کرنے کا بڑوں کی عزّت کا تحفہ دینے کا

مشق ۴:

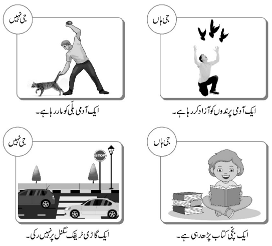

سبق ۴: یہ دیس ہمارا ہے

مشق ۱: کابل قاہرہ ریاض تہران ٹوکیو اسلام آباد پیرس بیجنگ ڈھاکہ بغداد

مشق ۳: ۱۔ چاند اور ستارہ کی علامتیں استعمال ہوئی ہیں۔ ۲۔ سبز اور سفید رنگ کا۔ ۳۔ سبز رنگ اسلام کی اور سفید رنگ پاکستان میں رہنے والے غیر مسلموں کی نمائندگی کرتا ہے۔

مشق ۴:

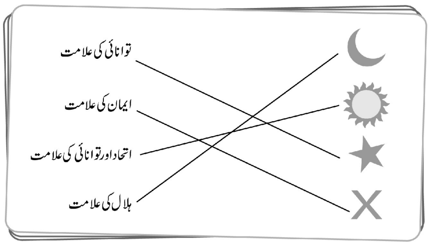

سبق ۵: جگنو ستارہ ارفع کریم

مشق ۲: ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس

مشق ۳: خوش رنگ دل کش کم زور بدنما طالب علم

سبق ۶: گفتگو

مشق ۱: ۱۔ نرم ۲۔ ادب ۳۔ خاموش ۴۔ بیچ ۵۔ گالی

مشق ۲: سخت شور غلط شروع پرانا

مشق ۳: مہمان: اللہ کی رحمت گفتگو: باتیں کرنا اُستاد: روحانی والدین غذا: کھانا چہل قدمی: ٹہلنا

سبق ۷: خدمتِ خلق

مشق ۱: صحیح غلط صحیح صحیح

مشق ۲: جو چل نہیں سکتا: لنگڑا جس کے بال نہ ہوں: گنجا جو بول نہیں سکتا: گونگا

جو دیکھ نہیں سکتا: اندھا جو سن نہیں سکتا: بہرا جو ایک آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا: کانا

مشق ۳: ۱۔ جو غریب ہوں ۲۔ جو مسکین ہوں ۳۔ جو یتیم ہوں

مشق ۴:

ایک لڑکا ایک بزرگ کو سڑک پار کروا رہا ہے۔

بچے ایک بزرگ کی عیادت کر رہے ہیں۔

کتے کو پانی دے رہے ہیں۔

لوگ اپنے علاقے کی صفائی کر رہے ہیں۔

سبق ۸: اسکول کا پہلا دن

مشق ۳: پہلا: اوّل دوسرا: دوم تیسرا: سوم چوتھا: چہارم پانچواں: پنجم

سبق ۹: اسلامی تہوار

مشق ۱: ۱۔: عیدالاضحیٰ: عیدالاضحیٰ پر مسلمان جانور قربان کرتے ہیں۔ ۲۔: عیدالفطر: عیدالفطر اللہ کی طرف سے روزوں کا انعام ہے۔

مشق ۲: ۱۔ اس نے کہا کہ وہ آج ضرور آئے گا۔ ۲۔ اتنی تیز بارش ہو رہی تھی کہ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ۳۔ احسن کو اتنا تیز بخار تھا کہ ہاتھ نہیں لگایا جا رہا تھا۔

۴۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات اتنے خوبصورت ہیں کہ ان پر جنت کا گمان ہوتا ہے۔ ۵۔ ہمیں اپنے ملک سے اتنا پیار ہے کہ اس کے لیے ہم اپنی جانیں بھی قربان کر سکتے ہیں۔

سبق ۱۰: کمپیوٹر کا تعارف

مشق ۱: آباد: ویران فائدہ: نقصان خوب صورت: بدصورت کشادہ: تنگ موٹا: پتلا روشن: تاریک

مشق ۲:

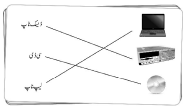

مشق ۴:

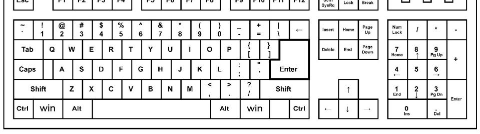

سبق۱۱: میں گر پرندہ ہوتا

مشق۱: بھونکنا: کتے کی آواز غرانا: ریچھ کی آواز بھنبھنانا: مکھیوں کی آواز میاؤں میاؤں: بلّی کی آواز

پھنکارنا: سانپ کی آواز دھاڑنا: شیر کی آواز کائیں کائیں: کوّے کی آواز ککڑوں کوں: مرغ کی آواز

مشق۲: کبوتر کوّا چیل چڑیا بطّخ

مشق۳:

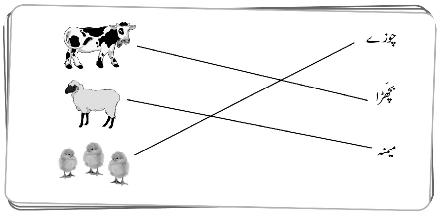

سبق۱۲: ایفائے عہد

مشق۱: حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت محمّدؐ حضرت عثمانؓ حضرت نوحؑ حضرت شاہ ولی اللہؒ محمّد عربیؐ

مشق۲: وعدہ: عہد ہوشیار: چالاک فرمانبردار: وفادار حسین: خوب صورت شور: آوازیں

مشق۳: ایفائے بلائے ملائے کھلائے پکائے چلائے

مشق۴: وعدہ پورا کرنے والے پہ سب اعتبار کرتے ہیں۔ وعدہ پورا کرنے والا ہمیشہ خوش اور مطمئن رہتا ہے۔ وعدہ پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

سبق۱۳: ایم ایم عالم

مشق۱: محمّد محمود عالم

مشق۲: کیپٹن صفدر ایک بہت بہادر فوجی تھے۔ پاک بھارت جنگ میں دشمن ملک بھارت نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی غرض سے اس پر حملہ کیا۔ اس موقع پر کیپٹن صفدر اپنے ساتھیوں کے ساتھ بہت بہادری سے لڑے اور اپنے محاذ پر ڈٹے رہے اور دشمن کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ وہ بہادری سے لڑتے ہوئے دشمن کے ٹھکانے پر پہنچ گئے۔ اس کو تباہ کر دیا اور دشمن کا وطنِ عزیز کو نقصان پہنچانے کا منصوبہ ناکام بنا دیا۔

سبق۱۴: پرندے ہمارے دوست

مشق۱: ۱۔ کام وقت پر کرنا اچھی بات ہے۔ ۲۔ پھولوں کا گلدستہ بناؤ۔ ۳۔ سب کو قانون کا احترام کرنا چاہیے۔

۴۔ بلّی چوہا کھاتی ہے۔ ۵۔ صفائی ہمارا ایمان ہے۔

مشق۲: آم عام لال لعل ارض عرض صدا سدا الم علم

مشق۳:

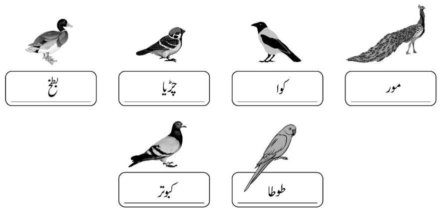

مشق۴:

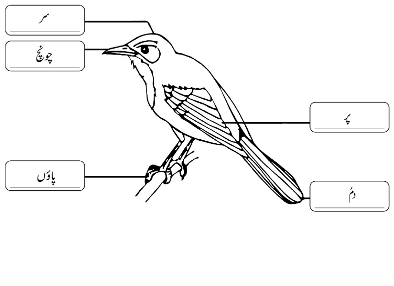

مشق ۵: لومڑی: چالاک، گرگٹ: رنگ بدلنے والا، شیر: بہادر، کچھوا: سست، گدھا: بے وقوف، بندر: نقال، ہرن: پھرتیلا، کتا: وفادار

سبق ۱۵: تن درستی

مشق ۱: ۱۔ روز آنہ دانتوں کو صاف کرنا۔ ۲۔ بہت زیادہ میٹھی چیزیں کھانے سے پرہیز کرنا۔ ۳۔ ہر کھانے کے بعد دانتوں کو صاف کرنا۔

مشق ۲:

مشق ۴: آم دس لال حلوہ لوکی

سبق ۱۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مشق ۱:

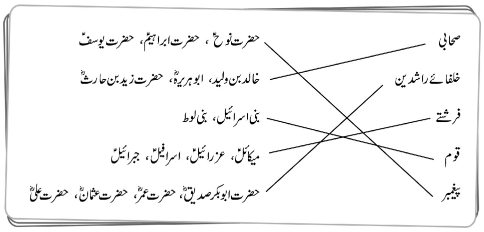

سبق ۱۷: کاغذ کی کہانی

مشق ۱: کتاب اخبار نوٹ

مشق ۲: رسالے کاپی کتاب اخبار روپے

مشق ۳: غلط غلط غلط صحیح صحیح

سبق ۱۸: مارخور

مشق ۱: شیر ۔ بہادر سانپ ۔ زہریلا ریچھ ۔ خطرناک زرّافہ ۔ لمبا مگرمچھ ۔ خونخوار گھوڑا ۔ تیز رفتار

مشق ۲: انسانوں کا ہجوم جانوروں کا ریوڑ پرندوں کا غول لکڑیوں کا گٹھا بکریوں کا ریوڑ

سبق ۱۹: نشانِ حیدر

مشق ۱: کیپٹن راجہ محمد سرور شہید ۔ میجر راجہ عزیز بھٹی شہید ۔ میجر طفیل محمّد شہید ۔ میجر محمّد اکرم شہید ۔ جوان سوار محمّد حسین شہید ۔ پائلٹ آفیسر راشد منہاس شہید

مشق ۳: پڑھا چلو رکے بھاگا اٹھے بڑھی لگی

مشق ۴: مور کھود جوگ مول لوگ ڈول روز ڈھول کھوٹ

سبق ۲۰: صبح کی آمد

مشق ۱:

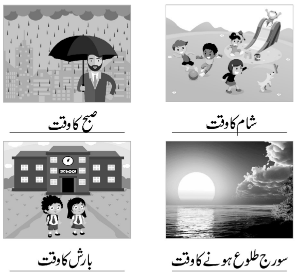

مشق۲: ص: صحرا ۔ صدر ب: بیل ۔بیج ح: حق ۔ حاصل

مشق۳: کھیل: شام اسکول جانا: صبح ہوم ورک: دوپہر عشاء کی نماز: رات

سبق۲۱: بلند ترین وادی شوگران

مشق۱: بلند: اُونچا چھوٹا: پست کالا: سیاہ رات: شب

سبق۲۲: ہمارے رہنما

مشق۱: ہمارے وطن کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ پاکستان کے بانی قائداعظم محمد علی جناح ہیں۔ پاکستان بنانے میں قائداعظم کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھی رہنماؤں نے ابھی اہم کردار ادا کیا اور ان کی انتھک کوششوں کی وجہ سے ۱۴اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان آزاد ہوا۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔ اس کے چار صوبے سندھ، پنجاب، سرحد اور خیبر پختونخواہ ہیں۔ پاکستان کا دارلحکومت اسلام آباد ہے۔

مشق۲: زیادہ: کثیر، انصاف: عدل، نیا: جدید، بہادر: شجاعت، ضروری: لازمی، لمبا: طویل، دن: یو، شمشیر: تلوار، انسان: بشر، صبح: سحر، آسمان: فلک، غرور: تکبر

مشق۴: علّامہ اقبال مولانا محمد علی جوہر لیاقت علی خان سر سید احمد خان

سبق ۲۳: شور بہت ہے

مشق۱: آواز کی آلودگی: نقصانات: سننے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔ انسان میں برداشت کی قوت کم ہوجاتی ہے۔ دماغی سکون نہیں ملتا۔

فضائی آلودگی: نقصانات: سانس کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ درخت پودے متاثر ہوتے ہیں۔ جاندار صاف ہوا سے محروم ہوجاتے ہیں۔

مشق۲: ۱۔علی سے کھیلوں میں بہت سارے انعامات جیتے۔ ۲۔پاکستانی مجاہدین بہت بہادری سے لڑے۔ ۳۔بچوں نے باغات کی سیر کی۔
۴۔سائنسی ایجادات نے لوگوں کو بہت فائدے پہنچائے۔ ۵۔دنیا میں بہت بڑے بڑے اولیا گزرے ہیں۔ ۶۔وہ لڑکے روز اسکول جاتے ہیں۔
۷۔پاکستان کے میچ جیتنے پر سب نے خوشیاں منائیں۔ ۸۔استاد بچوں کو نصیحتیں کرتے ہیں۔

مشق۳: فضائی آلودگی زمینی آلودگی آواز کی آلودگی پانی کی آلودگی

مشق۴: گاڑیوں کا شور مشینوں کا شور جہاز کا شور موسیقی کے آلات کا شور لاؤڈ اسپیکر کا شور

سبق۲۴: ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

عملی

سبق۲۵: میں ہوں کوڑے دان

مشق۱: ٹوٹے ہوئے برتن انڈے کے چھلکے پھلوں کے چھلکے

مشق۲: ۱۔ تیراک ،۲۔ ہم سفر،۳۔ نمازی،۴۔سنہرا یا سنہری،۵۔ہم جماعت ،۶۔لاپرواہ

سبق۲۶: بادشاہی مسجد

مشق۱: بادشاہی مسجد: لاہور شاہ جہان مسجد: ٹھٹھ شاہ فیصل مسجد: اسلام آباد مسجدِ طوبیٰ: کراچی

سبق۲۷: درخت

مشق۱: سیب الماری کتاب

مشق۲: آم ہرا دھنیا کیلا

مشق۴: ۱۔ مشرق ۲۔ کوّا ۳۔ لکڑی ۴۔ درخت ۵۔ روئی

سبق۲۸: شیخ سعدی کی حکایتیں

مشق۱: ۱۔ سپاہی ۲۔ وکیل ۳۔ ڈاکٹر ۴۔ مسافر ۵۔ نائی ۶۔ استاد ۷۔ ریفری ۸۔ نرس ۹۔ موچی ۱۰۔ مالی

مشق۲: ۱۔تم اوّل آتے تو میں انعام دیتی۔ ۲۔علی ذہین ہے لیکن وہ محنت نہیں کرتا۔ ۳۔بزرگ زیادہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے کیوں کہ وہ کمزور ہوتے ہیں۔
۴۔اس نے کہا کہ وہ جلدی آئے گا۔ ۵۔تم پڑھتے نہیں اس لیے فیل ہوجاتے ہو۔